UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224431
UNIVERSAL
LIBRARY

طبع ثانی

۲۵۰ جلد

ترکاری کی کاشت

جس مین ترکاریون کے کاشت کا وقت اور طریقہ اور کہاد کا بیان
اور بیماریون کا علاج اور آب پاشی اور نتیجہ کاشت کا بیان ہے

مصنفہٗ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اوّل
تعلقداری و رکن مجلس طبابت و رکن مجلس صفائی بلدیہ حیدرآباد

۱۳۱۵ف

حسب قواعد رجسٹری نافذہ ملک سرکار نظام اسکی رجسٹری ہوچکی ہے تمام حقوق
محفوظ ہین بغیر اجازت مؤلف جزءً یا کلاً طبع و ترجمہ ممنوع ہے

مطبع عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

۴۶ صفحے

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنّف

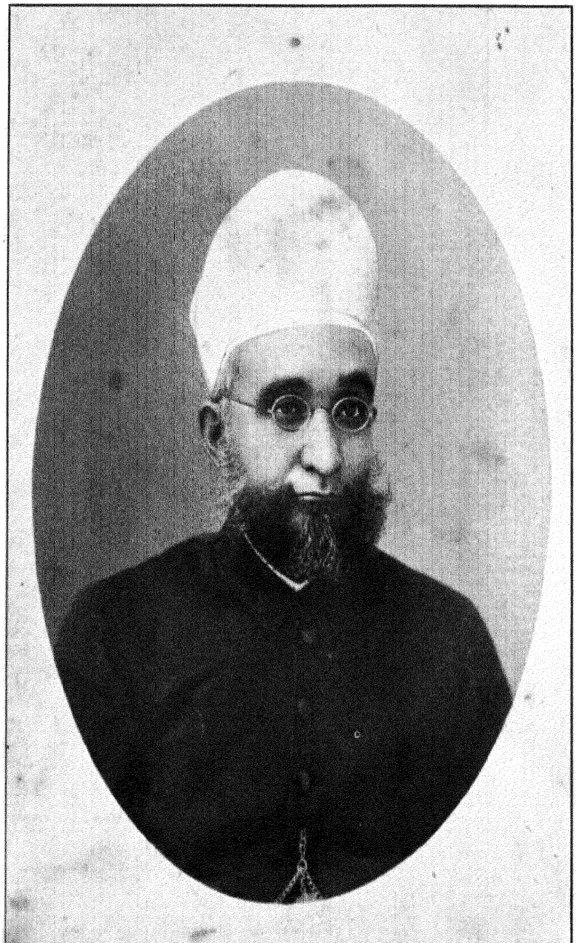

باؤلی کی کہانی کاشتکار کی بانی

چلدیا بارش کا موسم کاشتکاری ہو چکی
[illegible] برسا آگیا بارش کی باری ہو چکی

چشمۂ امید کی امیدواری ہو چکی
بجلیاں رخصت ہوئیں بیقراری ہو چکی

ہاں ہوا سے سرد جاڑے کی خبر لائی ہے آج
ابر رخصت ہو چکا غم کی گھٹا چھائی ہے آج

کل جو آنسو پونچھتی آیا تھا دہ بالائے بام
ناز تھا جسکی ہوا خواہی پہ مجکو صبح و شام

آج اوس کی سرد مہری ذکر کیا قصہ تمام
دیدیا آخر ہوا نے اوسکو رخصت کا پیام

شیشۂ شبنم میں عکس خور نظر آنے لگا
کاشتکاروں کا دلِ بیتاب گھبرانے لگا

دور سے آئی جو بجلی کی چمک مجھکو نظر
دل میں تھی امید شاید وہ پلٹ آئے ادھر

بیقراری سے تڑپتا رہ گیا میں رات بھر
پر خیالِ خام تھا مجکو نہ تھی کل کی خبر

یک بیک سورج نکل آیا اجالا ہو گیا

فصل تابی کا غم دیرین دوبالا ہو گیا

کی کرائی میری محنت ملگئی سب خاک مین
وای بیرحمی کہ تو تابی کی مٹھیا آسمان مین

فصل آبی ہو گئی بسمل ترے فتراک مین
تخم جمکر رہ گئے افسوس جرم خاک مین

مفت مین گنگا و زمین کو آب و دانہ مل گیا
تیری بیرحمی کا کیا اچھا بہانہ مل گیا

ہای تو نے اشک تک آنکھون سے برسایا نہ تھا
سخت دل پاکر زمین کو مین جو گھبرایا نہ تھا

رحم تجھکو میری بربادی پہ کیا آیا نہ تھا
کیا مرے سر پر تری تائید کا سایا نہ تھا

نالہ و فریاد کا تجھپر اثر ہوتا نہین
تو کبھی بدقسمتون کے حال پر روتا نہین

ہای اے دریا بڑی ہی دور سے آتا ہے تو
سیکڑون لاشونکو گود مین اوٹھا لاتا ہی تو

پر سمندر کی محبت مین کھنچا جاتا ہے تو
دیکھکر اونچے کنارے سخت گھبراتا ہے تو

تیری پستی نے کیا تجھکو ندامت سے نڈھال

کاشتکارونکو ترسے پانی کا پانا تھا محال

جب انی کٹ دور سے آنے لگا تجھ کو نظر
تو جب اوسکی سینہ زوری سے ہوا شوریدہ تر

تب وفورِ غم سے تو پیٹنے لگا اپنا جگر
نہر نے پہلو سے دلجوئی پہ تب باندھی کمر

آب جو بگریست کز دریا جدائی میشود
خندہ زد نہرش کہ با ما آشنائی میشود

کھیتون مین جب زبردستی سے تو لایا گیا
رات بھر جب تو اسی حالت مین ٹھہرایا گیا

کامیابی پر مری تب ابر شرمایا گیا
صبح تیری رخنہ خشکی کا اثر پایا گیا

مین سمجھتا ہون کہ تیری حیلہ بازی تھی کوئی
ابر کی اسمین بھی شاید کارسازی تھی کوئی

ہی غضب تالاب نے بھی دیدیا آخر جواب
خشک ہی میرا گلا دل کھا رہا ہی پیچ و تاب

کہدیا مجھسے نہرون نالے سے باچشم پرآب
بھر گیا ہی مجھمہ پانی ابر کا خانہ خراب

کاشتکارونکو مری جانب سے دیدینا پیام

سال آیندہ تلک لینا نہ پہر پانی کا نام

باؤلا بنکر کوئین سر کی جو پینے لگی
دل بہر آیا اوسکا میری زار و نالی سے ذرا

قطرۂ اشک اوسکی آنکہونسی جو رہ رہ کر گرا
قطرہ قطرہ سیل کا مطلب سمجہہ مین آگیا

مین تہہ دل سی ہون اوسکی شکریے مین تر زبان
ایسے گہری دوست اس دنیا مین ملتی ہین کہان

سوت نے پانی کو قعر چاہ مین پہنچا دیا
رسّیون نے ڈول کو لمحہ مین اوپر لا دیا

نالیون کی دوڑ نے نہرونکو جب شرما دیا
قطرۂ اشک ندامت ابر نے برسا دیا

بولی شبنم کام کچہہ ہم کو بہی کرنا چاہیے
چرخ مینا نے کہا اب ڈوب مرنا چاہیے

کہیت میرا باولی سی جس گہڑی شاداب تہا
خشک لب افسردہ دل خالی شکم تالاب تہا

پستی ہمّت سی دریای روان پایاب تہا
نہر کو دریا کی ناکامی پہ پیچ و تاب تہا

ابر کو صدمہ ہوا خلقت کی قیل و قال سے

پڑ ڈلی اوس کی بڑہتی تہی اوسی کی چال سے

ناگہان دفع ندامت کو پلٹ آیا ادہر
ڈہال نے دریا سے حاصل کی انی کٹ کی سپر

برق کی تیغِ دودم دونون طرف زیب کمر
آنکہہ مین چشمہ کی جم کر رہ گیا تیر نظر

دہار پانی کی ہوئی نہرون مین تیزی سے روان
نالیون کے منہ سے جاری تہی صدای الامان

بارش ہر وقت سی جنگل مین جب چل پڑ گئی
کہیتون مین ہر طرف ناگل کی ہل چل پڑ گئی

تشنہ کامون کے دلِ ناشاد مین کل پڑ گئی
گرد مہتاب مین ہالہ کی ہیکل پڑ گئی

باڈلی کو ژالہ باری نے نشانہ کر دیا
بادلون نے چاند ماری کا بہانہ کر دیا

نالیان چلنے لگین جنگل مین زور و شور سے
موج نے بڑہ کر انی کٹ کو دبایا زور سے

ندیون نے پہیل کر مردے اکہیڑے گور سے
ندیان کالی نظر آئین گہٹا گہنگہور سے

جب سمندر مین ہوا موجون کا طوفان آشکا

ابر نے دہشت سے لی آخر پناہِ کوہسار

تھم گیا پانی تو دیکھا کھیت غرقِ آب تھا
گھر میرا کھیتوں کے آگے پشتۂ تالاب تھا

میری محسن کا نشان اک حلقۂ دولاب تھا
کیا مرے حق میں الٰہی یہ پریشان خواب تھا

کچھ گیا پانی تو پایا نہر کو روتے ہوے
پشتۂ تالاب کو اشکوں سے منہ دھوتے ہوے

ریت کی کثرت سے چوپٹ ہو گئیں نہریں تمام
مٹ گئے دریا کے حملوں سے الی کٹ کے مقام

پشتۂ تالاب کو خم تھا اکھڑنے کا پیام
پر مرے معشوق کا قائم تھا سارا انتظام

موٹ اپنی جا پہ تھی قطبِ شمالی کی طرح
چرخ تھا چکر میں جیسے چرخِ لااُبالی کی طرح

جس طرف سیلِ رواں گذرا اُدھر ویرانہ تھا
کھیت کو پانی میں پالینا کبھی آسان نہ تھا

آبکاروں کی زبان پہ بھی یہی افسانہ تھا
ابر کا گھر میری بربادی سے عشرت خانہ تھا

میری چاہیتی کے صدقہ سے ہوا قصہ تمام

جذبۂ الفت مین وہ دینے لگی فلٹر کا کام

غمگسارِ کاشتکارانِ جہان ہے باولی
قلتِ بارش مین تالابِ نہان ہے باولی

جسمِ خاکی کے لئے دراصل جان ہے باولی
کثرتِ باران مین دریای روان ہے باولی

وہ وفاداری مین اپنی شہرۂ آفاق ہے
اوس کے صدقہ ہی سے محصول زمین بیباق ہے

خشک سالی مین اسیکی دم سی ہر کھیتی کا دم
ہے یہ وصفِ آبیاری مین بڑی ثابت قدم

کھیت کو سرسبز رکھتا ہی اسیکا دم قدم
ابرِ رحمت چشمۂ امید دریاے کرم

اسکی تیاری کا صرفہ رایگان جاتا نہین
قحط اسکے پاس بھولے سے کبھی آتا نہین

منزلِ وحشت و بیابان مین اسیکا نام ہے
قصۂ محبوبِ کنعان مین اسی کا نام ہے

رونقِ رنگِ گلستان مین اسیکا نام ہے
شہرۂ حسنِ سخندان مین اسیکا نام ہے

ماہ نخشب کی ہوئی شہرت اسی کی ذات سے

آب زمزم کو ملی عزّت اسی کی ذات سے

باولی نے آبروریزی سے ردی مجکو نجات
ہے اسیکی آبپاشی پر میری کل کائنات

باولی مین جمع ہین دریا دلی کے سب صفات
کاشتکارونکا یہی ہے چشمۂ آبِ حیات

قلّتِ بارش مین اس کی حزرسی مشہور ہے
کثرتِ باران مین ندّی کی طرح بہرپور ہے

یاالٰہی نہر مین جبتک چلے پانی کی رہا
یا خدا جبتک ندی کٹ سے ہو دریا کا اُبہار

جب تلک پیدا سمندر مین ہو دُرِّ آبدار
باولی جب تک رہے یارب انیسِ کاشتکار

ابرِ فیضِ آصفی سے مملکت شاداب ہو
کشتِ اُمیدِ رعایاے دکن سیراب ہو

طبعزادِ عزیز جنگ ولاؔ

اطلاع

جس کتاب کے آخر پر مؤلّف کردستخط نہ ہون وہ مسروقہ سمجھی جاویگی ۔

طبع اول

۵۰۰ جلد

ترکاری کی کاشت

جسمین ترکاریوں کی کاشت کا وقت اور کاشت کا طریقہ اور کھاد کا بیان
اور بیماریوں کا علاج اور آب پاشی اور نتیجۂ کاشت کا بیان ہے

مصنفہٗ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ خوار حسن خدمت سرکار نظام

۱۳۱۵ف

حسب قواعد رجسٹری نافذہ سرکار نظام اِسکی رجسٹری ہوچکی ہے تمام حقوق محفوظ
ہین بغیر اجازت مؤلف جزءً یا کلاً اس کا طبع یا ترجمہ ممنوع ہے

مطبوعۂ عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت

دو روپیہ

فہرست مضامین

نمبر سلسلہ	نام ترکاری	نمبر صفحہ
۱	۲	۳
۱	دیباچہ	۱
۲	زمین کی تیاری کا عام طریقہ	۳
۳	کھاد کا بیان	۸
	تیر ماہ الٰہی مطابق ماہ مئی جون بونے کی ترکاریاں	
۱	پیٹھا	۱۷
۲	لوبیا	۲۰
۳	پوئی	۲۲
۴	بھنڈی	۲۴

امرداد ماہ آلہی مطابق ماہِ جون میں بونے کی ترکاریاں		
۵	بینگن	۲۹
۶	ٹینڈس	۳۴
۷	خرفہ	۳۶
۸	کاسنی	۳۷
۹	اٹ	۴۰
شہریور ماہ آلہی مطابق ماہ جولائی میں بونے کی ترکاریاں		
۱۰	ولایتی بینگن	۴۱
۱۱	شلجم	۴۳
۱۲	سیم	۴۷
۱۳	چکورد	۵۱
۱۴	ترچ	۵۴

مہر ماہ الٰہی مطابق ماہِ اگسٹ مین بونے کی ترکاریان		
۱۵	ہاتی چک	۵۷
۱۶	چقندر	۵۹
۱۷	ولایتی سیم	۶۲
۱۸	گوبھی	۶۴
۱۹	شلجم	۷۳
۲۰	مارچوبا	۷۵
۲۱	مولی	۷۸
۲۲	گاجر	۸۱
آبان ماہ الٰہی مطابق ماہ سِتمبر مین بونے کی ترکاریان		
۲۳	آلو	۹۱
۲۴	مٹر	۱۱۱

۲۵	سویا	۱۱۴
۲۶	پالک	۱۱۵
۲۷	میتھی	۱۱۷
۲۸	دھنیا	۱۱۹
۲۹	لسفی	۱۲۱
۳۰	راجگرہ	۱۲۳
۳۱	سرول	۱۲۴
آذر ماہ الٰہی مطابق ماہ اکٹوبر میں بونے کی ترکاریان		
۳۲	پارسنپ	۱۲۶
۳۳	باقلہ	۱۲۹
دی ماہ الٰہی مطابق ماہ نومبر میں بونے کی ترکاریان		
۳۴	پیاز	۱۳۱

بہمن ماہ الٰہی مطابق ماہِ دسمبر مین بونے کی ترکاریان		
۳۵	کُھم	۱۳۴
اسفندار ماہ الٰہی مطابق ماہ جنوری مین بونے کی ترکاریان		
۳۶	کدو	۱۳۷
۳۷	ککڑی	۱۳۸
۳۸	کریلا	۱۴۰
۳۹	گھیا تورئی	۱۴۲
۴۰	رتالو	۱۴۴
۴۱	گوار کی پھلی	۱۴۶
اردی بہشت ماہ الٰہی مطابق مارچ مین بونے کی ترکاریان		
۴۲	اروی	۱۴۸
خورداد ماہ الٰہی مطابق اپریل مین بونے کی ترکاریان		
۴۳	کھیرا	۱۵۰

ترکاری کی کاشت

سعدی علیہ الرحمۃ

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ دنیا مین کون ایسا شخص ہے جس کو ترکاریون کی ضرورت اور ترکاریون سے رغبت نہ ہو ۔

کاشتکارون کو تو اونکے وسیع نمبرون کے سوا ترکاریون کی کاشت کے لئے مکانات سے متصل پڑ پڑ موجود ہین جن مین ایک حد تک ہماری گورنمنٹ نے دہارہ کی معافی بہی دے رکہی ہے لیکن مزارعین کے سوا عامہ رعایا مین بہی بہت کم ایسے لوگ ہون گے جنکو اپنے پچہواڑے یا صحن مکان مین اگرچہ وہ کیسا ہی چہوٹا ہو موسم پر ترکاریون کے بونے کا شوق نہ ہو ۔ مین نے بعض

شائقین کو دیکھا ہی کہ وہ اپنے چمن مین گردٹن کے عوض عمدہ قسم کی ترکاریونکے درخت کونڈون مین لگاتے ہین اور روشون اور رہگزرونکی کمانونپر پہول کی بیلون کے بدلے ۔ ترئی ۔ کریلے ۔ کی بیلین چڑہاتے ہین واقعی ہم خرما ہم ثواب پر اونکا عمل ہے ۔

ہمارے ملک مین ترکاریون کی کاشت کے لئے کوئی ایسا مفید رسالہ میری نظر سے نہین گزرا جس مین تمام ضروری باتین عام فہم طریقہ پر بیان ہوئی ہون ۔ بنا برعلیہ مؤلف نے اس رسالہ کو مختصر اور مفید طریقہ پر مرتب کیا ہے اور **ترکاریون کی کاشت** سے موسوم کیا ہے ۔ یہ رسالہ دو فصول پر مبنی ہے ۔ فصل اول مین زمین کی تیاری کا بیان ہے ۔ اور فصل دوم مین ترکاریون کی کاشت کا طریقہ ۔

شکریہ

مین اپنے آقای نعمت والی دولت قدر قدرت اعلی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی حضور پرنور **نظام الملک آصف جاہ حضرت**

میر محبوب علیخان بہادر دام اللہ اقبالہم کا حلقہ بگوش ہون جنکے سایۂ عاطفت مین نشو ونما پایا اور جنکے ریاست ابد قرار کے سلسلۂ ملازمت مین عہدہ ہاے جلیلہ سے سرفراز رہکر آخر عمر مین حسن خدمت کا وظیفہ خوار ہون ۔

دعاگوے این دولتم بندہ وار خدایا تو این سایہ پایندہ دار

فصل اول

زمین کی تیاری کے متعلق

باب (۱) زمین کی صفائی اور کیاریون کی تیاری کے متعلق

زمین کے بہت سے اقسام ہین ۔ اعلیٰ اور ادنےٰ قسم کے زمینات کاشت کے قابل اوسی وقت ہو سکتے ہین جبکہ اونکو درست کیا جاوے کاشتکار ناگر بکھر ۔ وغیرہ مختلف قسم کے آلات سے کام لیتے ہین لیکن عام لوگون کو پکاس سبّل ۔ کھرپی ۔ پھاوڑہ ۔ یہ چار آلے بالکل کافی ہین اور ارزان

قیمت مین دستیاب ہوسکتے ہین۔ ترکاریون کی کاشت کے لئے مختصر سی
کیاریونکا درست کرلینا ان چار چیزون کے ذریعہ سے آسانی کیساتھ ممکن ہے
اعلی قسم کے زمینات مین ترکاریون کی پیداوار اعلی درجہ کی ہوتی ہے
اور ادنی قسم کے زمینات مین پیداوار بہی کم ہوتی ہی۔ لیکن زمینات کی استواری
اور درستی کا اثر ایک حد تک پیداوار پر ضرور پڑتا ہے۔
تجربہ کارون نے ترکاری کی کاشت کے لئے اوس زمین کو بہتر خیال
کیا ہی جس زمین مین گیہون کی کاشت ہوتی ہی۔ لیکن مولف کی راے مین
عموماً ہر ایک زمین مین مناسب طریقہ پر صاف کرنے اور کھاد دینے سے ترکاری کی
کاشت کے لئے اچھی صلاحیت پیدا ہوسکتی ہے جس زمین مین چکنی مٹی یا ڈلے
زیادہ ہو جو خشک ہونے پر کہڑک جاوے البتہ اوسمین ریتی شریک کرنا نہایت
ضرور ہے۔ مجرد کھاد سے کام نہین چل سکتا۔
ترکاریون کی کاشت کے لئے جس قدر زمین کا درست کرنا مقصود ہو

اوسکو کئی بار کہودنا چاہیئے اور کنکر اور پتہر سے صاف کرنا چاہیئے۔ ڈہیلون کو توڑکر مٹی کو زیادہ باریک کرنا جنگلی خودرو بہاجیون اور گہانس سے پاک کرنا نہایت ضرور ہے۔ بعض زمینات صرف ایک دفعہ کے کہودنے پر درست ہوجاتی ہین لیکن بعض زمینات کو دو یا چار دفعہ یا اوس سے زیادہ کہودنیکی ضرورت ہوتی ہے جو زمینین صرف ریتلی ہین اونمین محض کہودنے سے کام نہین چلتا بلکہ ونڈ کا ایک حصہ اونمین شریک کرنا پڑتا ہے۔ بعض خاص قسم کی ترکاریونکے لئے البتہ ریتلی زمین مفید ہوتی ہے لیکن عام طور پر ریتلی زمین مین ترکاریون کی کاشت کی صلاحیت اوسی وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ اونمین ونڈ کا ایک حصّہ شریک کیا جاوے جیسا کہ چکنی زمینات مین ریتی کی شرکت لابُد ہے۔

لال مٹی عموماً مفید ہے۔ جو زمین بنفسہٖ سرخ نہین ہے اوس مین ایک حصہ لال مٹّی کا شریک کرنا زمین کے درجہ کو بڑہا دیتا ہے۔

ترکاری کی کیاریان حتی الامکان چہوٹی چہوٹی بنانا چاہیئے اور سطح زمین مین

خفیف ساڈہال - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک طرف سے پانی دینے سے
ساری کیاری سیراب ہو جاوے گی -

کیاریان چہوٹی بنانے سے یہ فائدہ ہے کہ نلائی کے وقت ترکاری کہندلنے
سے بچے گی مینڈون پر بیٹہہ کر سارا کام آسانی کے ساتہ ہوسکیگا -

کیاریون کے درمیان اوّلاً ایک ایک فوٹ کی مینڈین قائم
کرنا چاہیئے تاکہ چلنے پہرنے اور پانی دینے کے لیئے راستہ کا کام دے سکین
اونہین مینڈون پر سے پانی کی نالی بنائی جاسکتی ہے -

جہان کہین آب پاشی گہڑون سے کی جاتی ہے وہان البتہ چہہ انچہہ
کی مینڈ بالکل کافی ہے - لیکن جہان کہین نالیون کے ذریعہ سے پانی
دیا جاتا ہے وہان ایک فٹ کی مینڈ نہایت ضروری ہے -

زمین کی صفائی مین جو کنکر پتہر نکلتے ہین وہ مینڈون کے
قائم کرنے مین کام دے سکتے ہین - اور بدین وجہ کہ چلنے پہرنے مین

مینڈون پر زیادہ بار پڑتا ہے پتھرون اور کنکرون کی وجہ سے مینڈون مین استحکام پیدا ہو سکتا ہے ۔

کاشت کا وقت ہر ایک ترکاری کے لئے مقرر ہے جیسا کہ فصل دوم کے ملاحظہ سے معلوم ہو گا ۔ پس زمین کی تیاری وقت سے پہلے کر رکھنا چاہیئے ۔

کیاریون کی سطح اس طرح پر قائم کرنا چاہیئے کہ ایک کیاری کا پانی بشرط ضرورت دوسری کیاری مین جا سکے اور دوسری کا پانی تیسری مین حتے کہ پہلی کیاری کا پانی آخری مین پہونچ سکے ۔ اس کی ضرورت زیادہ تر آبپاشی کے اغراض کے لئے نہین ہے بلکہ بعض وقت کثرت بارش کی حالت مین کیاریون سے بارش کا پانی خالی کرنا پڑتا ہے ورنہ پانی کے زیادہ ٹھہرنے سے تخم یا درختون کو نقصان پہونچتا ہے ۔

باب (۲) کھاد یعنی ایرو کے متعلق

پودون کو اوسی طرح غذا کی ضرورت ہے جس طرح انسان کے لئے۔ خداوند کریم نے قدرتی طور پر زمین مین پودون کی غذا پیدا کی ہے لیکن صرف اوسیقدر جس قدر کہ خودرو نباتات کی پرورش کے لئے کافی ہو سکے۔ جب ہمارا مقصد یہ ہے کہ خودرو نباتات سے زیادہ قوت ہمارے بوے ہوے پودون کو حاصل ہو تو ہمکو اپنی کیاریون کے لئے زور دار کھاد مہیّا کرنا چاہیئے۔

تجربہ کارون نے کھاد کے تین قسم قرار دیے ہین۔

(۱) حیوانی جو حیوانات سے حاصل ہو مثلاً میلا گوبر لید مینگنیان پیشاب وغیرہ (۲) نباتی یعنی سبز کھاد۔ (۳) معدنی جو زمین سے نکالی جاتی ہے مثلاً چونا وغیرہ۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نباتی اور حیوانی کہادین دیر سے اثر بخشتی ہین لیکن اونکا اثر دیرپا ہوتا ہے اور اونمین پرورش دار چیزین

عموماً موجود رہتی ہین ۔ نباتی اور حیوانی کھادین ہر ایک قسم کی زمین کے لئے مفید ثابت ہوتی ہین ۔ برخلاف معدنی کھاد کے جسکا اثر جس قدر جلد ہوتا ہے اوسی قدر جلد زائل ہو جاتا ہے ۔ اور معدنی کھاد خاص قسم کے اجناس کو زیادہ مفید ہوتی ہے ۔ تجربہ کار کاشتکارون کی یہ رائے ہے کہ پھلی دار اجناس یا تری کے زمینات کے لئے چونا مفید ہے ۔ علی ہذا گیہون یا دیگر اجناس خریف و ربیع کے لئے شورہ کی کھاد فائدہ بخش ہوتی ہے ۔ علی ہذا تیزاب مین گلی ہوئی ہڈی ترکاریون کے واسطے عمدہ کھاد ہے ۔

سبز کھاد سے سبز درختون کی پتیان مراد ہین جنکو جمع کر کے کیاریون مین ڈال کر مٹی کے ساتھ ملا دینا چاہیئے تاکہ اچھی طرح سے سڑین اور گل کر کھاد ہو جاوین ۔ اور یہ کام کاشت سے پہلے کرنا چاہیئے ۔

ہر ایک مکان مین جو کھاد آسانی کے ساتھ میسر ہوتی ہے وہ تین قسم کی کھاد ہے

(۱) گھر کا کچرا کوڑا جس کو ایک جانب کسی گڑھے مین جمع کرنے سے سال بھر کے

بعد وہ خاصہ ایرو ہو جاتا ہے ۔ (۲) باورچیخانہ کی جلی ہوئی راکھہ
یہ بھی عمدہ قسم کی کھاد ہے۔ ترکاریون کی کاشت مین اسکی ضرورت اکثر واقع
ہوتی ہے خصوصًا جب بعض بہلدار ترکاریونپر ایک قسم کے کیڑے حملہ کرتے
ہین جنکو بیلون کی جوین کہتے ہین تو راکھہ کے چہڑکنے سے وہ دفع ہو جاتے
ہین ۔اس کے سوا کیاریون مین بھی راکھہ استعمال کی جاتی ہے۔
(۳) میلا ۔اس کے لئے کسیقدر اہتمام کی ضرورت ہے ۔ایک گڑہا اقلاً
۱۵ فیٹ کا گہرا مقام سکونت سے کسیقدر فاصلہ پر تیار کرنا چاہئیے اورجس قدر
میلا روزانہ اوس مین جاتا ہے اوسپر ½ فیٹ مٹی اور ذراسا چونا ڈال کر
ڈہانک دینا چاہئیے۔ اسی طریقہ سے جب وہ گڑہا بھر جاتا ہے تو ایک سال کے بعد
اوس کی مٹی اعلی درجہ کی کھاد بنجاتی ہے ۔ کھاد کے تمام اقسام سے یہ کھاد اول
درجہ کی ہوتی ہے ۔ یہ کھاد جسقدر پرانی ہو اوسیقدر عمدہ ہوتی ہے ۔
جس مکان مین بکریان ہون اونکے مینگنیان اور پیشاب بھی عمدہ

کھاد ہے - اس کھاد کو تازہ بہی استعمال کر سکتے ہین اور پُرانی ہونے پر بہی
مفید ہوتی ہے - بکریون کے بول و براز کو ایک خاص گڑہے مین جمع کرنے
سے ہمیشہ کھاد مُہیّا رہتی ہے - اگر کیاریون مین بونے سے پہلے ایک ایک
دو دو روز اونمین بکریان باندہی جاوین تو اوس سے بہی زمین کو قوّت
پہونچتی ہے - کاشتکار اپنے بڑے بڑے قطعات مین ہزارہا بکریون کے سندے
ٹہلاتے ہین یعنی ایک وسیع جالے کے ذریعہ سے سندے کا مقام شب بہر
کہیت مین رکھا جاتا ہے جس سے کہیت کی زمین کو بڑی قوّت پہونچتی ہے
جس گھر مین ایک دو بکریان بہی دودہ کی غرض سے رکہی گئی ہون ترکاری کی
چہوٹی چہوٹی کیاریون کے لئے اونکا وجود کھاد کی اغراض سے نہایت مفید
سمجھنا چاہیئے - تجربہ کارون نے سوسن کی زنی (بکریون کی مینگنیان) سوسن
گوبر کی کھاد سے بہتر قرار دی ہین -

جس گھر مین گائے یا بھینس ہو اوسکا گوبر اور پیشاب بہی اعلیٰ قسم کی

کھاد ہے ۔ گوبری کی کھاد نہایت معتدل کھاد کہلاتی ہے ۔ موز کے درخت کے لئے تو تازہ استعمال کی جا سکتی ہے ۔ ترکاریون کے لئے البتہ کسی قدر پرانی ہونا بہتر ہے ۔ گاے کا پیشاب ترکاریون کے تخم کے لئے نہایت مفید کھاد ہے ۔ بونے سے پہلے تخم کو گای کے پیشاب مین ڈبو دینا چاہیئے ۔ جو تخم اوپر تیرتے ہین اونکو ناقص سمجہنا چاہیئے ۔ جو تخم تہہ مین بیٹھ جاتے ہین وہ عمدہ ہوتے ہین ۔ اس طریقہ عمل سے درخت بہت زور دار نکلتے ہین ۔ جانورونکے پیشاب کو پانی کی نالیونمین بہا دینا بھی ترکاریون کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔

جس گھر مین گھوڑا یا ٹٹو ہو اوس کی لید سے بہی اچھا ایرو تیار ہوتا ہے لیکن کم سے کم دو سال اوسکو مٹی مین دفن کرنا چاہیئے ورنہ تازہ لید کی حدت سے ترکاری کو نقصان پہونچتا ہے ۔

ہڈی گلی حیوانی چیزین مثل خون ۔ گوشت ۔ پشم ۔ چمڑے ۔ مردہ جانور

سینگ سے بہی کھاد بنتی ہے ۔

گھاس اور درخت اور اونکی پتّی بہی سڑ جانیکے بعد کھاد بنجاتی ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا

مویشی کا بچا ہوا اور گُھندلا ہوا چارہ بہی جسپر وہ اٹھتے بیٹھتے ہین اور

گھوڑے کی سیج کی گھانس اور مُتالی کی مٹی بہی عمدہ قسم کی کھاد ہے ۔

یہ اصولی بات ہے کہ جو کھاد ڈہکی ہوئی ہے اوس کی قوّت کھلی ہوئی

کھاد کے مقابلہ مین زیادہ ہوتی ہے ۔

مندرجہ بالا اقسام کھاد کو مجموعہ کے طور پر ایک گڑھے مین جمع رکہین اور اوپر

کبہی کبہی تہوڑا سا چونا اور مٹی بہی ڈال دیا کرین اور بالآخر گڑھے کی بہرنیکے بعد

مٹی سے ڈہانک دین تو ایک سال مین اعلیٰ قسم کی کھاد کا مجموعہ بنجا سکتا ہے ۔

ہڈی کے چورہ کی کھاد بھی بہت بہتر کھاد ہے ۔ کھیتون کی

پیداوار کے لئے تو نہایت ہی مفید چیز ہے ۔ ترکاریون کے لئے بھی

بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

اس کھاد کے استعمال کے لئے تجربہ کارون نے فی ایکرہ ۵ من کا انداز ہ کیا ہے۔ مُسَلّم ہڈیون کو زمین مین دفن کرتے سے بھی سال بہر کے عرصہ مین وہ گل کر کھاد بنجاتی ہین۔ تہوڑی سی محنت مین اون کے باریک باریک ٹکڑے ہو جاتے ہین اور کھاد کے لئے استعمال مین آسکتے ہین۔

دریا برآمد زمین کی مٹی بہی عمدہ قسم کی کھاد کا حکم رکھتی ہے اوسکو بہی ترکاری کی کیاریون مین بقدر ضرورت استعمال کر سکتے ہین۔

تجربہ کارون نے یہ اصول قرار دیا ہے کہ سبز ترکاریون کے لئے جو کھاد استعمال کی جاوے وہ خوب بوسیدہ ہو ورنہ اندیشہ ہے کہ اوس کی خامی کی وجہ سے کیاریون مین دیمک اور کیڑے پیدا ہون۔ لیکن بہائم کا پیشاب اور بکری کی مینگنیان اور ہڈیون کا چورہ اور جلی ہوئی راکھ کی کھادیون بھی مفید ہے اس مین دیمک یا کیڑے بہت کم پیدا ہوتے ہین۔

کیاریون مین سے خشک جڑین یا خودرو بوٹیان جو کہود یجاتی
ہین اون کو کیاریون مین جمع کرکے آگ دینا چاہیئے اور انکی جلی ہوئی راکھ
اور کوئیلون کو آہستہ سے کیاریون مین پھیلا دینا چاہیئے۔ خصوصاً
ترکاریون کی کاشت کے لئے یہ بہت عمدہ اور مفید کھاد ہے۔

عموماً کو یلہ بھی ایک بہتر قسم کی کھاد سمجھا جاتا ہے۔
کیاریون مین کو یلہ پھیلا دینے سے عرصہ تک تری قائم رہتی ہے۔

پرندون کی بیٹ کو بھی تجربہ کارون نے اعلیٰ قسم کی کھاد قرار دیا ہے
خصوصاً کبوتر کی بیٹ ترکاریون کی کاشت کے لئے عمدہ ترین کھاد ثابت
ہوئی ہے۔ بیٹ مین اگر گھانس کے تنکے شریک ہون تو ایک گڑھے مین
جمع رکھنا چاہیئے اور ہفتہ دو ہفتے مین تھوری سی مٹی بھی اوسپر ڈالتے
رہنا چاہیئے کم سے کم چھ مہینہ کے عرصہ مین عمدہ قسم کی کھاد تیار ہوجاویگی
صابون اور ریٹھون کا پانی پودون پر چھڑکنے اور جڑون مین

پہونچانے سے ترکاری کے درختونکو بہت قوت پہنچتی ہے یہ بھی ایک رقیق کھاد ہے

انسان کا پیشاب بھی اعلیٰ درجہ کی رقیق کھاد ہے

تجربہ کارون نے ایک من رقیق کھاد کو دس من گوبر کی کھاد سے زیادہ موثر اور مفید خیال کیا ہے۔ پیشاب کی کھاد کو ہری گھانس کے ساتھ جمع کرنا اور پھر اوس گھانس کو سڑا کر کیاریون مین ڈالنا زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔

فصل دوم ترکاریونکی کاشت کے متعلق

ترکاریون کی کاشت کے اوقات مقرر ہین۔ مولف نے وقت کاشت کی پابندی کو مقدم خیال کیا ہے یعنی آغاز موسم بارش سے ہر ایک مہینہ مین جو جو ترکاریان قابل کاشت ہین اون کو سلسلہ سے مکمل طور پر اوسی مہینہ کے ذیل مین بیان کر دیا ہے۔

تیر ماہ آلہی ×

× اسی کتاب کی فہرست مین مولف نے این مہینون کی مطابقت ماہ انگریزی کے ساتھ بیان کردی ہے۔

اسی مہینہ کے آخر مین مرگ سرا کی کارتی کا آغاز ہوتا ہے گویا موسم بارش کا
شروع ہے ۔ اس مہینہ مین مندرجہ ذیل ترکاریوں کی کاشت ہوسکتی ہے ۔

تعریف (۱) **پیٹھا** ۔ ہمارے ملک مین یہ بہت مفید چیز ہے
اگرچہ بطور عام ترکاری کے طور پر استعمال نہین کیا جاتا لیکن بعض
باورچی اس کا سالن بھی نہایت لذیذ پکاتے ہین ۔ مختلف قسم کے
مربّے اس سے تیار ہوتے ہین ۔ پیٹھے کی مٹھائی مشہور مٹھائی ہے ۔
اس کی بڑیان بھی بناتے ہین ۔ یونانی اطبا اس کو اور اس کے تخم کو
اکثر امراض کے لئے تجویز کرتے ہین ۔ مُقوّی قلب ۔ مُفرّح ۔ اور مزاج
کے اعتبار سے سرد و تر ہے ۔

وقت کاشت ۹ تیر سے ۸ شہریور تک اسکی کاشت ہوسکتی ہے ۔

طریقہ کاشت اس کی کاشت کے لئے وہ زمین زیادہ موزون ہے
جس مین ریت زیادہ ہو ۔ بونے سے پہلے کیاریون مین بوسیدہ کھاد

اچھی طرح پھیلا دینا چاہیئے اور مٹی کے ساتھ اچھی طرح ملا دینا چاہیئے جس کے بعد چھ چھ فیٹ اور آقلاً ۴ سے ۴ فیٹ کے فاصلہ پر ایک ایک جگہ چار چار بیج بو دینا چاہیئے اس طرح پر کہ ہر ایک بیج کا فاصلہ دوسرے کے ساتھ دو انچھ سے کم نہ ہو جب درخت نکل آوین اور بقدر چھ چھ انچھ بلند ہو جاوین تو اون متعدد پودون سے جو ایک جگہ لگائے گئے ہین کمزور پودون کو نکال دینا چاہیئے اور زوردار پودون کو قائم رہنے دینا چاہیئے ۔

یہ درخت بیلدار ہے اس کی بیلون کو خواہ زمین پر پھیلنے دین یا منڈوون پر چڑہا دین ۔ صورت ثانی مین جب بار کی نوبت آوے تو ہر ایک پھل کے لئے ایک وسیع چھینکا پھل کے اطراف لٹکا دینا چاہیئے تاکہ پھل اپنے وزن سے ٹوٹ نہ پڑے ۔

دیہاتی لوگ ان بیلون کو اپنے چھپّرون پر بھی چڑہاتے ہین ۔ جہان چھینکون کی ضرورت نہین ہوتی ۔

روگ | کیاریون کو ہمیشہ خودرو بھاجیون اور گھانس سے پاک صاف
رکھنا چاہیئے تاکہ جڑین کمزور نہ ہو جاوین۔ اور نیز اکثر انکی جڑون مین
جلی ہوئی راکھہ ڈالنا چاہیئے جس کی وجہ سے درخت روگیلا نہین
ہوتا۔ اور دو ہفتہ مین ایک بار یا بشرط ضرورت اوس سے پہلے
تمام پتّون اور بیلون پر جلی ہوئی راکھہ چھڑکنا چاہیئے جس سے جُوونکا
مرض دفع ہو جاتا ہے اور پتے ٹھٹھرنے نہین پاتے۔

آب پاشی | جھڑیون کا پانی مضر ہوتا ہے۔ لہذا جھڑیون کے زمانہ مین
کیاریون کی سطح بلند کر دینا چاہیئے تاکہ پانی ٹھہرنے نہ پاوے۔
کشش باران کے زمانہ مین ہفتہ مین ایک دو بار بقدر ضرورت پانی دینا چاہیئے

نتیجۂ کاشت | ۵ مہینہ مین پہلین بار آور ہو جاتی ہین اور عرصہ تک
قائم رہتی ہین۔ پھل کثرت سے ہوتے ہین۔ اور ہمارے ملک مین
بہت قدر کے ساتھ بکتے ہین۔ بڑا پھل ۵؎ ۔ ۱۴؎ ۔ ۱۲؎ ۔ ۱۱؎ تک بکتا ہے

اور اوسط ۱۰ ار ۔ ۸ ر تک ۔ اور چھوٹے پھل کی قیمت ۶ ر سے کم نہین ہوتی ۔ بعض پھل کرم خوردہ ہوتے ہین البتہ وہ اس نقص کی وجہ سے کم قیمت ہو جاتے ہین ۔ پیٹھا ایک عرصہ تک خراب نہین ہوتا بشرطیکہ چھینکہ پر لٹکا رہے ۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پھل بیش قیمت ہے ۔

تعریف | **(۲) لوبیا** ۔ جس کو لوبیے کی پھلی بھی کہتے ہین ۔

لوبیا ایک ذائقہ دار ترکاری ہے ۔ اُبال کر بھی کھاتے ہین اور کچّی بھی خوش مزہ ہوتی ہے ۔ بعض لوگ صرف اس کے بیجون کا سالن پکاتے ہین ۔ قیمہ کے ساتھ نہایت ذائقہ دار ہوتا ہے ۔

سرد تر اور قابض اور نفّاخ ہوتا ہے ۔

وقت کاشت | اس کی کاشت کا وقت ۲۶ ر تیر سے آغاز ہوتا ہے ۲۴ ر شہریور تک بو سکتے ہین

طریقہ کاشت | کیاریون کو وقت سے پہلے کھاد دیکر تیار رکھنا چاہیئے

اور پانچ پانچ فیٹ کے فاصلہ پر قطارین قائم کرکے اونمین چھہ چھہ انچھہ کے فصل پر ایک ایک دو دو بیج بو دینا چاہیئے ۔ درختون کے اُگنے کے بعد کمزور درخت دور کردینا چاہیئے تاکہ فاصلۂ متذکرۂ بالا پر صرف ایک ایک ہی درخت باقی رہے ۔

یہ درخت بیل دار ہے ۔ لہذا یا تو اس کے لئے چھوٹا سا منڈوا بنانا چاہیئے یا کلنٹے کی شاخین ہر درخت کے پاس بیلون کے سہارے کے لئے لگا دینا چاہیئے ۔

روگ ابتدائی بیماری اس ترکاری کی جون ہر جو پتّون سے لپٹ جاتی ہے ۔ جس کے دور کرنے کے لئے جلی ہوئی راکھہ کا چھڑکاؤ بہت مفید علاج ہے ۔ پھلی شروع ہونے کے موسم مین اگر آسمان پر ابر آجاوے تو ایک قسم کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہے اور پھلی کو کھا جاتا ہے ۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ کیڑون کو تلاش کرکے مار ڈالین ۔ اور بچھہ کو پا ین

ملاکر روزانہ متعدد دفعہ بیلون پر چھڑکتے جاوین ۔

آب پاشی برسات کا معتدل موسم اس کے لئے بہت کافی ہے زیادہ پانی مضرت بخشتا ہے ۔ جھڑی کے موسم مین اس کی کیاریمین متعدد راستے بنا دینا چاہیئے تاکہ پانی ٹھہرنے نہ پاوے ۔ اور چوتھے پانچوین پانی نہ برسنے کی حالت مین دوسرے ذریعہ سے پانی دینا ضرور ہے

نتیجہ کاشت ہمارے ملک مین اس کی قیمت ارزانی کے زمانہ مین فی آثار ۲ر ۔ اور گرانی کے زمانہ مین فی آثار ۳ر ۔

تعریف (۳) **پوئی** ۔ جس کو ہندوستان مین کوئی بہی کہتے ہین ۔ یہ ایک قسم کی بیل دار بھاجی ہے ۔ اس کے پتے مثل ساگ کے پکائے جاتے ہین ۔ پکانے مین بہت خوش مزہ ہوتی ہے ۔ ہمارے ملک کے لوگ اس کو شاذونادر استعمال کرتے ہین ۔ بنگالی باشندے اس کے نہایت شائق ہوتے ہین ۔

اِسکا ساگ بہ نسبت گوشت کے خشک مچھلی کے ساتھ زیادہ ذائقہ دار ہوتا ہے۔ یہ بھاجی سرد تر زود ہضم دافع قبض ہے۔

وقت کاشت اسکی کاشت کا وقت ۲۶ ستمبر سے آغاز ہو کر ۲۴ امرداد کو ختم ہوتا ہے۔

طریقہ کاشت خواہ اس کے تخم بو دیں یا بیلوں کے ٹکڑے یا جڑیں بقدر ضرورت ایک ایک فیٹ کے فاصلہ پر لگا دینے سے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے دو چار بیلیں لگا دینا کافی ہے۔ کثرت سے پھیلتی ہیں۔ چھپروں یا چھپوں یا منڈووں یا دیواروں پر چڑھا دیجاتی ہیں اور سالہا سال قائم رہتی ہیں سال میں دو دفعہ گوبر کی پرانی کھاد اسکو دینا ضرور ہے۔

روگ اس کو روگ بہت کم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی پتّوں کو کیڑہ لگتا ہے۔ اوسکا علاج یہی ہے کہ پتے کثرت سے توڑ دیے جاویں اسی سے روگ دفع ہوتا ہے اور بیل کو قوّت پہنچتی ہے۔

آب پاشی ابتداً اگر تخم کے بونے یا قلمون کے لگانے کے وقت اگر بارش نہ ہوتی ہو تو پانی دینا چاہیئے - موسم بارش مین اس کو لزوماً پانی دینیکی ضرورت نہین ہوتی - موسمی تری اس کے لیئے بالکل کافی ہوتی ہے - خشک موسم مین البتہ بقدر ضرورت پانی دینا چاہیئے -

نتیجۂ کاشت دکن مین اس کی قیمت کا اندازہ نہین کیا جاسکتا ہلکی قیمت کی بہاجیون کی مثل خیال کرلینا چاہیئے -

تعریف (۴) **بہنڈی** - بہنڈی کی ترکاری بہت عُمدہ ترکاری ہے - انگلستان مین بہنڈی کے مختلف اقسام ہوتے ہین لیکن سب سے بہتر قسم امریکہ کے تخم سے پیدا ہوتی ہے جس کی بہنڈیان نرم اور لطیف ہوتی ہین - اونکی جلد پر سفید رُوان نہین ہوتا - ہندوستان کی بہنڈیونکو بہی انگریز بہت پسند کرتے ہین - مختلف طریقون سے اسکو پکایا جاتا ہے انگریزی ڈشون مین بہی یہ انگریزی طریقہ پر پکائی جاتی ہے - اسکا اچار بہی

عمدہ اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بعض خاص قسم کی بھنڈی میں بوی مشک ہوتی ہے۔ اوسکا استعمال سالنوں مین بہت کم کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اوس کے خشک بیجوں کو عطریت کے لئے پان کے ساتہ کھاتے ہین۔ اور بعض لوگ اوس کے سفوف کو فیرنی یا شیر خرمہ مین ملاتے ہین بھنڈی سرد تر اور قابض ہے۔ ڈاکٹری اصول سے پیچش کے مریض کو اسکا سادہ سالن مفید سمجھا جاتا ہے۔

وقت کاشت اس کی کاشت کا وقت بعض تجربہ کار کاشتکاران دکن کی رائے مین ۲۸ ماہ تیر سے آغاز ہوتا ہے اور ۲۶ شہریور تک باقی رہتا ہے۔ یہ وقت قریب آردرہ کی کارتی ہے۔ لیکن ممالک مغربی وشمالی کے تجربہ کار اس کو شروع مارچ سے آخر جولائی تک بوتے ہین۔ یہ وقت فروردی ماہ الٰہی سے آخر شہریور تک مطابق ہوتا ہے

طریقہ کاشت کاشتکاران دکن اسکو جوار یا اڑد یا مونگ کے ساتہ

دور دور بویا کرتے ہین - پرانی کھاد اس کے لئے نہایت ضروری چیز ہے
جب تک کھاد عمدہ طور سے دی نہ جاوے بھنڈی کی فصل زوردار نہین
ہوتی - سخت زمین مین بھی اسکا درخت ٹھہر جاتا ہے - بعض لوگون کی
یہ راے ہے کہ اس کا تخم ایک جگہ مین بوکر اوسکی پنیری درست کر لینا چاہئے
اور جب پودون کا قد ۵ انچھ کے برابر ہو جاوے تو اوسوقت زوردار
پودون کو نکال کر قطارون مین دو دو فیٹ کے فاصلہ پر لگانا چاہیئے -
دکن کے تجربہ کار مالی اسکا روپ تیار نہین کرتے - بلکہ ایک ایک فوٹ کے
فاصلہ پر قطارون مین بیج بو دیتے ہین - یہ طریقہ بھی کچھ برا نہین ہے
لیکن پودون کے اُگنے کے بعد کمزور پودون کو نکال کر ایکدوسرے سے
دو دو فیٹ کا باہمی فاصلہ قائم کر دینا چاہیئے -

یہ درخت کسیقدر پھیلتا ہے - باہمی فاصلہ کم ہونے کی حالت مین کمزور
ہو جاتا ہے - اس درخت کو ہر سال نیا بونا چاہیئے -

ایک سال کا درخت دوسرے سال یا فصل مین کام نہین دیتا۔

درختون کے اطراف گھانس یا دوسری قسم کے جنگلی اور خود رو درخت ہونے نہ دینا چاہیئے نلائی کے ذریعہ سے کہیت صاف و پاک رکہنا چاہیئے ہفتہ مین ایک بار کچے گوبر کو پانی مین ملا کر ہر ایک درخت کی جڑ مین بطور رقیق کھاد کے دیا جاوے تو درخت نہایت زور دار ہوگا۔

روگ بھنڈی کے درخت کو وقت پر آب رسانی کرنے سے کوئی روگ اسمین پیدا نہین ہوتا۔ بعض وقت کملے کیڑے درختون پر چڑہجاتے ہین اور پتّون کو کھا جاتے ہین لیکن اون کو چُن کر گرا دینا اور تلف کرنا کچھہ مشکل نہین ہے۔

آب پاشی یہ درخت زیادہ پانی کا محتاج ہے۔ بارش کم ہو تو موٹ کے ذریعہ یا اور کسی طریقہ سے پانی پہنچانا چاہیئے۔

تخم کے بونیکے وقت یا روپ جمانے کے وقت بارش نہ ہے تو موٹ

یا دیگر ذرائع سے پانی دینا ضرور ہے۔ روپ جمجانے تک ہر روز پانی دینے کی ضرورت ہوگی۔ پانی بقدر ضرورت سیری کے ساتھ نہ دیا جاوے تو اقسام کے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور ہر ایک مرض کا عمدہ علاج یہی ہے کہ پانی افراط سے دیا جاوے۔

نتیجۂ کاشت وقت کاشت سے تیسرے مہینہ مین پھلی آجاتی ہے اور تین مہینہ سے چھہ مہینہ تک جاری رہتی ہے۔

ہمارے ملک مین اس ترکاری کا خرچ کثرت کے ساتھ ہے عام و خاص کو یہ ترکاری مرغوب ہے۔ ایک بیگہ سے زیادہ سے زیادہ دو کھنڈی اور کم سے کم ایک کھنڈی ثمرہ حاصل ہوتا ہے۔ عام بازارون مین ارزانی کا نرخ ۲ر فی اثار سے بہی کم ہو جاتا ہے۔ اور گرانی کی حالت مین ۴ر فی سیر تک پہنچ جاتا ہے۔

امرداد ماہ الٰہی

تعریف (۵) بینگن ۔ بینگن کے مختلف اقسام ہین۔
گول بینگن - بتیا بینگن - ولایتی بینگن ۔ گول بینگن اور بتیا بینگن دونون
درحقیقت ایک خاندان سے ہین ۔ فرق صرف اسقدر ہی کہ بتیا بینگن
لانبا ہوتا ہے برخلاف گول بینگن کے ۔ دونون اقسام مین سفید اور
اودہ اور سرخ رنگ ہوتا ہے ۔ ولایتی بینگن کا سلسلہ جدا ہے۔
اوسکی تفصیلی کیفیت ماہ شہریور کی ترکاریون مین بیان ہوگی ۔
گول بینگن مین جو بینگن بہت بڑا ہوتا ہے اوس کو مارو بینگن کہتے ہین
بینگن ایک نہایت لذیذ ترکاری ہے ۔ گوشت اور خشک مچھلی کے ساتہ
اوسکا بہت خوش مزہ سالن بنتا ہے ۔ بگھارے بینگن کا سالن بہی نہایت
بامزہ سالن ہوتا ہی۔ اور بینگن کا بھرتہ تو بیحد لذیذ ہوتا ہے ۔ ترشی کے
ساتہ اور بلا ترشی کے دونون طرح پر پکایا جاتا ہے ۔ اس کا اچار بہی
بہت عمدہ اور مزہ دار بناتے ہین ۔ بینگن کو ایک ٹانگ کا مرغ بہی کہتے ہین

جس کا یہ مطلب ہے کہ اس کا سالن مزہ داری اور فوائد مین مرغ کے سالن کے قریب قریب ہے۔ وہ جو عام لوگ اس کو بیالے کا خطاب دیتے ہین یہ اون کی غلطی ہے۔ انگریزی اطبا اس کو بہت مفید بتلاتے ہین بینگن گرم وخشک اور مقوی معدہ اور مدر بول اور قابض ہے

وقتِ کاشت اس کی کاشت کا وقت ہمارے ملک کے کاشتکار ۲ امرداد سے ۲۶ شہریور تک بیان کرتے ہین۔ لیکن درحقیقت یہ سال بھر مین تین دفعہ بویا جاسکتا ہے۔ (۱) ماہ آذر مین۔ (۲) فروردی کے آخر ہفتہ سے اردی بہشت کے آخر تک۔ (۳) ۹ امرداد سے ۲۴ شہریور تک۔

طریقۂ کاشت بینگن کی کاشت عموماً روپ کے ذریعہ سے ہوتی ہے یعنی پہلے بیج ایک جگہ بو دیتے ہین۔ جب پودے ۳ انچ کے ہو جاتے ہین تو اون کو نکال کر ایک دوسرے سے ڈیڑھ فیٹ کے فاصلہ پر لگاتے ہین۔ فصل نمبر (۱) کے روپ کی حفاظت ٹٹون کے ذریعہ سے کرنا

چاہیئے۔ یعنی ۲ فیٹ کی اونچائی پر بوریے یا گھانس کے چھپر کے ذریعے سایہ کر دینا چاہیئے تاکہ سردی کی وجہ سے پودے ضائع نہ ہون۔ جب روپ نکال کر دوسری جگہ لگا دیا جاتا ہے تو پھر سایہ کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ کیاریون کی نلائی اور جڑون کی کھدائی ہمیشہ ہوتی رہے اور گوبر کے پانی کی رقیق کھاد ہر دوسرے تیسرے ہفتہ مین ضرور دی جایا کرے۔

روگ | درخت بینگن کی نگہداشت برابر نہ ہونے سے ٹھہر جاتا ہے اور مطلق بڑھتا نہین۔ یہی بڑا روگ ہے کہ کم عمری مین پھول آجاتا ہے اور کم طاقتی سے جھڑ جاتا ہے۔ ہمیشہ ہر ہفتہ مین ایک دو بار اوس کی کھدائی کرنا چاہیئے۔ اور دفع کم طاقتی کے لئے گوبر کی رقیق کھاد اور چولھے کی جلی ہوئی راکھ جڑون مین دینا چاہیئے۔

بعض اوقات مین پتون کو کیڑا بھی کھا جاتا ہے اوس کا بھی یہی علاج ہے

کہ جلی ہوئی راکھہ درختون پر چھڑکنا چاہیئے۔ نیچے کے حصہ کے پتے ہمیشہ توڑتے رہنا چاہیئے۔ اس سے درخت بلند بھی ہوتا ہے اور طاقتور بھی۔ بعض درختون مین ایک پتے کی جگہ دس دس پندرہ پندرہ باریک باریک پتیان نکل آتی ہین۔ یہ بھی ایک قسم کی بیماری ہے اسکا علاج بھی بہت آسان ہے یعنی اون پتون کے گچھونکو توڑ دینا چاہیئے۔ پھول کے زمانہ مین اگر آسمان پر ابر آوے تو درختون مین ایک خاص قسم کے کیڑے پیدا ہو کر نقصان کرتے ہین اوسی راکھہ کے چھڑکاؤ سے نفع ہوتا ہے۔ جاڑا کثرت سے ہو تو بینگن کے درخت اکثر جل جاتے ہین اوس کا علاج بجز اس کے کچھہ نہین ہے کہ عارضی طور پر رات مین کوئی سایہ کا بندوبست کیا جاوے۔

آب پاشی روپ لگاتے وقت برسات کی جھڑی کا ہونا بہت فائدہ دیتا ہے ورنہ روپ لگانیکے بعد دو تین دن تک روزانہ پانی پہونچانا چاہیئے اور ہمیشہ کے لئے بقدر ضرورت آب پاشی کی جانا چاہیئے۔ بارش کے موسم مین

کم کم اور جاڑے اور دہوپ مین بقدر احتیاج ۔ پہول آگر بندہ ہنجانیکے بعد پانی زیادہ نہ دینا چاہیئے ۔ پہل جھڑ جانے کا اندیشہ ہے ۔

نتیجہ کاشت | پہلی فصل کا بویا ہوا بینگن اردی بہشت سے اوترنا شروع ہو جاتا ہے اور آغاز موسم بارش یعنی ماہ تیر تک بار جاری رہتا ہے ۔ اور دوسری فصل کا بینگن آخر تیر سے وسط موسم بارش یعنی شہریور تک اوترتا ہے ۔ اور تیسری فصل کے بینگن موسم خزان مین اوترتے ہین ۔ ہمارے ملک مین بینگن کا درخت دو دو سال تک قائم رہتا ہے ۔ اور بے موسم بہی کچہہ نہ کچہہ بار دیتا رہتا ہی ۔ اور دوسرے سال موسم کے زمانہ مین اچھا بار آتا ہے ۔ بینگن کی ترکاری بافراط اوترتی ہے اور زیادہ فائدہ بخش ہی ۔ یعنی ارزانی کے وقت ا ر ۲ ر سیر بکتی ہے اور گرانی کی حالت مین ۹ ر سیر تک اسکا نرخ ہو جاتا ہے ۔ اگرچہ نرخ کے اعتبار سے زیادہ قیمتی چیز نہین ہے مگر افراط بار کی وجہ سے زیادہ نفع بخش ہے

تعریف | (۶) ٹنڈس ۔ ٹنڈس کے مختلف نام ہین ۔
بعض مقامات مین ٹینڈے سے مشہور ہے ۔ آگرہ مین اس کو ٹنڈا
ڈھینڈس کہتے ہین ۔ دہلی والون مین ٹینڈو ٹینسی سے پکارا جاتا ہے
یہ ایسی زمین مین شادابی کے ساتہ ہوتا ہے جس مین معتدل طور پر ریت
شریک ہے ۔ اس کو بطور ترکاری استعمال کرتے ہین ۔ اسکا استعمال
بطور ترکاری اوسی وقت تک ہوسکتا ہے جب تک کچّا اور ملائم رہتا
ہے اور زیادہ موٹا اور بیج سخت نہین ہوتے ۔ مختلف ترکیبون سے
اس کو پکاتے ہین اور اسکا اچار بھی بناتے ہین اسکا ذائقہ کسی قدر میٹھا
ہوتا ہے ۔ انگریزون کو بہت مرغوب ہے ۔ دودہ مین اُبال کر کھایا
جاتا ہے ۔ سرد و تر زود ہضم ہے ۔

وقت کاشت | ۹ امرداد سے آخر شہریور تک بو سکتے ہین ۔

طریقہ کاشت | کیاریون کو اچھی طرح نرم کرنا چاہیئے ۔ اور بوسیدہ کھاد سے

مرتب کرکے تین تین فیٹ کے فاصلہ سے ایک جگہ مین دو دو تین تین تخم
بو دینے چاہیئن ۔ ایک لین سی دوسری لین کا فاصلہ بھی تین فیٹ سے کم
نرہے ۔ پودے ۴ انچہ کے اونچے ہونے کے بعد کمزور پودون کو نکالدینا چاہیے
جب پودے پہیلنے لگین تو ہر قسم کی احتیاط کرنا چاہیئے ۔ خودرو بہاجیان
یا گھاس ہمیشہ نلائی کے ذریعہ سے صاف ہوا کرے ۔

روگ | اس کا روگ صرف کم طاقتی ہے ۔ پودون کے اطراف
گہانس پیدا نہ ہونے دینا چاہیئے ۔

آب پاشی | یہ زیادہ تر پانی کا محتاج نہین ہے ۔ موسم خشک ہو
تو ہفتہ مین ایک بار بقدر ضرورت پانی دیا جانا کافی ہے ۔

نتیجہ کاشت | ہمارے ملک مین اسکا استعمال شاذ و نادر ہے ۔
انگریزی مارکیٹون مین البتہ مختلف نرخون سے بکجاتا ہے ۔ کوئی
زیادہ قیمتی چیز نہین ہے ۔

تعریف (۷) **خرفہ** کا ساگ لطیف ترشی کی وجہ سے ذائقہ دار ہوتا ہے۔ اس کے بیج یونانی ادویات مین بہت استعمال کئے جاتے ہین۔ سرد تر و مسکّن حرارتِ جگر اور مجیب ہے۔ موسم گرما مین اسکا زیادہ استعمال حار آمزجہ کو مفید ہے۔

وقت کاشت اس کی کاشت کا وقت عام طور پر ۲۸ ماہ اردی بہشت سے ۲۴ شہریور تک لیکن خاص طور پر دکن مین ۲۸ امرداد سے ۲۶ شہریور تک اس کو بوتے ہین۔

طریقہ کاشت کیاریونکو کھاد سے تیار کرنے کے بعد وقت مقررہ پر تخم چھڑکدیتے ہین جب درخت نکل آتے ہین تو گھنے مقامات سے اونکو چھانٹ کر چھدرا کردیتے ہین اور نلائی کے ذریعہ سے کیاری کو پاک و صاف رکھتے ہین۔

روگ یہ بہت نازک درخت ہے۔ اسکا بڑا روگ یہی ہے کہ غیر معمولی طور پر آفتاب کی تمازت ہونے یا کھاد اعتدال سے زائد دینے سے فوراً

جل جاتا ہے - دونون صورت ہاے متذکرہ بالا مین اس کا دفعیہ موقع آب پاشی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے -

آب پاشی | پانی احتیاط اور اعتدال کے ساتہ دینا چاہیئے - پانی کی کثرت سے ساگ سڑ جاتا ہے -

نتیجۂ کاشت | چار مہینہ مین اس کی فصل تیار ہوجاتی ہے - درختون کی زیادہ تر شادابی زمین کی قوّت پر موقوف ہے - اس کے پتّے جب استعمال کے قابل ہوجاوین تو ہر پندرہوین دن انکو درخت سے توڑ لیا جاتا ہے اسی طرح ایک عرصہ تک درخت قائم رہتا ہے اور پتّیون سی ساگ نکال لیا جاتا ہے - اور ہر دفعہ مین پتیون کے توڑنے کی وجہ سے درخت زور دار ہوتا جاتا ہے - یہ ساگ بہت ارزان رہتا ہے

تعریف | **(۸) کاسنی** - کاسنی نہایت عمدہ ساگ ہے سلیقہ مند باورچی اس کو گوشت یا قیمہ کے ساتہ نہایت ذائقہ دار

پکاتے ہین ۔ اِسکے پکانے مین بہ نسبت اور ترکاریون کی گھی زیادہ دیا جاتا ہے جبھی ذائقہ دار سالن تیار ہوتا ہے ۔ عام لوگ اسکو بطور ساگ کے استعمال نہین کرتے ۔ یونانی اطبا جگر کے امراض مین اس ساگ کا استعمال مختلف طریقون سے کراتے ہین ۔ سرد تر ۔ مُسکّن صفرا ۔ مُصفی خون ہے ۔

وقت کاشت ۲۸ امرداد سے ۲۶ شہریور تک اِس کو بو سکتے ہین

طریقہ کاشت جس زمین مین کالی مٹی اور ریتی شریک ہو وہ کاسنی کی کاشت کے لئے نہایت مناسب ہے ۔ کھاد اچھی طرح پر دینا چاہیئے کاسنی کا تخم ایک کیاری یا گملہ مین بو دینے کے بعد جب اوسکا روید ۳ انچہ کا ہو جاتا ہے تو قطارون مین اوس کو قائم کرتے ہین ۔ ہر ایک درخت دو دو انچہ کے فاصلہ سے لگایا جاتا ہے ۔ ہر ایک قطار کا باہمی فاصلہ ایک فُٹ کا رہنا چاہیئے ۔ دو قطارون کے درمیان پانی کی نالی اور اوس مین کھاد پڑا رہے تا کہ آب پاشی کے وقت

اوس کا اثر درختون کو پہنچے - دکن کے بعض مالی اس کے بیجون کو قطارون
مین بو دیتے ہین - لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نازک پودے چڑیون کی
نذر ہو جاتے ہین - جس طرح روپ کی ابتدائی حفاظت آسان ہوتی
ہے اوس طرح سارے کہیت کی حفاظت آسان نہین ہوتی -
صورت ثانی مین درخت اُگنے کے بعد گھنے مقامات سے نکال لینا چاہیئے
اور چھدرے مقامات پر بھرتی کر دینا چاہیئے -

روگ | اس کے پتون کو کبھی کبھی کیڑا کھا جاتا ہے - لیکن جب
اوسکا آغاز ہو تو درخت کو جڑ سے دو انچہ چھوڑ کر سارے کہیت کی
پتیان کاٹ ڈالی جاوین - اِس طریقہ سے کیڑے بھی رفع ہو جاتے
ہین اور کاٹا ہوا ساگ بھی استعمال مین آسکتا ہے -

آب پاشی | بارش کے موسم مین پانی کی چندان ضرورت نہین ہے -
صرف کشش باران یا خشک موسم مین ہر ہفتہ ایک بار پانی دینا کافی ہے -

نتیجۂ کاشت | اس کی فصل ڈیڑھ مہینہ مین تیار ہو جاتی ہے ۔

ایک بیگھہ مین ایک سیر تخم بویا جاتا ہے ۔ جس سے اعلیٰ درجہ مین عـــه
کی پیداوار ۔ اور اوسط درجہ مین صـــه ۔ اور ادنیٰ درجہ مین عـــه
حاصل ہوتی ہے ۔ اس کا استعمال ایک درخت سے متعدّد
دفعہ پتّیان توڑ کر یا کاٹ کر کیا جاتا ہے ۔ ہر وہلہ مین درخت
طاقت ور ہوتا جاتا ہے ۔

تعریف | (۹) **ماٹ** یہ بھی ایک قسم کا ساگ ہے
مزہ دار ہوتا ہے ۔ عام لوگ اس کو کثرت سے استعمال کرتے ہین
سرد تر اور ملین ہے ۔ اس کی کاشت کا وقت اور کاشت کا طریقہ
اور روگ اور آبپاشی کی کیفیت اور نتیجۂ کاشت تمامتر مثل کاہنی کے
ہے ۔ اسی قسم مین سرخ رنگ پتّون کی بہت ہی ذائقہ دار بہاجی
ہوتی ہے جس کو ہند مین لال ماٹ کہتے ہین ۔

شہریور ماہِ الٰہی

تعریف (۱۰) ولایتی بینگن یہ نہایت عمدہ ترکاری ہے
یورپین اس کو مثل سلاد کے سرکہ کے ساتھ اور نیز ابال کر استعمال
کرتے ہین - ہمارے ملک مین اس کو بھیدرابھی کہتے ہین -
اس کی کئی قسمین ہوتی ہین - ایک قسم کو دوسری قسم کے ساتھ صرف
رنگ یا کسیقدر ذائقہ کا تفاوت ہوتا ہے - اس کی ترشی نہایت لطیف
اور دلچسپ ہوتی ہے - گرم خشک - مقوی معدہ - مدر بول ہے -

وقت کاشت اسکی کاشت کا وقت ہندوستان مین ۲۴ شہریور سے ۲۵
آذر تک ہے - ہماری ملک مین ۱۲ امرداد سے ۲۶ شہریور تک بھی بوتے ہین

طریقہ کاشت اس کے لئے ریگڑ درجۂ اول کی زمین بہت موزون ہے
اس کے تخم کو کسی گملہ یا کیاری مین چھڑک دینا چاہیئے - اور جب پودے
سہ انچہ کے اونچے ہو جاوین تو انکو نکال کر دوسری کیاریون مین قطار بندی کے

ساتہ لگانا چاہیئے۔ ایک قطار دوسری قطار سے تین تین فیٹ کے فاصلہ رہنا چاہیئے۔ اور ایک درخت دوسرے درخت سے اقلاً دو فیٹ کے فصل پر۔ کیاریان جنگلی گھانس اور خودرو بھاجیون وغیرہ سے صاف وپاک رکھی جاوین۔ اس کی کیاریون کو ایسا ڈہالوان بنانا چاہیئے کہ پانی ضرورت سے زیادہ اونمین جذب نہ ہونے پاوے۔

روگ | پھول کے زمانہ مین آسمان پر ابر ہونے سے ایک قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہین اور نقصان پہونچاتے ہین۔ چُن کر مار ڈالنا چاہیئے چولہے کی جلی ہوئی راکھہ کے چھڑکاؤ سے بھی یہ کیڑے دفع ہوتے ہین۔ جاڑہ کی شدّت بھی اِن درختون کے لئے بڑا روگ ہے۔ جاڑے کی شدت کے وقت ناگزیر درختون پر پہونس یا ٹٹی کا سایہ کرنا چاہیئے۔ بارش اگر اوسط درجہ سے زیادہ ہو تو وہ بھی مضرت بخش ہوتی ہے۔ اس کی کیاریون مین خاصہ ڈہال رکھنا چاہیئے۔

آب پاشی مُعتدل پانی اس کے لئے مفید ہے ۔ بارش کے موسم مین آب پاشی کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے ۔ خشک موسم یا قلت بارش مین ہفتہ مین ایک مرتبہ موٹ کا یا نہر کا پانی دینا چاہیئے ۔

نتیجۂ کاشت اس کی فصل تیسرے مہینہ مین تیار ہو جاتی ہے ۔ اور عام نرخ اس کا ۲ ر سیر ہے ۔ انگریزی مارکیٹون مین کبھی کبھی ۲ پونڈ سے بھی فروخت ہو جاتے ہین ۔

تعریف (۱۱) **شلجم** شلجم بہترین ترکاری ہے ۔ اِسکا استعمال مختلف طور پر ہوتا ہے ۔ کئی قسم کے اچار بنائے جاتے ہین ۔ اور مُربّا بنتا ہے ۔ مویشیون کو تقویت کے لیے کھلاتے ہین ۔ اس کی شب دیگ نہایت ہی مزہ دار پکائی جاتی ہے ۔ سالن بھی مختلف قسم کے بنائے جاتے ہین ۔ شلجم کئی قسم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے ۔ سرخ اور زرد شلجم سے سفید شلجم کل اعتبارات سے عمدہ سمجھا جاتا ہے ۔ شلجم کی ترکاری بہت عمدہ اور مفید ترکاری ہے ۔

گرم تر۔ کثیر الغذا۔ مقوّی بصر۔ مُبہّی۔ مُشہّی۔ مزیّد منی۔
مُدرِ بول۔ ہاضم۔ دافع ریاح۔ دیر ہضم۔

وقت کاشت شلجم کی کاشت کا وقت ۲۴ر شہریور سے ۹ر آبان تک ہے
بعض تجربہ کارون نے ولایتی اور دیسی تخم کی کاشت کے اوقات کو جدا جدا
مقرر کیا ہے۔ اونکی یہ رائے ہے کہ دیسی تخم ۲۴ر شہریور سے ۹ر آبان تک
بونا چاہیئے۔ اور ولایتی تخم کو ۲۵ر مہر سے ۲۶ر دی تک۔ دکن کے کاشتکار
اِس کو مہر سے آذر تک بویا کرتے ہین۔

طریقۂ کاشت شلجم کی کاشت یون تو ہر ایک قسم کی زمین مین ہوسکتی لیکن
ریگڑ اور سپ کی زمین اس کے لئے نہایت مناسبت رکھتی ہے۔ شلجم کو بونیکے
لئے زمین کو زیادہ نرم کرنا چاہیئے۔ مٹی کے ڈھیلے پھوڑ کر مٹی کو باریک بنانا چاہیئے
اور زمین گہرے طور پر کم سے کم دو فیٹ گہری کھودنا چاہیئے۔
شلجم کی کاشت بہ نسبت چھڑکوان کاشت کے قطارون مین اولےٰ ہے۔

قطارون کا فاصلہ ایک دوسرے سے تقریباً ڈیڑھ فیٹ کا رہنا چاہیئے ۔
اور ایک پودے کا فصل دوسرے پودے سے قریب ۹ انچھہ کے ۔
چھڑکوان کیاریون مین بھی درختون کا باہمی فاصلہ حسب صراحت بالا
قائم کرنا چاہیئے ورنہ درخت بحالت اتّصال کم قوت ہوجاوینگے
شلجم کی تخم ریزی کہین مینڈونپر کی جاتی ہے ۔ اور کہین سطح کیاری مین
تخم ریزی سے پہلے پرانی کھاد اچھی طرحپر کیاریون مین ملانی چاہیئے ۔
یا مینڈون کی مٹی مین ۔ دکن کے کاشتکار شلجم کے درختون کا باہمی فاصلہ
پندرہ انچھہ سے کم نہین رکھتے ۔ اور کیاریون کی درستی مین بڑا اہتمام
کرتے ہین ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک مین بہت اچھے شلجم پیدا ہوتے
ہین ۔ ایک بگیہ مین شلجم کی کاشت کے لئے ایک سیر سے اڑہائی سیر تک
تخم کافی ہے ۔ زمین کی قوت کے لحاظ سے اس سے زیادہ تخم کا بونا غیر
مفید ہے ۔ شلجم کے کھیت مین نلائی کا اہتمام ہمیشہ رہنا چاہیئے ۔ اور نلائی کے

بعد درختون کی جڑونپر مٹی چڑہا دینا چاہیئے۔

روگ | بعض وقت پتّون مین کیڑا پیدا ہوتا ہے اور درختون کو نقصان پہونچاتا ہے۔ مادۂ دے مین ضرورتاً اس کے درختونپر راکھہ کا چھڑکاؤ ہونا چاہیئے۔ راکھہ سے کیڑے مرجاتے ہین۔

آب پاشی | بارش کے موسم مین کوئی نقصان نہین ہوتا۔ بارش کا پانی ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ موسم خشک ہو تو چوتھے پانچوین دن پانی دینا کافی ہے۔ کثرت بارش کی حالت مین کیاریون کو مٹّی سے بھر دینا چاہیئے اور پانی نکلنے کے راستے بنا دینے چاہیئن۔

نتیجۂ کاشت | جو فصل مہر سے آذر تک بوئی جاتی ہر وہ بہمن و اسفندار تک تیار اور عام طور پر اس کی فصل کی تیاری چار پانچ مہینہ مین ہو جاتی ہے ہماری ملک مین اسکی پیداوار کثرت سے ہونیکی وجہ سے یسقدر ارزان ہر۔ اور بلاد مین شلجم قیمتی ترکاری ہر۔ حیدرآباد کا اوسط نرخ عمدہ شلجم کا ۲ ر فی سیر ہے۔

تعریف (۱۴) سیم - سیم کے مختلف اقسام ہوتے ہین -
بڑی سیم - چھوٹی سیم - چارکونی سیم - چپریا سیم - سفید سیم - ٹرسما ہی سیم
اور واما اوری سیم - اروی سیم - ملیا سیم - اودی سیم - ولایتی سیم -
بڑی سیم کو کٹار سیم بھی کہتے ہین - اور چھوٹی سیم کو گھیا سیم اور مکھن سیم اور
سیمی سے بھی موسوم کرتے ہین - اودی سیم کو کھاج سیم بھی کہتے ہین -
ان اقسام سے ہر ایک کی ترکاری نہایت عمدہ اور لذیذ ہوتی ہے اس کی پھلی کو
سالم بھی پکاتے ہین - توڑکر بھی اوسکا سالن بناتے ہین - صرف اس کے بیجون کا سالن
بھی عمدہ ہوتا ہے - سالم پھلیونکو سرکہ مین ڈال کر اچار بھی بنایا جاتا ہے -
سرد تر - قابض - نفاخ ہے - اور ہماری ملک مین کثرت سے اسکا استعمال ہے

وقت کاشت کاشت کے اوقات بلحاظ اقسام مختلف ہین -
بڑی سیم اور چھوٹی سیم اور اودی سیم اور چارکونی سیم کی کاشت اارخورداد سے
۲۴ امرداد تک ہوسکتی ہے - اور ولایتی سیم کی کاشت کا وقت مہر کے

مہینہ سے متعلق ہے جس کا بیان آیندہ ہوگا۔

ہماری ملک مین کل اقسام سیم کی کاشت ۲۷ شہریور سے ۲۴ مہر تک ہوتی ہے۔

طریقہ کاشت سیم کی کاشت کے لئے۔ ریگڑ۔ یا کھارسی۔ یا پانڈری زمین زیادہ موزون ہے۔ کاشت کا طریقہ بھی خفیف خفیف سے فرق کے ساتھ تمام اقسام کے لئے یکسان ہے۔ کیاریون مین پانچ پانچ چھہ چھہ فیٹ کے فاصلہ پر قطارین قائم کرنا چاہیئے اور ان مین بڑی سیم اور چار کونی سیم کے تخم ایک ایک فوٹ کے فاصلہ سے تین انچہ کی گہرائی مین بو دیے جاوین۔ برخلاف دیگر اقسام کے جن کو چھہ چھہ انچہ کا فاصلہ کافی ہوتا ہے۔ سیم کے درخت کے لئے کھاد زیادہ دینے کی ضرورت نہین ہے خفیف سی بوسیدہ کھاد کافی ہو جاتی ہے۔ پودے نکل آنے کے بعد ان مین سے کمزور پودون کو نکال دینا چاہیئے۔ اور زوردار پودے رہنے دینا چاہیئے۔

یہ درخت بیلدار ہے۔ اس کی بیلوں کے لئے چھپروں یا منڈوے پر راستہ بنا دیا جاتا ہے جہاں کہیں انکی کاشت صرف کیاریوں میں مقصود ہوتی ہے وہاں بیلوں کے سہارے کے لئے کانٹے یا خشک درختوں کے ٹیکے ہر ایک درخت کے پاس قائم کر دینا چاہیئے۔

روگ اکثر ابتدائی زمانہ میں سیاہ باریک جوئیں ہزارہا کی تعداد میں پتّوں بیلوں کو لپٹ جاتی ہیں۔ اور بعض وقت پھلیوں کے آغاز پر بھی۔ اونکا علاج دو طرح پر ہوتا ہے۔ عام ممالک میں چولھے کی جلی ہوئی راکھ کا چھڑکاؤ بہت مفید ہوتا ہے۔ دکن کے کاشتکار اس روگ کے علاج کے لئے ہفتہ میں ایک بار درخت کو گرم پانی دیتے ہیں جس سے بیلوں کو نہایت طاقت حاصل ہوتی ہے اور روگ کا بالکل اثر باقی نہیں رہتا۔ بعض وقت پھلی شروع ہونے کے زمانہ میں اگر آسمان پر ابر آجاوے تو ایک قسم کا کیڑا درختوں میں پیدا ہو کر پھلی کو کھا جاتا ہے۔ اس کے لئے بھی راکھ مفید ہے۔ لیکن ایسی کیڑے دیکھ

چن کر مار ڈالنا چاہیئے۔ کیاریون کی خود رو بھاجی اور گھاس ان نازک درختون کے لئے بہت مضر ہے۔ ہمیشہ کیاریون مین نلائی کرنا چاہیئے۔ ورنہ درخت ٹھٹر کر رہجاتے ہین اور بڑہنے نہین پاتے۔

آب پاشی | بارش کے موسم مین کیسا ہی زور دار پانی برسے مگر اسکو کچھہ نقصان نہین ہوتا جب موسم خشک ہی تو کم از کم ہفتہ مین ایکدو بار پانی دینا چاہیئے

نتیجۂ کاشت | اس کی فصل چھہ مہینے مین تیار ہو جاتی ہے۔ بارش کے موسم مین اس سے ہی کم عرصہ مین پھلی شروع ہو جاتی ہے جن بیلون کو صرف کانٹون یا خشک درختون کے ٹیکون پر چڑہاتے ہین اون کی پھلی کسی قدر جلدی کے ساتہ آغاز ہوتی ہے برخلاف منڈوون کے جن بیلون کو چھپر دن یا منڈوون پر چڑہا دیا جاتا ہے اون کی پھلی کثرت سے بدفعات اوترتی ہے۔ دو سال تک یہ بیلین بار دیتی ہین۔

لیکن مؤلف کی رائے مین ہر سال کاشت کے اوقات پر نئی بیلون کا

بو دینا بہتر ہے۔ بازاری ارزان نرخ موسم پر فی سیر ۲ر رہتا ہے۔
اور گرانی کے زمانہ مین ۵ر فی سیر تک ہو جاتا ہے۔
بدین وجہ کہ اس کی پیداوار کثرت سے حاصل ہوتی ہے باوجود
ارزانی نرخ نفع بخش چیز ہے۔ اس کی پیداوار کا اندازہ فی بیگہ جس مین
۸ سیر تخم بوے گئے ہون اعلی درجہ مین چار کھنڈی۔ اور اوسط درجہ مین
۳ کھنڈی۔ اور ادنی درجہ مین دو کھنڈی کیا گیا ہے۔

تعریف ۱۳ چمکورہ ایک قسم کا ساگ ہے جسکا پتّہ پتلا اور بہت
بڑا ہوتا ہے۔ اس درخت کی جڑون سے ایک اور قسم کی ترکاری
مثل اردی کے پیدا ہوتی ہے۔ چمکورہ کا ساگ باریک باریک
کاٹ کر پکاتے ہین۔ اور اس کی بڑیان بھی بناتے ہین۔ اور اسکے لین
پکائی بھی جاتی ہین۔ اور سادہ طور پر بھی تلی جاتے ہین۔
یہ بڑیان دہی کی کڑہی مین بہت مزہ دار ہوتی ہین۔ ساگ بھی

مزہ دار ہوتا ہے - اہل ہند یہ پتے بیسن کے ساتھ کئی قسم پر پکاتے ہین
بہت سلونے چٹ پٹے ذایقہ دار بناتے ہین پتوڑے ۔ ستے نامزد کرتی
ہین - اس کی جڑکی ترکاری بہی خوش مزہ ہیں دار ہوتی ہے - یونانی
اطبا گرم تر اور مُبہی خیال کرتے ہین لیکن مولد ریاح اور دیر ہضم ہے
چکوڑہ کا ساگ سنگ مثانہ اور ریتی کے مریض کے لئی مفید کہا جاتا ہے
ہمارے ملک مین عام لوگ اس کا استعمال کم کرتے ہین -

وقت کاشت یہ ترکاری آخر شہریور مین بوئی جاتی ہے -

طریقہ کاشت ہر ایک درخت کی جڑ مین متعدد گانٹھین چہوٹی بڑی
رہتی ہین - اون مین بڑی گانٹھ جو ایک گڈے کی شکل مین ہوتی
ہے اوس کو بطریق ترکاری استعمال کے لئے نکال لینا چاہیئے
اور چہوٹی گانٹھ کو کاشت کے کام مین خرچ کرنا چاہیئے -
اس کی کیاری کم سے کم ایک فوٹ عمیق رہنا چاہیئے - ہر ایک گرہ کو

فوٹ کے فاصلہ اور دو انچھہ کی گہرائی پر بونا چاہیئے۔ کاشتکار ۱۶ ابندی

گڈون کو ایک بگہہ مین لگا یا کرتے ہین۔

روگ | اس کو کوئی روگ نہین ضائع کرتا مگر پانی کی کمی۔

آب پاشی | اس ترکاری کی کیاری مین ہمیشہ ایک فوٹ پانی بھرا رہنا

چاہیئے۔ بعض کاشتکار اپنے پٹر مین اس کے لئے عمیق کیاری بناتے ہین

اور روزمرہ کار وبار خانہ داری کا پانی اسیمین بہایا کرتے ہین جہن قطعات

اراضی مین نہر یا تالاب کی کیچڑ نکلتی ہو وہان یہ ترکاری کثرت سے ہوتی ہو

نتیجہ کاشت | اس کی پیداوار دو مہینہ بعد سے آغاز ہو جاتی ہے

جب کبھی ساگ کی ضرورت ہوتی ہے تو پتے کاٹ لئے جاتے ہین

اور جب گانٹھین درکار ہون تو درخت نکال کر گانٹھین نکال لی

جاتی ہین اور پھر درخت اوسی جگہ لگا دیا جاتا ہے۔ یہ ترکاری

بدین وجہ کہ عام طور پر مرغوب نہین ہے ارزان ہے۔

تعریف (۱۴) مرچ ایک بہترین ترکاری ہی جس کو نہ صرف
علیحدہ طور پر بطور ترکاری پکاتے ہین بلکہ ہرایک ترکاری مین اوس کو
ذائقہ شریک کرتے ہین۔ دکن مین بہ نسبت اور ممالک کے اس کا
استعمال زیادہ ہی۔ اچار اور چٹنیون مین بھی اس کا استعمال کثرت سے
ہوتا ہی حقیقت مین مرچ اچار اور چٹنیون کی جان ہی۔ مُسلّم مرچ کو دہی لگاکر
خشک کر لیتے ہین اور پھر تل کر استعمال کرتے ہین۔ بڑی ذائقہ دار ہوتی
ہی۔ مُسلّم مرچ سرکہ مین ڈالدیتے ہین چار دن کے بعد سرکہ اوس مین سرایت
کرجاتا ہے اور نہایت لذیذ ہوجاتی ہے۔ مزاج کے اعتبار سے
مرچ گرم خشک ہی۔ گول مرچ مقوی حافظہ و اعصاب ہے اور بارد
اور عصبی امراض کو فائدہ بخش ہے۔ لال مرچ مُحرّق خون ہی۔

وقت کاشت ۲۷ شہریور سے ۲۴ مہر تک مرچ کی کاشت کیجا سکتی ہی

طریقہ کاشت مرچ کے لئے کسی خاص قسم کی زمین کی تخصیص نہین ہے

ہر قسم کی زمین مین اسکی کاشت ہوتی ہے۔ اسکی کاشت کے قواعد بجنسہ
بینگن کی کاشت کے سے ہین پہلے چھڑکوان کاشت کرتے ہین اور روپ
تیار ہونے کے بعد اوس کو مناسب فاصلہ پر جو ایک فوٹ سے کم نہ ہو پھیلا کر
بوتے ہین۔ اگر زمین طاقت دار ہے تو ۱۵ دن مین پھول آجاتے ہین اور پھل
آغاز ہو جاتے ہین۔ کم طاقت زمین مین اوس کے مضاعف مدت مین۔

مرچ کی کاشت دکن مین دو طرحپر کی جاتی ہے۔

(۱) موسم خریف مین بارش کے بھروسہ پر۔ (۲) زیر باؤلی۔
دونون طریقون کے لئے زمین کو ہل سے درست اور پھر کھاد ملا کر ہموار
کر لیتے ہین۔ جب زمین اس طرح درست ہو چکی تو روپ کو جس کا قد
اقلاً ۳ انچہ کا ہونا چاہیئے عین برسات کی جھڑی کے وقت نکال کر
کھیتو مین لگا دیتے ہین۔ جو فصل زیر باؤلی بوئی جاتی ہے وہ بہت زیادہ
قوت دار ہوتی ہے۔ اور بمقابلہ طریقہ نمبر (۱) اوس کی پیداوار قریب

سہ چند کے ہوتی ہے ۔ مرچ کے کھیت مین ہمیشہ نلائی کرتے رہنا چاہیئے اور نلائی کے بعد جڑون پر مٹی چڑہانا چاہیئے ۔

روگ جاڑہ زیادہ ہو تو مرچ کے کھیت جلجاتے ہین ۔ اور آسمان پر ابر آنے سے کیڑا پیدا ہوتا ہے اور پتے ٹہٹر جاتے ہین ۔ عارضۂ اوّل کا کوئی علاج سوای اس کے کہ سایہ کا اہتمام ہو نہین ہے ۔ اور عارضۂ ثانیکا علاج مختلف طریقہ پر کیا جاتا ہے ۔ تنباکو یا حُقّہ کا پانی درختونپر چھڑکنے سے کیڑا مر جاتا ہے ۔ چولہے کی جلی ہوئی راکھہ کا چھڑکاؤ بھی مفید ہے ۔ بارش متوسط مقدار سے زیادہ ہوتی ہو تو درختونکو نقصان پہنچتا ہے ۔

آب پاشی جو مرچ طریقہ اول متذکرہ (طریقۂ کاشت) کے مطابق بوئی گئی ہے اوس کو صرف بارش کا پانی کافی ہے ۔ طریقۂ دوم کے لئے موٹ یا نہر سے ہر ۳ دن مین ایک دفعہ آب پاشی کی ضرورت ہے نلائی کے بعد جڑون پر مٹّی چڑہا کر بالالتزام پانی دینا چاہیئے ۔

کثرت بارش کے موسم مین کھیت سے پانی جانے کے لئے متعدد راستے
بنا دینا چاہیئے۔ ورنہ درخت سڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔
جو فصل برسات مین بوئی جاتی ہے اوس کو شش باران کی حالت مین
کسی دوسرے ذریعہ سے پانی دینا چاہیئے۔

نتیجہ کاشت | برسات کی بوئی ہوئی فصل پانچ مہینہ مین ختم ہوتی ہے
اس عرض مدت مین دو تین بار مرچ اوترتی ہے۔
کاشت زیر باولی سی ختم فصل تک پانچ چھہ بار درخت بارآور ہوتے ہین
اور کثرت سی مرچ اوترتی ہر۔ ہمارے ملک مین خشک مرچ کی اوسط قیمت
فی روپیہ تین سیر ہے۔ ارزانی کی حالت مین اسکا نرخ فی روپیہ پانچ سیر تک
ہو جاتا ہر۔ سبز اور تازی مرچ بحالت ارزانی ۲۰ سیر تک فروخت ہوتی ہر

مہر ماہ الٰہی

تعریف | (۱۵) ہاتی چک ایک قسم ہر ترکاری کی جس کو ہندمین

ہاتی چک اور کنگور بھی کہتے ہین۔ اس کے دو قسم ہین۔ ایک پھولدار دوسری گرہ دار۔ جس طرح بند گوبھی کو بطور ترکاری کے استعمال کرتے ہین اوسی طرح ہاتی چک کے بند پھول بھی بطور ترکاری پکا ئے جاتے ہین سرد و خشک اور قابض ہے۔ گرہ دار کی تعریف ترکاری ہاے ماہِ فروردی مین بیان ہوگی۔

وقت کاشت ہاتی چک پھولدار کی کاشت کا وقت ۱۰ مہر سے آغاز ہوتا ہے اور ۲۵ آذر کو ختم۔

طریقۂ کاشت اس کی کیاری بالکل اُتھلی ہونی چاہیئے جس مین برسات کا بیکار پانی جمع نہ ہو سکے۔ پہلے بیج چھٹکوان طریقہ پر بوئے جاتے ہین۔ جب پنیری دو تین پتّی کی تیار ہو جاوے تو اس کو کیاریون مین قطار و نپر لگا دینا چاہیئے۔ ایک پودے کا دوسرے پودے سے اقلاً ایک گز بلکہ چار فیٹ کا فاصلہ رہنا چاہیئے

روگ اس کو کوئی روگ نہین ہوتا۔ اس کی کیاریونمین فالتو پانیکا

جمع ہونا بڑا روگ ہے اور اوس کا علاج معلوم۔

آب پاشی موسم خشک ہونے کی حالت مین دسوین گیارھوین دن پانی دینا چاہیئے۔ اور پنیری کا پانی فوّارے سے دینا چاہیئے۔ اس کی پنیری بہت نازک ہوتی ہے۔

نتیجۂ کاشت ہمارے ملک مین اس ترکاری کا رواج بہت کم ہے۔ انگریزی مارکٹ مین ۲ر فی پھول کے حساب سے ہمیشہ فروخت ہو جایا کرتی ہے

تعریف (۱۶) چقندر۔ بڑی عمدہ ترکاری ہے خصوصاً انگریزون کو نہایت مرغوب ہے۔ چقندر سے شکر بھی بنائی جاتی ہے۔ اگرچہ چقندر کے مختلف اقسام ہین اور ولایت مین اونکی کاشت ہوتی ہے لیکن ہندوستان مین عموماً ادنےٰ درجہ کا چقندر بویا جاتا ہے۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ اعلیٰ درجہ کی ترکاریکا رواج کیون نہین ہے۔ اعلیٰ قسم کے چقندر کا تجربہ کہین کہین ابتک ہونے لگا ہے۔ گرم تر۔ قلیل الغذا۔ مُبہّی۔ نافع سُرفہ۔ نفّاخ ہے۔

وقت کاشت ۸ مہر سے ۲۷ آذر تک اس کی کاشت ہوسکتی ہی لیکن اعلیٰ قسم کے چقندر کے لئے جس سے شکر نکالنا مقصود ہی آخر ہفتہ تیر سے وسط امرداد تک کاشت کرنے کے متعلق تجربہ کارون کی راے ہے۔

طریقہ کاشت کیارپون کی کھُدائی گہری ہونی چاہیئے جس کے بعد کھاد کیاریون مین ڈال کر چار دن تک یونہی چھوڑ دینا چاہیئے اور پھر کھاد کو کیاریون کی مٹی کے ساتہ ملا کر سطح کو ہموار کرو اور آمنے سامنے قطارین بناؤ جنکا باہمی فاصلہ ڈیڑہ فوٹ سے کم نہ ہو۔ ان قطارون مین ایک ایک انچہ کے فاصلہ سے تخم بو دو۔ جب پودون کا قد دو دو انچہ کا ہوجاوے تو کمزور پودونکو نکال دو۔ باقی ماندہ پودونکا باہمی فاصلہ تین تین انچہ سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ تخم بوتے وقت اگر بارش نہین ہی تو زمین کو تر کرو مگر احتیاط کے ساتہ تاکہ تخم پر کوئی صدمہ نہ پہونچے اور تخم بہہ نہ جاوین یا اوپر نکل نہ آوین۔ کیاریون کو ہمیشہ خودرو بھاجیون اور گھانس سے پاک و صاف

رکھو۔ اگر چقندر کی کاشت آخر موسم مین بعد بارش کیجاوے تو مناسب ہے کہ
اوس کو ہموار کیاریون مین لگاؤ اس لئے کہ پانی کی کثرت کا اندیشہ نہین
رہتا اور ہموار کیاریون مین آب پاشی اچھی طرح ہوسکتی ہے۔
نیلگیری مین اعلیٰ قسم کے چقندر کی کاشت امتحاناً کیجا رہی ہے نتیجہ مفید ثابت
ہوا ہے۔ چقندر جسقدر چھوٹا ہوتا ہے اوس مین شکر زیادہ ہوتی ہے۔ یورپ کے چقندر
نیلگیری کے مقابلہ مین چھوٹے ہوتے ہین۔ یورپ مین ایک پودے کا فاصلہ
دوسرے پودے کے ساتھ اقلاً بقدر ۹ انچہ رکھا جاتا ہے۔ اس سے درخت
نہایت زوردار ہوتا ہے

روگ | چقندر کی کاشت کو اور کوئی روگ نہین ہوتا وقت پر اس کو آبپاشی
احتیاط کے ساتھ ہونا چاہئے۔ بے احتیاطی کی حالت مین پودے جلجاتے ہین
اور یہی بڑا روگ ہے۔

آب پاشی | اگر موسم خشک نظر آوے تو ہفتہ مین ایک دو مرتبہ اسکو پانی پہنچانا

چاہیئے خصوصاً اوسوقت جبکہ پنیری لگائی جاتی ہے پانی کی نگرانی بروقت کرنا چاہیے

نتیجۂ کاشت عام طور پر یہ ترکاری نہایت قدر کے ساتھ انگریزی مارکیٹوں مین فروخت ہو جاتی ہے۔ تازہ اور عمدہ پھل ۲ سیر سے بک جاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے چقندر کی کاشت جو امتحاناً نیلگیری مین کیجاتی ہے اوس سے فی ایکڑ چقندر کی پیداوار بمقابلۂ یورپ دوچند حاصل ہوتی ہے لیکن بدین وجہ کہ نیلگیری کا چقندر بڑا ہوتا ہے اوس مین شکر کی مقدار بمقابلۂ یورپ کم ہوتی ہے۔

ایک چقندر کو تحلیل کیمیاوی کرنے سے نتیجہ حسب ذیل حاصل ہوا۔

گنّے کی شکر ۱۰٫۳۰ ۔ انگور کی شکر ۰٫۲۰ ۔ خاک ۰٫۸۲ ۔ پانی ۸۲٫۰۰ ۔ گودا وغیرہ ۶٫۶۸ ۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو شکر چقندر سے حاصل ہوتی ہے وہ گنّے کی شکر سے بدرجہا بہتر ہے۔

تعریف (۱۷) **ولایتی سیم** ولایتی سیم ایک نہایت لذیذ ترکاری ہے جسکو یوروپینس نہایت رغبت سے استعمال کرتے ہین۔ اور اہل ہند بھی

یہہ ترکاری سرد و تر قابض و نفاخ ہے ۔ یہ سیم تمام اقسام مین مرغوب ترکاری ہے ۔

طریقۂ کاشت اس کی کاشت کہیتون مین اچھی نہین ہوتی باغچون یا مکان مین جہان کسی قدر سایہ دار مقام ہو اسکی فصل نہ ور دار ہوتی ہے بالکل سایہ بہی مضرت بخش ہے ۔ زمین بہی کسیقدر بلند اور ڈہالوان رہنا چاہیئے ۔ زیادہ بارش اس کے لئے مضر ثابت ہوئی ہے ۔

کیاریون مین ڈیڑہ فوٹ کے فاصلہ پر قطارین بنا کر تین تین انچھ کے فاصلہ سے تخم بو دینا چاہیئے اور کلچاپی کے ذریعہ سے کیاریونکو صاف و پاک رکھنا چاہیئے

روگ تیز دہوپ اس کے درختونکو جلا دیتی ہے ۔ اور پانی کی کثرت بہی اس کا روگ ہے بعض وقت پہول کے موسم مین باریک باریک جوئین لپٹ جاتی ہین اونکا علاج راکھہ کا چہڑکاؤ ہے ۔

آبپاشی خشک موسم مین ہفتہ مین ایک دو مرتبہ بقدر ضرورت پانی دینا چاہیئے

نتیجۂ کاشت | اس کی فصل بہت جلد تیار ہو جاتی ہے۔ دو تین بار پھلیوں کے اوترنے کے بعد درخت بیکار ہو جاتے ہین۔ سیم کے تمام اقسام مین اس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ انگریزی مارکٹون مین اس کی پھلی ۸ر پونڈ کے نرخ سے فروخت ہو جاتی ہے۔

تعریف | (۱۸) گوبھی۔ گوبھی ایک بہترین قسم ہر ترکاریونکی گوبھی کے اقسام چار ہین۔ (۱) بند گوبھی۔ (۲) گانٹھ گوبھی۔ (۳) پہول گوبھی (۴) ولایتی گوبھی۔ قسم اول کو عموماً یورپینس نہایت شوق سے بطور ترکاری استعمال کرتے ہین۔ اور اہل ہند کے مختلف اقوام بھی اوسکو پکا کر کھاتے ہین۔ بند گوبھی کے بھی دو قسم ہین۔ ایک کو انگریزی مین (کیبج) کہتے ہین۔ اور ہندوستانی کرم کلّہ سے موسوم کرتے ہین۔ دوسرے کو ہندوستانی بند گوبھی کہتی ہین۔ اور انگریزی مین اوسکا نام کیل ہے۔ قسم اول الذکر کو بعض اہل ہند بند گوبھی بہی کہتے ہین۔

نمبر(۲) گانٹھ گوبھی کو انگریزی نول۔کول کہتے ہین۔اسکی گانٹھین جب تک وسط درجہ مین ہوتی ہین اوسکی ترکاری اچھی ہوتی ہی جب زیادہ موٹی اور سخت ہو جاتی ہین تو مویشیون کے چارہ مین مستعمل ہوتی ہین۔اعتدالی درجہ کا اندازہ اسطرح پر کیا جاتا ہی کہ اوسمین سختی نہ آئی پاوی اور شلجم سے زیادہ بڑی نہ ہون

نمبر(۳) بہت لذیذ اور کل اقسام سے زیادہ مرغوب الطبائع ہوتی ہی۔انگریزی نام اسکا کالی فلاور ہی۔ہندوستانی اوسکو مختلف طریقون سے پکاتے ہین۔خشک کرکے رکھی جاتی ہی۔اور بوقت ضرورت پکائی جاتی ہی۔اسکے دیسی اقسام بھی بہت سی ہین جنمین باہمی بہت خفیف سا فرق ہوتا ہی۔اس کا امتیاز ولایت مین زیادہ ہوتا ہے۔لیکن ہندمین دیسی تخم سے اکثر ایک ہی قسم کی پھول گوبھی پیدا ہوتی ہی۔سیہم کا ترجمہ انگریزی مین بریسلز سپراوٹس ہی اس کا استعمال بھی بطور ترکاری ہوتا ہے۔گوبھی کے تمام اقسام سرد و تر قابض ہین۔صرف کرم کلا گرم خشک ہے۔

وقت کاشت | کل اقسام کی کاشت کا وقت قریب قریب ایک ہے ۲۵ر مہر سے آغاز ہوتا ہے ۔ اور ۲۵ر آذر پر ختم ہوتا ہے ۔ لیکن بعض نازک خیال کاشتکارون نے وقت کاشت مین بھی فرق کیا ہے نمبر ا و ۲ کے لئے ۸ر مہر سے آخر آذر تک وقت مقرر کیا ہے ۔ اور نمبر ۳ کی نسبت یہ صراحت کی ہے کہ اگر دیسی تخم ہون تو ۹ر امرداد سے کاشت کا وقت آغاز ہوسکتا ہے ۔ اور ۲۴ر مہر تک زمانہ کاشت کا اختتام ۔ ولایتی تخم کے لئے ۲۵ر مہر سے ۲۵ر آذر تک ۔ نمبر ۴ کی کاشت کا وقت بھی مثل نمبر ۳ کے ۲۵ر مہر سے ۲۵ر آذر تک مقرر ہوا ہے ۔ اور یہی وقت کیل کے لئے بھی زیادہ مناسب خیال کیا گیا ہے ۔

طریقہ کاشت | طریقہ کاشت مین البتہ کسی قدر فرق ہے ۔ نمبر ا یعنی بند گوبھی کے لئے پہلے پنیری لگائی جاتی ہے ۔ پنیری کے لئے جو کیاری مقرر کی جاوے اوس کو کھاد دیکر اچھی طرحپر درست کرنا چاہیئے

موسم کے آغاز پر چھڑکوان تخم بو دینا چاہیئے۔ تخم بونے کے وقت اگر پانی
نہ برستا ہو یا زمین تر نہ ہو تو فوراً فوارہ کے ذریعہ سے پانی دینا چاہیئے
پَودونپر دوپہر کے وقت سایہ کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ پَودے مضبوط
نہ ہو جاوین یہی طریقۂ عمل جاری رہے۔ سایہ سے صرف دہوپ سے
حفاظت مقصود ہے۔ ہوا اور روشنی کو نہ روکنا چاہیئے۔ ہوا اور روشنی
کے روکنے سے پودے کمزور ہو جاتے ہین۔ الغرض جب اونکا قد پانچ
انچہ کا ہو تو اوس وقت کیاریون مین لگانا چاہیئے۔ جن کیاریون مین نیا
ان کی قطارین لگانا مقصود ہے اونکو وقت سے پہلے کھاد اور صاف
مٹی سے ہموار اور درست رکھنا ضروری۔ ایک قطار کا فاصلہ دوسری
قطار سے دو فیٹ اور اقلاً ۱ ½ فوٹ رہے۔ قطارونکا پہن اور گہرائی
تقریباً ۳ انچہ سے کم نہ ہو۔ ایک پَودہ دوسری پودہ سے کم سے کم ایک فوٹ
پر قائم کرنا چاہیئے۔ اور پَودونکو نپیری سے قطارون مین منتقل کرتے ہی

پانی دینا چاہیئے۔ اگر اتفاق سے اوسوقت برسات رہے تو البتہ پانی پہنچانے کی ضرورت نہین ہے۔ ناکارہ گھاس یا خودرو درختون سے کیاریان ہمیشہ صاف و پاک رکھی جاوین۔ اور پودون کی جڑ زمین آہستگی کرساتہ کھدائی کیجاوے تاکہ پانی اچھی طرح اوسمین جذب ہو سکے۔ جون جون پودے موٹے ہوتے جاوین اونکی جڑونپر مٹی چڑہائی جاوے۔ کیبل کی کاشت کا طریقہ بھی بالکل یہی ہے۔ صرف اسقدر فرق ہے کہ قطارونمین ایک پودے سے دوسرے پودے کا فاصلہ ۱½ فیٹ یعنی ۱۸ انچہ سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

نمبر (۲) یعنی گانٹھ گوبھی کی کاشت بھی اوسی طریقہ سے کی جانی چاہیئے جس طریقہ سے بند گوبھی بوئی جاتی ہے۔

نمبر (۳) یعنی پھول گوبھی کی کاشت مین البتہ زیادہ نزاکت درکار ہے اسکے پودونکو بے احتیاطی کی حالت مین بعض وقت پھول نہین آتا اور اگر آتا ہے تو سیاہ ہو کر ٹھٹر جاتا ہے۔ پھول گوبھی کی جو فصل قبل از بارش

یا آغاز بارش مین بوئی ہو اوسکی کیاریون کی سطح اطراف کی سطح سے ایک
فوٹ اونچی بنانا چاہیئے تاکہ کیاریون مین بارش کا پانی جمع نہ ہوسے پاوے
جب کیاریون مین پانی ٹھہر جاتا ہے تو فصل خاک مین ملجاتی ہے اور برباد
ہوجاتی ہے۔ جو فصل بعد موسم بارش بوئی جاوے اوسکی کیاریون کی
سطح مین زیادہ بلندی کی ضرورت نہین ہے۔ پھول گوبھی کی کیاریون کو
سبز کھاد سے بخوبی مرتب کرنا چاہیئے۔ تیز اور طاقتور کھاد اسکے لیے
مضر ثابت ہوئی ہے۔ پھول گوبھی کی فصل ناقص اور کمزور زمین مین شاداب
نہین ہوتی۔ اسکی کاشت مین بھی اول پنیری تیار کرلینا ضرور ہے۔
کیاریونمین یا گملون مین۔ اگر موسم خشک ہو تو فوّارہ سے پانی پہنچایا جاوے
اور پھر تخم ریزی کی جاوے۔ مگر خیال رکھنا چاہیئے کہ تخم ریزی سے
پہلے زمین زیادہ بھیگ نہ جاوے۔ پودے نکل آنے پر اون کو تیز
دھوپ سے محفوظ رکھنا چاہیئے اور صبح و شام تحت السما ہوادار مقام پر

اونکو کھلے ہوے رکھنا چاہیئے۔ پنیری تیار ہو جانے کے بعد اوس کو قطار و نمین منتقل کر دینا چاہیئے جنکا باہمی فاصلہ ڈہائی فیٹ سی کم نہ ہو ایک پودہ دوسرے پودہ سے دو فیٹ کے فاصلہ پر لگا یا جاوے ناکارہ اور خود رو گھانس سی قطارین صاف و پاک رکھی جاوین جڑونکی مٹی ہمیشہ نرم رکھی جاوی بعض تجربہ کار کاشتکارون نے پھول گوبھی کی پنیری کو دو دفعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرنا مفید خیال کیا ہی یعنی پنیری کا قد ۴ انچہ کا ہو جانے پر ایک دفعہ تبدیل مقام کرایا جاوے۔ اور پھر کچھہ دنون بعد وہان سی نکالکر قطارونمین قائم کر دیا جاوے بدین وجہ کہ دوسرا مقام بھی عارضی ہوتا ہے اوس مین ایک پودے کا فاصلہ دوسرے پودے سے بقدر دو دو تین تین انچہ کافی ہے۔ اور یہ طریقہ صرف دیسی تخم کی کاشت کے لئے مفید ثابت ہوا ہے جس کی کاشت امرداد یا شہریور مین ہوئی ہو۔ ہمارے ملک کے کاشتکارون کا یہ خیال ہے کہ پھول گوبھی کی

پنیری کے ساتہ سویا بھی بو دیا جاوے جس کی بو کی وجہ سے پنیری کیڑون سے محفوظ رہے گی۔ پرند جانور بھی اوس کی طرف رخ نہین کرینگے کیونکہ سویا اون کے لئے سم قاتل ہے۔ گوبھی کی قطارون مین بھی خال خال سوئے کے درخت کا لگا دینا خالی از فائدہ نہین ہے۔

قسم نمبر (۴) یعنی ولایتی گوبھی کی کاشت کا طریقہ بھی مثل بند گوبھی کے ہے اسکا پوداطویل ہوتا ہے۔ اس کے تخم بھی اول چھڑکوان طریقہ پر بوے جاتے ہین اور پھر پنیری لگائی جاتی ہے۔ اسکی جڑونپر بھی مٹّی چڑہاتے رہنا چاہیئے تاکہ درخت گر نہ جاوین۔ جڑون کے قریب جو پتّے مرجھا جاوین یا خشک ہوجاوین اونکو فوراً نلائی کرکے نکالدینا چاہیئے۔

روگ پانی کی کثرت سب سے بڑا روگ ہے۔ اور کل اقسام گوبھی کے لئے شدت بارش کا نقصان مُسلّم ہے بعض کیڑے بند گوبھی یعنی قسم نمبر (۱) پر حملہ آور ہوتے ہین جب کبھی وہ نظر آوین فوراً اونکو ہلاک کردینا چاہیئے۔

قسم نمبر (۳) یعنی پھول گوبھی کو مختلف قسم کے کیڑے نقصان پہنچاتے ہین جب وہ ظاہر ہونے لگین تو اوسی وقت پودون پر راکھہ چھڑکنا چاہیئے۔ یا فی نائل جو ایک انگریزی دوا ہے بہت سے پانی مین ملا کر فوارہ کے ذریعہ سے درختون پر پہنچائی جاے۔ ایک چمچہ فی نائل ایک گھڑے پانی کے لئے بالکل کافی ہے۔ پھول بند ہوجانے کے بعد کیڑونکا اندیشہ کم ہوجاتا ہے۔ باقی اقسام کو روگ بہت کم ہوتا ہے اگر ہوتا ہے تو وہی علاج مفید ہے جو کہ آخر مین بیان کیا گیا۔

آب پاشی پودے لگانے کے وقت اگر جھڑی نہ ہے تو فی الفور فوارہ کے ذریعہ سے پانی پہنچانا چاہیئے۔ اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ وار پانی دینا چاہیئے تمام اقسام کے لئے آب پاشی کا ایک طریقہ ہے گوبھی کا درخت بہت نازک درخت ہے اوسکی نگہداشت اچھی نہ ہونے کی حالت مین بار کو بہت جلد نقصان پہنچتا ہے آب رسانی کے لئے جو مدت اوپر بیان ہوئی وہ عادت اور اعتدال کے لحاظ سے ہے۔ اگر دہوپ بہت سخت ہو اور زمین زیادہ خشک نظر آوے

تو ہفتہ مین دو بار بھی پانی دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال قوّت امتیازی سے بھی کام لینا چاہیئے۔

نتیجہ کاشت گوبھی کی تمام اقسام قیمتی ہین خصوصاً پھول گوبھی تو زیادہ قیمت سے بکتی ہے۔ عمدہ پھول ایک روپیہ تک بھی فروخت ہوتا ہے اور ہاتھون ہاتھ بکجاتا ہے۔ ہر ایک درخت سے ایک پھول یا ایک گانٹھہ حاصل ہوتی ہے

عام حالت **شلجم**۔ شلجم کی کیفیت ماہ شہریور کی ترکاریون مین بہراک مفصل بیان ہو چکی ہے۔ لیکن بدین وجہ کہ شلجم کے ولایتی تخم ۲۵ ماہ مہر سے آخر دے تک بوے جاتے ہین۔ اس موقعپر بھی شلجم کا نام لکھا گیا اسکے متعلق چند چیزین بطور نوٹ کے بیان کی جاتی ہین۔ چند قسم کے ولایتی شلجم کے تخم محکمہ زراعت مغربی شمالی و اودھ سے گورنمنٹ بوٹانیکل گارڈن لکھنؤ مین تجربہ کے غرض سے بھیجے گئے تھے۔ دو سال برابر تجربہ کیا گیا۔ ایک ایکڑ کے آٹھوین حصے زمین مین ہر ایک قسم کا ولایتی شلجم بویا گیا۔ سال گزشتہ مین دو قسمون کا

بیج اچھی طرح نہین جما اور جو پیداوار بقیہ قسمون سی ہوئی وُہ درج ذیل ہے۔

(۱) امپیریل گرین ۲۷۲ من فی ایکر (۲) النفٹ شوید ۲۵۶ من فی ایکر

(۳) پامورہ برین ہوائٹ گلو ۱۶۰ من فی ایکر (۴) رٹوفلیٹ اسٹون ۱۲۰ من فی ایکر

نمبر (۳) سب سی پہلے پختہ ہوا اور اوس کی پتیان اور اقسام کے شلجمون سے بڑی تہین۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ بوٹانیکل گارڈن لکھنو کا یہ خیال ہی چونکہ فصل نمبر (۳) عرصہ کرکے کھودی گئی اس لئے اوس کے وزن مین کمی ہوئی۔ گرمی شروع ہوتے ہی شلجم کی باڑہ موقوف ہوجاتی ہی اور اسی لئے فروردی مطابق (فبروری) کے بعد اس کی فصل کو ٹھرار کہنے سی کوئی فائدہ نہین ہے۔ دونون سالون کے تجربہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان مین چارہ کی غرض سے شلجم کی کاشت مفید نہین ہے۔ انگلستان مین ان شلجمونکی کاشت خاص کر جاڑونمین کھانے کی غرض سے کی جاتی ہی اور اس لئے گڑہون مین پتہیون کو جمع رکہتے ہین۔

ہندوستان مین گرمی کے ایام مین انکا جمع کرنا غیر ممکن ہے۔ اسمین بہی شبہ ہے
کہ ولایتی شلجم مویشیون کے لئے اچھا چارہ ہریا نہین۔ لکھنؤ کے باغ مین بیلونکو
کھلانے سے دست آنے لگے۔ (مفید المزارعین)

تعریف ۱۹ **مارچوبا**۔ یہ ایک ولایتی ترکاری ہے۔ یورپین
اسکو نہایت رغبت سے استعمال کرتے ہین۔ دیسی لوگ اسکو کم کہاتے ہین
اس کی کونپلون کی ترکاری بہت لذیذ ہوتی ہے جس سے کونلی پتّیان
مراد ہین۔ اہل ہند کو ابھی اس کا مزا نہین لگا ہے ورنہ اسکی پتّیان
مغلئی طریقہ پر گوشت کے ساتہ پکانے سے کچہہ کم ذائقہ دار نہین
ہوتین۔ سرد تر اور زود ہضم ہے۔ تجربہ کارون کا یہ خیال ہے کہ
اس ترکاری کا ذائقہ ہندوستان مین بہ نسبت ولایت کے بہت
کم ہے۔ یہان اوس کی پتیان کمزور بہی اور پتلی بہی ہوتی ہین۔

وقت کاشت ۲۵ جہر سے آخر دی تک اسکی کاشت ہوسکتی ہے

طریقۂ کاشت ۔ ۵ گز لمبی قطارون کے لئے ۴ اونس تخم کافی خیال کیا گیا ہے ۔ طاقتور اور ریتلی زمین مین اسکو بونا چاہیئے ۔ ریت کا جزو معتدل ہونا چاہیئے ۔ اس کے تخم بھی مثل گوبھی کے ایک کیاری مین چھٹرکوان طریقہ پر بوے جاتے ہین اور پھر پنیری لگائی جاتی ہے جب درختونکا طول ایک فوٹ کا ہوجاتا ہی تو اوسوقت کیاریون مین قطارین لگائی جاتی ہین ۔ ایک قطار کا فاصلہ دوسری قطار سے ۱۶ انچ سے کم نہ ہونا چاہیئے ۔ اور ہر ایک پودے کا فاصلہ باہم ایک فوٹ جس کیاری مین یہ قطارین قایم کی جاوین اوسکو بہت گہری کھدائی سے نرم کرنا چاہیئے اور مجموعہ کھاد اچھی طرح اوسمین ملا کر دس بارہ روز کا وقفہ دینا چاہیئے تاکہ کھاد کی حِدّت باقی نرہے اور مٹی کے ساتہ اچھی طرح ملجاوے ۔ پنیری کو قطارون مین قائم کرتے وقت زیادہ احتیاط اس بات کی کیجاوے کہ جڑین نہ توٹین ۔ پودا چوڑے اور گہری

سوراخ مین جمایا جاوے تاکہ جڑون کو کوئی صدمہ نہ پہنچے اور اچھی طرح
سے پھیل سکین۔ پنیری کو قطارون مین قائم کر دینے کے بعد آبپاشی
کے وقت پرانی کھاد اون کی جڑون مین پہنچائی جاوے تاکہ طاقت
اور قوّت کے ساتھ وہ بڑہنے لگین۔ یہ درخت چھہ سال تک قائم
رہتے ہین۔ ہر سال بہمن و اسفندار کے مہینہ مین کیاریون کی
کھدائی کرکے پرانی کھاد دیجایا کرے تو کافی ہے۔ کھاد دینے کے بعد
فوراً آب پاشی ہونی چاہیئے اور خودرو بھاجیون اور ناکارہ
گھانس سے ہمیشہ کیاریونکو پاک وصاف رکھنا چاہیئے۔

روگ اس کو کسی روگ کا ڈر نہین ہر بعض وقت تو وہ کم طاقت
ہو جاتا ہے کھاد دینے سے سنبھل جاتا ہے۔

آب پاشی خشک موسم مین ہفتہ مین ایک مرتبہ پانی دیا جاوے
گرمیون مین بشرط ضرورت دو دفعہ بھی۔

نتیجۂ کاشت اردی بہشت مین ترکاری حاصل ہوتی ہے۔ مغلئی بازارون اور
منڈیون مین بے قدری کے ساتہ مثل سادہ انبارٹے کے فروخت ہوتی ہے
انگریزی مارکٹون مین البتہ اوسکے خریدار موجود رہتے ہین۔

تعریف ۲۰ **مولی**۔ مولی نہایت عمدہ ترکاری ہے۔ ولایت مین
مولی مختلف اقسام کی ہوتی ہے اور وہ تمام اقسام ہند مین بوئی جاتی ہین جو لائی
مولی رنگدار ہوتی ہے۔ مولی کا اچار بہی بنایا جاتا ہے اور بطور ترکاری بہی کسی قسم
سے اوسکا استعمال ہوتا ہے۔ یونانی اطبّا مولیکے عرق کو بعض ادویات مین شامل
کرتے ہین۔ گرم خشک۔ دافع ریاح۔ ہاضم۔ اور خود دیر ہضم ہے۔ بڑی مولیان
مولشیونکو بہی کھلاتے ہین اور چہوٹی مولیان کچی بہی کہائی جاتی ہین سنگرے
بہی مولی ہی سے پیدا ہوتی ہین اور ترکاری کے کام مین لائے جاتے ہین۔

وقت کاشت ۱ مہر سے ۲۹ اسفندار تک مولی کی کاشت کی جاتی ہے
ہمارے ملک مین ہر ایک مہینہ مین مولی دستیاب ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے

کہ باغچون مین بلالحاظ وقت اور موسم اوس کو بوتے ہین۔

طریقہ کاشت | مولیون کی کاشت دونون طریقون سے کی جاتی ہے۔ یعنے چھڑکوان طریقہ پر۔ یا پنیری لگاکر۔ ایک درخت کا فاصلہ دوسرے درخت کے ساتھ ۸ انچہ سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ اگر قطارون مین لگانا مقصود ہو تو ہر ایک قطار کے درمیان ۹ انچہ کا فاصلہ کافی ہے۔ قطارون کے طریقہ مین دو پودونکا باہمی فاصلہ ۶ انچہ بھی کافی سمجھا جاتا ہے۔ ولایتی تخم بونے کے بعد اگر احتیاط کے ساتھ عمدہ پودون سے تخم حاصل کئے جاوین تو وہ باعتبار خواص بعینہ ولایتی تخم کے سے ہونگے۔ مولیون کو اوکھاڑ کر اور اونکے نیچے کے پتلے سرے کو کاٹکر بودینے سے تہوڑے دنون مین تازہ پتیان نکل کر اونمین سے بہت سی شاخین نکل آتی ہین جن مین سفید پہول آتا ہے اور سنگریان لگنا شروع ہو جاتی ہین۔ پچاس گز لانبی قطار کے لئے ۳ اونس تخم بالکل کافی ہوتے ہین۔ بعض تجربہ کار کاشتکارون کا خیال ہے کہ ہندستان مین

مولی پہاڑون پربھی سولہ ہزار فیٹ کی بلندی تک ہوتی ہے۔

ہمارے ملک کے حصۂ تلنگانہ اور مرہٹواری مین مولی بونے کا طریقہ قریب قریب یکسان ہے۔ کاشتکار اپنے مرچ کے کھیتون کے کنارے مولی کا تخم گاڑ دیتے ہین۔ اور کبھی چھڑ کوان طریقہ پر بوتے ہین۔ پودے نکل آنے پر کیاریون اور قطارون مین چار انچ کے فاصلہ سے لگا دیتے ہین۔

مولی کے کھیت کی زمین ہمیشہ نرم رہنا چاہیئے ورنہ مولی کو ترقی نہ ہوگی۔

روگ | مولی کا روگ صرف زمین کی سختی اور عدم نگہداشت ہے کیڑے مکوڑے اوس کو ضائع نہین کرتے۔

آب پاشی | مولی زیادہ آب پاشی کی محتاج ہے ہفتہ مین دو چار دفعہ بقدر ضرورت پانی دینا چاہیئے۔ پانی کم دینے سے بہت جلد اسکے درخت ضائع ہو جاتے ہین۔

نتیجۂ کاشت ہمارے ملک مین مولی کا درخت ایک مہینہ مین تیّار ہو جاتا ہی کثرت سی بکتی ہے۔ اور بہت ارزان ترکاری ہی غیر موسم مین البتہ کسی قدر گران ہو جاتی ہی۔ ایک بیگہ مین ۱۲ اسیر تخم سے اعلیٰ درجہ مین ۵عہ اور اوسط درجہ مین لےر اور ادنی درجہ مین للعہ آمدنی کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تعریف **۲۱ گاجر**۔ گاجر ایک بہترین قسم ہے ترکاری کی ہندوستان مین گاجر کا استعمال متعدد ترکیبون سے ہوتا ہے۔ کچّی بھی کھاتے ہین۔ مربّا بھی بناتے ہین۔ ترکاری بھی پکاتے ہین آبی اچار کے کام مین لاتے ہین۔ حلوا بناتے ہین۔ گھوڑونکو کھلاتے ہین کدوکش کے ذریعہ سے اوس کے لچھے نکالتے ہین۔ گاجر کا عرق مختلف ادویات یونانی مین استعمال کیا جاتا ہے۔ گرم تر۔ سرد تر مصفی خون۔ مقوی معدہ و قلب و دماغ۔ مُبہی۔ مُزیّد منی و مدرّ ہے یورپ کے اکثر مقامات اور وسط ایشیا سے تا بہ کشمیر سلسلہ کوہ

ہمالیہ مین خودرو گاجر بکثرت پائی جاتی ہے۔ اہل یورپ اس کی کاشت اس غرض سے کرتے ہین کہ ملائم اور شاداب جڑ حاصل ہو۔ برخلاف اوس کے ہند مین کاشتکارون کا مقصد صرف موٹائی سے ہوتا ہے اس درخت کی جڑ کو گاجر کہتے ہین۔ اور پتّون کو گجرایا ساگ۔ گاجر انسانون اور جانورون کے لئے بہت مقوی غذا ہے۔ ممالک مغربی شمالی و اودہ کے دیہات کے غریب غربا جاڑون مین خصوصاً جب کہ غلہ بہت گران ہو بالکل اسی پر اپنی زندگی بسر کرتے ہین۔ اور متوسّط الحال اور متموّل لوگ بھی اس کو خواہش سے استعمال کرتے ہین اس کا تخم مُدِر بَول ہے۔ کچّی گاجر خصوصاً زود ہضم ہے۔ سنہ ۱۸۶۹ع کی خشک سالی مین روہیلکھنڈ کے کاشتکار گاجر کی بدولت جانبر ہوے۔ یہ بات مانی ہوئی ہے کہ گاجر کی کاشت نہایت چھوٹے رقبہ مین بھی کی جاوے تو بہت بڑی مقدار غذا کی حاصل ہوتی ہے

یہ مشہور مقولہ ہے کہ گاجر کا استعمال کسیقدر اناج کے ساتہ او بال کر کیا جاوے تو انسان کی تندرستی مین فرق نہین آنے پاتا۔ اس کی سب پیداوار کاشتکار کے پیٹ مین جاتی ہے کیونکہ مہاجن نہ تو اس کو خریدین گے اور نہ رکھہ سکین گے۔ گاجر باعتبار رنگ کئی قسم کی ہوتی ہے۔ سفید۔ اودی۔ اور زرد اور لال پہلی قسم کا رنگ سفید یا سبزی مائل سفید ہوتا ہے۔ اور دوسری ہلکے اودے رنگ سے سیاہی مائل گہری اودی ہوتی ہے۔ قد کے لحاظ سے گاجر کی دو قسم ہوتی ہین لمبی گاؤدم یا گول اور ٹھگی۔ ممالک یورپ کے بیج سے بہت عمدہ فصل گاجر کی یہان بھی ہوسکتی ہے۔ ملک بلجیم کی سفید گاجر بہت عمدہ تصوّر کی جاتی ہے۔

وقت کاشت ۸ ر مہر سے ۲۶ ر دی تک اس کی کاشت ہوسکتی ہے۔ دکن کے تجربہ کار مزارعین اس کو ۲۵ آبان سے ۲۳ آذر تک بوتے ہین۔

بعض تجربہ کارون نے یہ صراحت کردی ہے کہ دیسی تخم کے بونے کا خاص وقت مہر و آبان ہے ۔ اور ولایتی تخم کے بونے کا وقت ماہ آذر ۔

کانپور فارم کے تجربہ نے یہ رائے قائم کی ہے کہ باعتبار موسم اور آب و ہوا کے مختلف اضلاع مین زمانہ کاشت مین کسیقدر اختلاف ضروری ہے اور عام طور پر اس کی کاشت کا زمانہ وہی تسلیم کیا گیا ہے جو اوپر بیان ہوا خشک سال کے موسم مین دی ۔ اور بہمن مین بھی اس کو بو سکتے ہین اسکا بیج سردی مین کم [illegible] ہے ۔

طریقہ کاشت | گاجر ہر قسم کی زمین پر ہو سکتی ہے ۔ مگر اس کے لئے نرم دومٹ مٹیان بہت مناسب ہے ۔ دکن کے ملک تلنگانہ کے کاشتکار اس کو ہلکی ریتلی زمین مین بوتے ہین ۔ سخت اور چکنی زمین اس فصل کے لئے بالکل غیر موزون ہے ایسی زمینون مین بھی گاجر کی فصل ہوتی ہے بشرطیکہ مینڈ وغیرہ اوس کی کاشت کی جاوے ۔ کھاد کی ضرورت جملہ اقسام کے پودون کو ہوتی ہے ۔

گاجر کی عمدہ پیداوار بغیر کہاد کے نہین ہوتی معمولی گوبر کی کھاد اوسطاً ..امن فی بیگہ پختہ کے حساب سے ضرور ڈالنا چاہیئے۔ ہڈی کا چورہ بہی اس کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر ایک ایک مٹھی ہڈی کا چورہ گاجر کے پودے کی جڑ پر ڈال کر مٹی چڑہا دی جاوے تو گاجر کی پیداوار بہی زیادہ ہوگی اور گاجر ملائم اور رسیلی بہی ہون گی ایک خاص تجربہ مین جو گورنمنٹ فارم کانپور مین کیا گیا تہا بحساب دو سو من فی ایکڑ گوبر کی کہاد دیگئی تہی جس کا نتیجہ بہت مفید ثابت ہوا۔ گاجر کی فصل کے لئے نباتی غذائی مادہ کا زمین مین ہونا نہایت ضروری ہے۔ کہیت کی سطح پر ۴۔ ۵ انچہ اونچے سڑے ہوے کوڑہ کرکٹ کی کھاد ڈال کر ۸ انچہ گہری جوتائی کر دینا کافی ہوتا ہے۔ کہاد کی ہر جگہ برابر اوس گہرائی تک جیسے جوتائی کی گئی ہے پہنچ جانے کی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہاد کے برابر پہنچانیکا یہ منشا ہے کہ زمین کی قوت یکسان ہر مقام پر ہو۔ اگر مٹی زور دار

اور بھربھری ہوگی اور سطح کے نیچے کمزور اور چمڑی مٹی ہوگی تو گاجر بعوض
نیچے جانے کے اوس مین اوپر کلّے پھوٹ نکلین گے اور شاخین ہوجائینگی
جس سے بہت نقصان ہوگا - کہیت کی مٹی جس قدر گہری و باریک
اور ملائم ہوگی اوسی قدر جڑ زیادہ بڑہے گی اور پیداوار زیادہ ہوگی -
جب مٹّی تیار کرلی جاے اور خوب باریک ہوجانے اور ہیٹیلہ چلاکر
ہموار کرلی جاے تو چھہ چھہ آٹھہ فیٹ کی کیاریان بنائی جائین تاکہ
مناسب طریقہ سے اوسمین آپ پاشی ہوسکے - جس مین ایک ایک
انچھہ گہرا سوراخ اونگلی یا نوک دار لکڑی سے - بڑی قسم گاجر کے
لئے ۱۲ انچھہ کا فاصلہ دیکر اور چھوٹی قسم کے واسطے ۸ انچھہ کا
فاصلہ دیکر قطارین بنانا چاہیئے اور انہین سوراخون مین بیج
برابر بو دینا چاہیئے - اور بوکر ½ انچھہ مٹّی سے سوراخ ڈہکدینا
چاہیئے - اگر مٹّی سوکہی ہو تو بوکر فوراً پانی سے ترکر دینا چاہیئے

لیکن اگر نم ہو تو پودون کے نکل آنے تک پانی دینے کی ضرورت نہین۔

اگر کہیت کی مٹی سخت اور چکنی ہو تو بجاے مسطح کیاریون کے مینڈونپر گاجر کا بونا اچہا ہے۔ بڑی قسم کی گاجر کی مینڈ دیڑہ فوٹ کے فصل سے۔ اور چہوٹی قسم کے لئے ایک فوٹ پر تیار کرنی چاہیئے۔ مینڈ کے وسط مین اوپر کی جانب قطارون مین کاشت کرنا چاہیئے۔ ایک پودے سے دوسرے پودے کا فاصلہ بڑی قسم کے لئے ۶ انچہ کا۔ اور چہوٹی قسم کے لئے چار انچہ کا کافی ہے۔ بعض تجربہ کارون نے اس سے بہی زیادہ فاصلہ کو مناسب خیال کیا ہے۔ لیکن وسعت مقام کے لحاظ سے عمل ہونا چاہیئے۔ بعض کاشتکار چہڑکوان طریقہ پر بہی بوتے ہین۔ لیکن قطارون مین بونا بہتر ثابت ہوا ہے۔ قطارون کی کاشت کے لئے ایک بیگہ مین ایک سیر سے دو سیر تک کا اندازہ کافی خیال کیا گیا ہے۔ صاف شدہ تخم کا بونا مفید ثابت ہوا ہے۔ پودے

نکل آنے کے بعد جب اونکا قد ۳ انچہہ کا ہو جاوے تو اونکی نلائی ضرور ہے جس کے بعد پودون کی جڑون پر مٹی چڑہانا چاہیئے ۔ کیاریون کو گہانس وغیرہ سے پاک وصاف رکہنا چاہیئے ۔

گورنمنٹ فارم واقع کانپور کے تجربہ مین مینڈون کا طریقہ تمام طریقون سے بہت مفید ثابت ہوا یعنی ایک ایک فوٹ کے فاصلہ پر پانچ پانچ انچہہ اونچی مینڈین بنا کر گاجر کی کاشت کی گئی اور اوس مین بہا محنت اور خرچ کی بہت بچت رہی ۔

روگ گاجر کی فصل کو کوئی روگ نہین ہوتا ۔ دکن کے کاشتکارونکا خیال ہے کہ مارگیسر کے مہینہ مین گاجر کی فصل کو تاکہ اور ناؤ کا روگ ہوتا ہے اور فصل کو خراب کرتا ہے ۔ لیکن ممالک مغربی وشمالی کے کاشتکار اوس کے مخالف ہین ۔

آب پاشی خشک موسم مین عموماً ہفتہ مین ایک مرتبہ پانی دینا کافی ہے

زمین خشک ہونے کی حالت مین جو آبپاشی مجّرد بُونے کے کی جاتی ہے اُو مین بڑی ہی احتیاط درکار ہے کیاریون کو اس قدر نہ بہردین کہ پانی بیج تک پہنچ جاے۔ جب پودے زمین سے کچہہ اونچے ہو جائین تو پانی آسانی کے ساتہ دیا جاسکتا ہے۔ گاجر کی فصل پانی کی زیادہ خواہان نہین ہے۔

نتیجۂ کاشت گاجر کی فصل دو سے ڈہائی مہینون تک تیار ہوجاتی ہے یہ کچہہ ضرور نہین کہ سارا کہیت ایک ہی دفعہ مین کہود لیا جاوے تیاری کے بعد اور بہی پندرہ روز کہیت مین رہ سکتی ہے اور اس عرصہ مین تہوڑی تہوڑی کہود لی جاے تو بہی پیداوار خراب نہ ہوگی۔ گاجر کو کہود کر احتیاط کے ساتہ رکہین تو چار مہینون تک خراب نہین ہوتی۔ عمدہ فصل کی گاجر ڈیڑہ فوٹ کی لانبی بہی پائی گئی ہے۔ گاجر کی پیداوار ۱۰۰ من فی بیگہ تک ہوسکتی ہے اوسط پیداوار ۲۰ سے ۳۰ من فی بیگہ تک پائی گئی ہے۔

خشک سالی مین - اور جو بیج دیر کر کے بویا گیا ہو اوس کی پیداوار مین ضرور کمی ہوتی ہے - مگر ایسی تکلیف کے وقت مین گاجر غربا کے لیئے اور مویشیون کے واسطے بمنزلہ نعمت کے ہوتی ہے - اور اس طرح کمی پیداوار کا معاوضہ ہو جاتا ہے - بعض قطعات مین امتحاناً گاجر کی کاشت کی گئی ہے - فی ایکڑ ۴۰۰ من تک پیداوار ہوئی - دیسی تخم کے مقابلہ مین ولایتی تخم کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے - اور یہ تسلیم کیا ہوا نتیجہ ہے کہ جس کھیت مین کھاد دیگئی تھی اوس کی پیداوار بہ نسبت اوس کھیت کے جس مین کھاد نہین دی گئی بہت زیادہ اور موٹی ہوئی - علی ہذا امتحان سے ثابت ہوا ہے کہ صاف کئے ہوے تخم کی پیداوار ناصاف تخم کی پیداوار سے بہتر اور زائد تھی اقسام کے لحاظ سے زرد گاجر کی پیداوار بہ نسبت سفید کے - اور سفید بہ نسبت سرخ کے زیادہ حاصل ہوئی - جس کھیت مین گاجر کی کاشت گھنی ہوتی ہے اوس کی گاجرین پتلی پیدا ہوتی ہین -

آبان ماہ آلہی

تعریف ۲۲ آلو۔ ایک بہترین ترکاری ہے۔ آلو مختلف قسم کے ہوتے ہین۔ (۱) فرخ آبادی اسکو مدراسی آلو بھی کہتے ہین اِن دونون کا رنگ سفید ہوتا ہے (۲) نینی تال کا آلو جس کا رنگ لال ہوتا ہے (۳) پہاڑی آلو۔ اہل ہند اس کو مختلف طریقوںپر استعمال کرتے ہین۔ پکاکر۔ اوبال کر۔ بھون کر۔ کہاتے ہین۔ خشک مچھلی اور گوشت کے ساتہ اس کا سالن بہت ذائقہ دار ہوتا ہے۔ املی کی ترشی کے ساتہ بھی اسکی کڑھی بنائی جاتی ہے۔ سنبوسون اور کچوریون مین بھی بھرے جاتے ہین قورمہ کے طریقہ پر پکایا جاتا ہے۔ شب دیگ بھی بنتی ہے۔ دودہ مین اوبالکر شیرین کھیر بھی اسکی بنائی جاتی ہے۔ کوفتون کے طریقہ پر اسکو تلتے بھی ہین بھرتہ خشک بے شوربا اسکا بہت ہی چٹ پٹا مشہور ہے۔ انگریزی باورچی اس کو مختلف صورت اور مختلف اشکال سے کام مین لاتے ہین۔ علی العموم

اوبال کر نمک مرچ کے ساتہ کھانا تو غربا کی معمولی بات ہے آیرلنڈ کی باشندگی
خوراک کا جزو اعظم تو صرف آلو ہے۔ یورپ مین صدہا قسم کے آلو پیدا ہوتے
ہین۔ اور ذائقہ اور رنگ اور قدو قامت مین ایک دوسرے سے کسی قدر
مختلف ہوتے ہین محققین یورپ نے آلو کے دوسو قسم بیان کئے ہین۔
بقول یونانیون کے۔ آلو۔ گرم خشک مفید مثانہ۔ مقوی مثانہ۔ مُغلّظ معدہ
بُہہی۔ مزید و مُغلّظ منی۔ نفّاخ۔ قابض دیر ہضم ہے۔ تمام ڈاکٹرون کا
اتفاق ہے کہ آلو مین پرورش کا مادّہ ایک معقول حد تک موجود ہے۔
آلو کی ترکاری مین ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ عرصہ تک محفوظ رہسکتی ہے۔
آلو ہر ایک موسم مین مل سکتے ہین جب کہ اور ترکاری نہ مل سکتی ہو۔

وقت کاشت آلو کی کاشت آخر اساڑہ سے اگہن تک ہوسکتی ہے
پروفیسر این کی رائے مجہکو بہت پسند ہے وہ لکہتے ہین کہ زراعت کے معاملہ مین
کاشتکار کو بہت سوچ سمجہہ کر اور اپنی عقل سے کام لے کر کام کرنا چاہئیے

مختلف ملکون کے لحاظ سے کاشت کے اوقات مین ہر جگہ کسی قدر فرق ہونا ممکن ہے۔ جو وقت میدانون کی کاشت کا ہے وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔ یہ بہی معلوم ہوا کہ آلو کی کاشت فصل خریف کے بعد ہوتی ہی پس اب اس کی کاشت کے لئے ٹہیک وقت کا مقرر کرنا کاشتکار کا کام ہے پروفیسر صاحب مذکور لکہتے ہین کہ متعدد کیاریون مین کاشت کرواور ایک دم کاشت نہ کرو بلکہ ایک کے بعد دوسری کیاری دوسری کے بعد تیسری کیاری۔ علی ہذا بتدریج تہوڑے تہوڑے فرق سے ہر ایک کیاری کی کاشت کو ختم کرو۔ اور نتیجہ کے لحاظ سے معلوم کرو کہ مقامی لحاظ سے کونسا وقت بہترین اوقات ہی۔ میری رای مین بلحاظ موسم حیدرآباد آخر دی مین کاشت کا مناسب وقت ہے۔

طریقہ کاشت آلو کی کاشت ہر ایک قسم کی زمین مین ہو سکتی ہے بشرطیکہ درستی کی جاے۔ لیکن موزونیت کے اعتبار سے زمین مناسب

بہت زیادہ مناسب ہے۔ سخت اور چکنی زمین کو آلو کی کاشت کے لئے نامناسب خیال کیا جاتا ہے۔ نرم اور ریتلی زمین آلو کے لئے سخت زمین پانی کو آسانی کے ساتھ جذب نہیں کر سکتی۔ اور روشنی اور گرمی بھی بخوبی داخل نہیں ہو سکتی ہے برخلاف نرم زمین کے جس میں سے بخارات باسانی خارج ہو سکتے ہیں۔ جو پودے آنکھہ سے پیدا ہوتے ہیں اون کے لئے تری کا دیر تک جذب رہنا مضرت بخش ہوتا ہی۔ سخت زمین میں تری دیر تک رہتی ہی۔ فصل خریف کاٹی ہوئی زمین میں آلو ہو سکتا ہی۔ کاشت کے لئے سب سے پہلے زمین کا درست کرنا ہے جس قدر اہتمام اسمین کیا جاویگا اوس قدر عمدہ اثر فصل پر ہوتا ہی۔ بلند اور ڈھلوان زمین آلو کی کاشت کے لئے زیادہ موزون ہے۔ نیز وہ کشادہ مقام پر واقع ہونا چاہیئے تاکہ وہ سایہ دار نہ رہے۔ روشنی کا گزر اچھی طرح پر ہونا چاہیئے حتی الوسع جس قدر زیادہ جوتائی ہو سکے اوسی قدر مناسب ہے۔ ہندوستان کے کانپور فارم میں جس قدر

تجربہ آلو کی کاشت کا ہوا ہے اوس کی جوتائی چھہ دفعہ سے کم نہین ہونی
یعنی ۳ مرتبہ معمولی جوتائی۔ اور ۳ مرتبہ گہری جوتائی۔
ممالک مغربی وشمالی کے کاشتکارون نے (وسط جولائی) (وسط شہر یور) سے
جوتائی کا آغاز کیا ہے۔ کسی طرح پر ۱۰ انچہ سے کم گہری جوتائی نہ ہونا چاہیئے
جوتائی کے بعد کہاد کا درجہ ہے۔ مجموعہ کھاد جو نہایت بوسیدہ ہو آلو کی
فصل کے لئے مفید ہے کھاد کم یا خراب قسم کی ہونے سے پیداوار ضرور
کمزور ہوگی بعض تجربہ کارون نے میلے کی کہاد کا اندازہ فی ایکڑ ۴۰۰ من
کیا ہے۔ ممالک مغربی وشمالی مین اس کے متعلق جو آزمائش جاری ہے اوس مین
ایک دفعہ نیٹروجن بحساب ۲۵۰ پونڈ فی ایکڑ میلہ کی کہاد کی صورت مین دینی
تجویز کی گئی مگر چونکہ وقت پر میلہ کی تحلیل کیمیائی نہین ہو سکی اس وجہ سے
۴۰۰ سو من فی ایکڑ کے حساب سے ناگزیر میلہ کی کہاد دینی پڑی۔ اور کہاد دو مرتبہ
ڈالی گئی ایک دفعہ ۲۶ اکٹوبر مطابق (۲۰ آذر ماہ الٰہی) کو۔ اور دوسری دفعہ

بونی کے ۵ دن کے بعد از نومبر مطابق (۶ ہرڈی) کو نتیجہ مفید ثابت ہوا۔ تجربہ سے
یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ جس قطعہ میں ۲۰۰ پونڈ نیٹروجن کھاد دیگئی اوس کی
پیداوار اوس قطعہ سے زیادہ تھی جس میں صرف ۱۰۰ پونڈ دیگئی تھی۔ کاہپو فارم
نے تجربہ سے یہ بات تحقیق کی ہے کہ جن قطعات مین کھاد دیگئی تھی اونکی پیداوار
بلا کھاد والے ٹکڑون کی اوسط پیداوار سے اس قدر زیادہ ہوئی کہ کافی طور پر
کھاد کی قیمت وصول ہوگئی۔ نیز یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ آلو کی فصل کے لئے
امونیم سوپر فاسفیٹ اور شورہ کی کھاد بمقابلہ شورہ اور ہڈی کی کھاد کے زیادہ
مفید ہوا اس لئے کہ سوپر فاسفیٹ بہت جلد محلول ہوجاتا ہے اگرچہ دکن کے
بعض محققین اور کاشتکارون نے فی بیگہ کھاد کا اندازہ چارسو سے آٹھ سو
من تک کیا ہے۔ مگر میری رائے اوس کے مخالف ہے۔ کھاد کی کثرت سے
آلو کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا پیداوار میلہ کی کھاد کا نمبر اول ہے
گوبر کی کھاد کا نمبر دوسرا ارنڈی کی کھلی کا نمبر تیسرا اور شورہ کا نمبر

سب سے آخر رہا۔ مگر ارنڈی کی کھلی والے ٹکڑے مین گرمی کی زیادتی کی وجہ سے تخم اچھی طرح نہ جما۔ استادہ فصل کر دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ارنڈی کی کھلی والے قطعہ کی پیداوار گوبر و میلہ والے قطعہ کی پیداوار سے عمدہ ہوگی کیون کہ اوس کے پودے زبردست اور سیاہی مائل تھے لیکن بدین وجہ کہ تخم اچھی طرح نہ جمنے کی وجہ سے پودے تھوڑے تھے پیداوار خلاف امید ہوئی۔ تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ارنڈی کی کھلی کی کھاد بہت قوی اور زمین مین بڑھنے والی ترکاری کو نا موافق ہے۔ پروفیسر این سی دلاوری کا مشہور مقولہ ہے کہ نئی کھاد سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے نئی کھاد کا دینا گویا کیڑونکو دعوت دینا ہے۔ پروفیسر ندکور کی یہ رائے ہے کہ ہڈی کی کھاد کو گوبر یا لید وغیرہ کی کھاد کے ساتھ ملا کر دینا چاہیئے۔ محض ہڈی کی کھاد سے بہت زیادہ فائدہ نہیں ہوتا اس کے بعد تخم ریزی کا درجہ ہے۔ بعضون کا خیال ہے کہ

بڑے آلوؤن کے ٹکڑے جن مین دو دو آنکھین ہون بو دینے چاہیئن
بعضون کی راے ہے کہ اوسط درجے کے آلو کو صرف دو دو ٹکڑے کرکے
بو دینا چاہیئے۔ بعض تجربہ کار اس کے مخالف ہین اونکی راے مین اوسط درجہ
کے آلو سالم بو دیئے جاوین۔ آخر الذکر راے سے اکثر کا اتفاق ہے۔
ممالک مغربی و شمالی و اودھ کا تجربہ بھی اسی سے اتفاق کرتا ہے۔ آلو کی فصل
جلد حاصل کرنیکے لئے کانپور فارم نے ایک نیا تجربہ حاصل کیا۔ بیج کو چھچلے
صندوقون مین بالو کے اندر اس طرح رکھا کہ کلّہ والا سمت اوپر کو رہا
اور ان صندوقون کو ایسی کمرہ مین قائم کیا جہان کسی قدر روشنی کم پہنچ سکتی تھی
اور ٹمپریچر یعنے حرارت ۵۰ درجہ سے ۶۰ درجہ تک۔ کھلی ہوئی آنکھون سے
طاقتدار اور مضبوط کلے بہت جلد پھوٹے۔ ایک مہینہ بالو کے اندر
رہنے کے بعد وہان سے اوٹھاکر زمین مین لگا دیا گیا جو قطع اونکی صندوقون
مین تھی وہی کھیت مین قائم کی گئی۔ آلو کا بیج کاٹا نہین گیا۔

متوازی کیاریون مین مُسلّم آلو جس کو روشنی نہین پہونچی تھی اوسکو سے منتخب کرکے اون کے پاس لگادیئے گئے جو بالو کے پاس نکلے تھے بیج کاٹ کر بھی اوسی وقت مین اور اوسی قسم کے بوئے گئے جون جون دن بڑھے۔ ترکیب اول والے پودے خوب رہے اور دونون لاٹ مُسلّم آلو کے اوس تخم سے جو کاٹ کر بوئے گئے کہین افضل رہے تیاری پر ثابت ہوا کہ بالو مین رکھ کر جو آلو پیدا کیا گیا تھا اوسکے آلو بہت اچھے اور دس فی صدی دوسرے طریقون سے زیادہ رہے۔ دوسرے سال کے تجربہ مین ایک نئی بات اور معلوم ہوئی کہ بالو مین رکھ کر کاشت کئے ہوئے آلو دوسرے طریقہ کی کاشت سے دس دن پہلے تیار ہو گئے۔ انڈین اگریکلچرسٹ کی رائے ہے کہ تین سیر سلفیٹ آف امونیا۔ اور تین سیر نائٹرٹ آف پوٹاس کو ۲۵ گیلن پانی مین حل کرکے اوس مین آلوون کو ۲۴ گھنٹہ تک ڈبوئے رکھنا چاہیئے۔ اور بعد ازآن اون کو کیاریون مین گاڑا جائے اور سوراخو مین

آلو گاڑنے سے پہلے ذرا سی کہاد ڈالدینی چاہیئے۔ بڑی اقسام کے آلو ہون تو اون کی قطارون کا باہمی فاصلہ ۳ فیٹ ہونا چاہیئے ورنہ دو فیٹ کافی ہے۔ کانپور فارم کے تجربہ نے ڈیڑہ فیٹ کا فاصلہ بہی کافی خیال کیا ہے۔ ایک تخم سے دوسرے تخم کا فاصلہ قسم اول کے لئے ۱۰ انچہ باقی اقسام کے لئے ۸ انچہ رکہنا چاہیئے ہرایک تخم کے لئے ۵ انچہ کا عمیق گڑہا مناسب ہے۔ پروفیسر این ایک ایک فوٹ کا فاصلہ مناسب خیال کرتے ہین۔ جیسے جیسے بیلین پہیلتی جائین اور معلوم ہو کہ آلو ترقی پذیر ہے۔ قطارونپر آہستگی کے ساتھ مٹی چڑہانا چاہیئے۔ متوسط قد کا آلو فی ایکڑ ۱۵ من بویا جاسکتا ہے کانپور فارم نے اپنے تجربہ مین فی ایکڑ مدراسی آلو کا تخم ۱۲ من ۱۵ سیر اور قسم دوم کا تخم فی ایکڑ ۱۵ من ۵ سیر۔ اور پہاڑی آلو کا تخم فی ایکڑ صرف ۹ من ۱۱ سیر مفید خیال کیا ہے۔ بیج بونے کے بعد پہاوڑے سے دونون طرف سے

مٹی اوٹھا کر قطار و نیز مینڈ بنا دینا چاہیئے۔ قسم اول ۸ سے ۱۰ دن۔ اور
قسم دوم ۱۵ سے ۲۰ دن۔ اور پہاڑی ۲۲ سے ۲۵ دن مین جمتا ہے۔
روگ | آلو کی زمین کو بہت زیادہ کھاد دینے سے بیماری پیدا ہوتی
ہے۔ یعنی زیادہ حدّت کی وجہ سے درخت جل جاتے ہین۔ آلو کی
نازک فصل کو پالا اور گرمی بہ نسبت ربیع کے دیگر فصلون مین زیادہ نقصان
رسان ہے۔ ممالک مغربی و شمالی و اَودہ کے تجربہ کارون کا خیال ہے
کہ سرخ آلو کو پالا اور دیگر روگون سے بھی بہ نسبت مدراسی سفید آلو کے
کم نقصان پہونچتا ہے۔ سردیان شدّت سے پڑنے کی حالت مین شب
مین ٹٹیون کے ذریعہ سے حفاظت کرنا چاہیئے۔ جب دیکھا جاے کہ
بیلین اعتدال سے زیادہ پھیلتی ہین تو اون کے سرے اسطرح نوچدین
کہ پودے کی نشو و نما مین فرق نہ پڑے۔ مگر فضول پھیلاو رُک جاے
پتّون کی افراط سے فصل کو نقصان پہونچتا ہے کیونکہ اونکی خوراک کا

بڑا حصہ پتّون کی نذر ہو جاتا ہے۔ بعض وقت کیڑون مکوڑون کا حملہ بھی ہوتا ہے۔ کیڑون کو چنوا کر ضائع کر دینا چاہیئے اور پودون پر تمباکو کا پانی یا ریٹھون کو اوبال کر اور پانی کو سرد کر کے چھڑکنا بہت مفید ہے جس سے کیڑے مکوڑے دور ہو جاتے ہین۔ اور بیلین آفات سے محفوظ رہتی ہین۔ دکن مین اسی علاج کا رواج ہے۔ ناکارے بیج کا بونا۔ چھوٹی جگہ مین زیادہ کاشت کرنا۔ یا خراب اور ناقص کھاد کا استعمال کرنا بھی نتیجہ کے اعتبار سے ایک قسم کا روگ ہے۔ اول و آخر الذکر مرض لاعلاج ہے۔ اور گھری کاشت کا علاج ہے تو یون ہو سکتا ہے کہ درمیانی پودے نکالدیئے جاوین۔ لیکن جو نقصان اس عمل سے پہلے ہو لیتا ہے اوسکی کوئی تلافی نہین ہو سکتی۔ پودون کی بیماری کے لیے پروفیسر این نے نیلے تھوتھے کا استعمال سیّال طریقہ پر مفید خیال کیا ہے۔ ۴ چھٹانک نیلے تھوتھے کے ساتھ بجھا ہوا چار چھٹانک چونہ اور ۵ گیلن پانی کا مکسچر بہت زیادہ بہتر سمجھا ہے۔

وہ کہتے ہین کہ اول چونے کو پانی مین ملا کر دو گھنٹہ تک رکھدو بعد ازان اسکو
چھان لو اور پھر نیلا تھوتھہ ملا دو۔ ایک فرانسیسی سائنس دان کاشتکار نے
نسخہ ذیل کو تجویز کیا ہے۔ بجھا ہوا چونہ ایک سیر۔ راب ایک سیر
نیلا تھوتہ ایک سیر۔ پانی ۳ گیلن۔ سے ایک گیلن پانی مین چونہ ملاؤ
اور کسی دوسرے برتن مین ایک گیلن پانی کے ساتہ ایک سیر راب
ملاؤ۔ اور ایک گیلن پانی تیسرے برتن مین ایک سیر نیلے تھوتیا ڈالو۔ اور پھر ان
سب کو آپس مین مخلوط کر کے چھان لو۔ اور استعمال کرو۔ کرم کشی کے
لئے ایک اور نسخہ مفید ہے جو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یعنی کپڑا دہونیکا صابون
پاؤبھر۔ اور کہولتا ہوا پانی ایک گیلن۔ اور مٹی کا تیل دو گیلن۔ صابون
کو گرم پانی مین ملا کر مٹی کا تیل ملاؤ اور ایک لکڑی سے اچھی طرح پر ہلاؤ اور
مین بعد دس پندرہ گیلن آب سرد اوسمین شریک کر کے استعمال کرو۔
دہوان یا دہوا نسہ بہی مفید ہوتا ہے اور یہ مرکب ہوتا ہی کاربن

اور ایلو بینا سے جو کرم کشی کے لئے نہایت مفید اثر رکھتا ہے۔ اور یہ کھاد
کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو دفعیہ کرم کے لئے بہتر ہوگا کہ کسی
موٹے کپڑے میں باندھ کر چھوڑا جاوے تاکہ پانی پر تیرتا رہے۔ جب سارا کھیت
کیڑوں سے بھر چکا ہو تو دہوائسے کی پوٹلی پانی کے بہاؤ پر رکھ دینا چاہیئے
یا فوارہ مین ڈالدینا چاہیئے تاکہ نمک وہ پانی مین ملکر کھیت مین پہیلجاے۔
آب پاشی | ایک مرتبہ بونی کے پہلے پانی دینا چاہیئے اور بونے کے دن
اگر اتفاقاً ترشح بارانی ہو تو پانی دینے کی ضرورت نہین ہے ورنہ پانی دینا
چاہیئے ـ موسم خشک ہونے کی حالت مین باعتبار ضرورت تیسرے
چوتھے یا ہفتہ مین ایک بار البتہ پانی دینے کی ضرورت ہوگی۔
جب وہ پختگی پر آوین یعنی اون کے پتّے زردی مائل ہون تب پانی
دینا کم کرین۔ اور جب پتّے بالکل مُرجھا جاوین تو پانی قطعاً موقوف کردینا
چاہیئے۔ کانپور فارم مین آزمایشی طریقہ پر جو کاشت ہوئی تھی اوس کو

ایک دفعہ بوائی کے قبل پانی دیا گیا تھا اور نو مرتبہ بوائی کے بعد۔ اور کسی آزمائشی فصل کو ۷ مرتبہ۔ اور کسیکو صرف ۵ مرتبہ پانی دینے کی ضرورت پڑی ۔ عام طور پر اس قدر معلوم رہنا چاہیئے کہ آلو کی فصل زیادہ آبپاشی کی طالب نہین ہے۔ موقع اور موسم کے لحاظ سے پانی دیا جانا چاہیئے۔ پانی کی کثرت البتہ فصل کے لئے ضرر رسان ہے۔ پروفیسر این کی رائے ہے کہ پودے نمودار ہونے سے قبل پانی دینا ضرور نہین لیکن اگر ۱۰ دن مین نہ اوگین تو ضرور ایک بار پانی دینا چاہیئے۔ زمین مین کافی تری کے آثار موجود ہون تو آبپاشی قطعاً ممنوع ہے۔ کیچڑ والا پانی یا گندہ اور غلیظ پانی ہمیشہ مضر ثابت ہوا ہے پودون کی پرورش کے لئے۔ ندی۔ نالون۔ نہرون۔ باؤلیون کا صاف پانی نہایت مفید ہے۔ آلو کی کاشت کے لئے کنوین کا پانی دیگر اقسام کے مقابل سب سے آخر درجہ رکھتا ہے۔

نتیجہ کاشت اکٹوبر یعنی ماہ آذر کے پہلے ہفتہ مین جو کاشت ہو چکی ہے

اوسکی کہدائی تیاری فصل کے بعد مارچ کے وسط تک ہوجانا چاہئیے یعنی اردی بہشت کے دوسرے ہفتہ تک تقریباً پانچ مہینہ کے بعد فصل تیار ہوتی ہے۔ جب آلو کھودے جاوین تو آہستگی سے کام کرنا چاہئیے۔ ورنہ آلو کی جلد بگڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اونہین دھلوا کر پہلے چار یا پانچ گہنٹہ ہوا مین پہیلا دینا چاہئیے تاکہ خشک ہو جاوین اور پہر کوٹھوں مین بھر دینا چاہئیے۔ اگر درجہ وار منتخب کرلئے جاوین تو زیادہ فائدہ بخش ہونگے۔ ملی جلی اقسام کے عمدہ دام نہین آتے۔ کانپور فارم کے تجربہ مین مدراسی آلو فی ایکڑ ۱۲۹۲۸ پونڈ پیدا ہوا۔ اور دیسی سرخ آلو ۱۱۷۷۲ پونڈ۔ اور پہاڑی آلو ۱۰۰۱۶ پونڈ۔ جہان مختلف اقسام کی کھاد مستعمل ہوئی یا بلا کھاد دیئے کے کاشت کی گئی اوس کا نتیجہ حسب ذیل ظاہر ہوا

(۱) بلا کھاد کے	کہیت سے	فی ایکڑ	۱۲۶۸۰	پونڈ
(۲) معمولی کہاد گوبر کی ۲۰۰ من	”	”	۱۷۸۷۴	”

(۳) میلے کی کھاد ۲۰۰ من کے کھیت سے فی ایکڑ ۱۸۹۶۵ پونڈ

(۴) ارنڈی کی کھلی ۱۲ من " " ۱۷۹۷۲ "

(۵) گلائی ہوئی ہڈی ۴ من اور شورہ ۴ من سے " ۱۴۶۶۸ "

نمبر(۱) کی قیمت ما لعہ ۵ ۳ر ۳مر حاصل ہوئی۔ نمبر(۲) کی ما لعہ ۵ ۲ر ۳مر۔

نمبر(۳) سے ما لعہ ۵ ۳ر ۶مر۔ نمبر(۴) سے ما لعہ ۵ ۲ر ۳مر۔

نمبر(۵) سے ما لعہ ۵ ۸ر ۲مر۔ کلکتہ کا اخبار انڈین اگریکلچرسٹ لکھتا ہے

کہ بحکم گورنمنٹ فرانس آلو کے تخم کی کاشت کی آزمایش کی گئی۔ ہر آزمایش میں

آلو کے بیج کی مقدار مساوی تھی۔

۵ ¼ چھٹانک کے وزن کا آلو مُسلّم بویا گیا جس کی پیداوار ½ ۱۷۴ سیر ہوئی۔

۲ ½ چھٹانک کے وزن کا آلو مُسلّم بویا گیا جس کی پیداوار ۵۳۸ سیر ہاتھ آئی

۲ ½ چھٹانک کے وزن کا آلو کاٹ کر بویا گیا جس کی پیداوار کا وزن ½ ۲۹۱ سیر ہوا

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سب سے زیادہ وزن کی پیداوار اوس قطعہ کی ہوئی

جس مین سب سے زیادہ بڑا اور مسلم آلو بویا گیا تھا دوسرا درجہ دوسری درجے کے مسلم آلو کا تھا اور جس مین ٹکڑے بوئے گئے اوس کی پیداوار کا درجہ سب سے کم تھا مشہور کاشتکار مسٹر رایٹ کی یہ راے ہے کہ اگر باقاعدہ طور پر زراعت کی جاے تو ایک بیگہ مین ۲۰۰ من تک عمدہ آلو پیدا ہو سکتے ہین جن کی قیمت کم سے کم تین سو روپیہ ہوتی ہے اور مصارف کا اندازہ تقریباً فی بیگہ للعہ کیا گیا ہے تجربہ کاران کانپور فارم کی مستقل راے ہے کہ وہ لوگ جو آلو کو بحفاظت رکھنا چاہتے ہین اون کے واسطے نہایت ضروری ہے امر ہے کہ امور ذیل پر پورا لحاظ رکھین۔ جب یہ مقصود ہو کہ آلو کھودا جاوے تو یہ دیکھہ لینا لازمی ہوگا کہ ابر تو نہین ہے۔ ہوا مرطوب یا بہت زیادہ خشک تو نہین ہے۔ آلو کے کھودنے مین یہ ضرور ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ اوس کی جلد کو کوئی نقصان نہ پہونچنے پاوے۔ جب آلو کھیت سے کھود کر نکال لیا جاوے تو اوس کو دو تین گھنٹہ ہوا مین رکھہ کر خشک کر لینا چاہیئے

تاکہ گیلی مٹّی خشک ہو جاوے اوس کے بعد نہایت احتیاط کے ساتھ ایسی کوٹھری مین جس مین سردی اور اندھیرا بھی ہو رکھین اُٹھاتے وقت ایسی احتیاط کرین کہ اوس کے پوست کو ضرر نہ پہونچنے پاے عموماً دیکھا گیا ہے کہ ٹوکرون مین کنکر پتھر کی طرح آلو کو بھر کر زمین پر گرا دیتے ہین جس بے احتیاطی کی وجہ سے اوس کے پوست چھلجاتے ہین اور رگڑ لگتی ہے جس کے سبب سے آلو کے مغز پر گرمی اور ہوا کا اثر پہنچتا ہے اگر جلد رگڑنے اور چھلنے نہ پاوے تو اون دونون کے اثر سے بہت کچھ تحفّظ ہو گا۔ دیکھا گیا ہے کہ جو آلو رگڑ کھا جاتے ہین وہ بہت دن تک نہین رہ سکتے جلد سڑ جاتے ہین۔ تازہ آلو کا چھلکا بہت نازک ہوتا ہے اس واسطے گرمی اور ہوا زیادہ مُوثر ہوتی ہے گو اس کا اثر جلد نہین معلوم ہوتا تاہم دو تین ماہ مین معلوم ہو جاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے۔ آلو کے بحفاظت رکھنے کے لئے کہ وہ سڑنے

نہ پاوین ۔ تاریک اور سرد مقام ضروری ہے ۔ اگر آلو احتیاط سے
رکھا جاوے تو ایک سال سے زیادہ مدت تک رہ سکتا ہے ورنہ
دو ہی تین مہینہ مین سڑ جاتا ہے ۔ سرکاری فارم مین اس کی پوری
احتیاط کی جاتی ہے ۔ بوروین بھر کر رکھا جاتا ہے جو سال بھر تک
خراب نہین ہوتا ۔ پروفیسر این کی راے ہے کہ میانہ قد کے آلو کا
انتخاب نیم پختہ بیج کے لئے کرنا چاہیئے ۔ بیج کے آلو بدصورت اور خام
نہ ہونی چاہئین ۔ نیم پختہ آلو بیج کے لئے نہایت موزون ہوتے ہین
آلو کی حفاظت کے لئے اگر دو حصے تیزاب گندہک کو ۹۸ حصے پانی
مین حل کر کے آلوؤن کو ۱۲ گھنٹہ تک اوس مین رہنے دین تو
سڑاوٹ کا خطرہ دور ہو جاتا ہے ۔ لیکن بیج کے آلو کو اس مرکب
مین کبھی نہ ہونا چاہیئے ۔ گندہک کا تیزاب قوت روئید گی کو کم
کردیتا ہے ۔

تعریف | (۲۲۳) **مٹر (ٹبانا)** مٹر جس کو ٹبانا بھی کہتے ہین عجیب لذیذ قسم کی ترکاری ہے۔ اس کو مختلف قسم سے پکاتے ہین۔ قیمہ مین نہایت ذائقہ دار ہوتی ہے۔ اہل یورپ اس کو بہت پسند کرتے ہین۔ اوبال کر بھی پکاتے ہین اور کچی بھی۔ اس کی بہت سی اقسام ہین۔ گرم خشک مفید سرفہ دستی سینہ

وقت کاشت | ۲۵ آبان م (اکٹوبر) سے ۲۶ ردی م (آخر نومبر) تک اس کو بوتے ہین۔

طریقۂ کاشت | ہڈی کی کھاد اس کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ اگر نہ مل سکے تو مجموعہ یا گوبر کی کھاد یا سبز کھاد بھی دی جاسکتی ہے۔ زمین کو نہایت ملائم کرنا چاہیئے اور کھاد ملانیکے بعد دو چار روز چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ کہاد کے اجزا زمین میں اچھی طرح پر مل جاوین۔ اوس کے بعد دو دو فیٹ کے فاصلہ سے قطارین بنا لینا چاہیئے۔ اور قطارون مین ایک ایک اِنچ کے فاصلہ سے تخم بو دینا چاہیئے۔ اس کے پودے بہت نازک ہوتے ہین

پودون کے اطراف کی زمین خودرُو گھانس اور بہاجیون وغیرہ سے بالکل صاف وپاک رکھنا چاہیئے۔ جب پودونکا قد چھہ چھہ انچھہ کا ہوجاوے تو اون کے پاس خشک درختون کی شاخون کے ٹیکے لگا دینا چاہیئے جنپر بیلین بہت آسانی سے چڑھ سکین۔ پودونکی تقویت کیلئے جڑونپر مٹّی کا چڑھانا بھی مفید ہے۔ بہت بڑی حفاظت اس کے کھیت کی اوس وقت ہونی چاہیئے جب تخم بویا جاوے ورنہ گلہریان۔ کوّے۔ طوطے۔ چڑیان۔ چوہے۔ وغیرہ کیاریون کو کُرید کر اس کے تخم کو کھاجاتے ہین۔ اس کی حفاظت صِرف نگہبانی سے ہوسکتی ہے۔

روگ اس کو سوائے جُوؤن کے اور کوئی روگ نہین ہوتا۔ اس کا علاج صرف جلی ہوئی راکھہ کا چھڑکاؤ ہے اور بس۔ اس سے نہ صِرف روگ کا علاج ہوتاہے بلکہ درختون کو راکھہ سے بڑی قوت پہونچتی ہے۔

آب پاشی موسم کی خشکی اور تری کے لحاظ سے آب پاشی کرنا چاہیئے۔ بعض وقت ہفتہ مین دو دفعہ آب پاشی کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض دفعہ

صرف ایک بار پھلیان لگنے کے بعد پانی کم کر دینا چاہیئے۔ پندرہوین دسوین دن پانی دینا کافی ہے۔

نتیجۂ کاشت جب پھلیون مین دانے بھر جاتے ہین تو جانورون کا حملہ اور ایک دفعہ ہوتا ہے۔ جانور کسی ترکاری کے اسقدر عاشق نہین ہین جس قدر مٹر کے عاشق ہین۔ درحقیقت اِس کی خفیف سی شیرینی اور ذائقہ کا مقابلہ کوئی ترکاری نہین کرسکتی۔ اس کی تازی پھلیان بہت قدر سے بکتی ہین ۸ر ایک پونڈ کے حساب سے ہاتھون ہاتھ خرچ ہوجاتی ہین بعض وقت اس سے بھی زیادہ۔ اُمرا اپنے باغات مین اس کو صرف اپنے ہی استعمال خاص کے لئے بوتے ہین۔ بلحاظ اوس محنت کے جو اس کی حفاظت اور نگہداشت مین صرف ہوتی ہے۔ یہ ترکاری اور تمام ترکاریون مین نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ خدمتیانِ باغ بھی اس کو بہت بھاری اور قیمتی چیز خیال کرتے ہین۔

تعریف (۴۴) سویا ایک قسم کا ساگ ہے ۔ یہ وہ فصلہ ہے جنوبی یورپ سے لایا گیا ہے ۔ اس کی پتیان چٹنی اور شوربے مین خوش مزہ اور خوشبودار بنانیکے لیے چھوڑ دیتے ہین ۔ اس کا تخم آنتون کی بیماری کے لئے بہت زیادہ مفید ہے ۔ گلدستون مین اور دسترخوانوںپر خوشبو کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ گرم خشک ۔ مقوّی معدہ ۔ مدرّ بول ۔ قابض ہے ۔

وقت کاشت اس کی کاشت ۲۵ رآبان م اکتوبر سے اخیر دی مطابق نومبر تک ہوسکتی ہے ۔

طریقہ کاشت یہ ہر ایک قسم کی زمین مین آسانی کے ساتھ ہوسکتا ہے ۔ اسکو چھدری قطارون مین ایک فوٹ کا فاصلہ دیکر بو دینا چاہیئے ۔ جب اس کا پودا کچھہ اونچا ہو جاوے تو اوسوقت اوسے ۹ انچہ کا فاصلہ دیکر چھدرا کر دینا چاہیئے ۔ اور نلائی وغیرہ اس کے لئے بھی ضروری ہے ۔

روگ اس کی بو سے کیڑے بھاگتے ہین ۔ اس کو کوئی روگ نہین ستاتا

یہ خود دیگر اجناس کے روگون کی دوا ہے یعنی اسکی کاشت بعض ترکاریون کے ساتھ ملاکر کی جاتی ہے تاکہ اس کی بدولت دوسری کی حفاظت ہو۔

آب پاشی ہفتہ مین ایک مرتبہ پانی دینا کافی ہے۔ زیادہ تردّد کا محتاج نہین ہے۔

نتیجہ کاشت اسکا ساگ بہت جلد تیار ہو جاتا ہے۔ اسکو کئی بار کاٹ کر استعمال کرتے ہین۔ جڑون سے پھر پھوٹتا ہے۔ کوئی زیادہ قیمتی ترکاری نہین ہے۔

تعریف **(۲۵) پالک** یہ ایک اچھی قسم کا ساگ ہے۔ یورپین بھی اس کو استعمال کرتے ہین۔ اِسے لوگ خاص کر اس کی پتّی کی غرض سے بوتے ہین۔ جب اسے پکاتے ہین تو نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اس کے اقسام بہت سے ہین۔ لیکن گول پتّی والی اور جس کے بیج چکنے ہوتے ہین وہ سب سے اچھی خیال کی جاتی ہے۔ سرد و تر۔ زود ہضم۔ جیّد الغذا۔ نافع تپ گرم۔ مسکّن حرارت جگر۔

وقت کاشت ستمبر م ۹ آبان سے وسطِ نومبر م ۱۱ آذر تک اس کی کاشت کا

وقت رکھا گیا ہے ۔ لیکن بلالحاظ وقت بھی ہر ایک موسم مین ہو جاتا ہے۔

طریقۂ کاشت | پالک عام طور پر اچھی بُھربُھری زمین پر پیدا کیا جا سکتا ہے اس کے لئے بہت کم جگہ درکار ہوتی ہے ۔ اور بہت جلد فصل اس کی تیار ہو جاتی ہے ۔ یہ ایک نہایت ہی مفید فصل ہے جو کہ سُست اوگنے والی فصلون سے کہین اچھی ہوتی ہے ۔ بوائی بکر بعد دیگرے کسی سایہ دار مقام مین کرنی چاہیئے ۔ لیکن یہ بہت ضروری نہین ہے ۔ کُھلے ہوئے مقامون پر بھی اچھی طرح ہوتی ہے ۔ جب صرف اکیلا پالک بویا جائے تو قطارون مین ۱۲ انچ سے ۱۵ انچ تک فصل بکر چھدرا بو سکتے ہین اس کے بعد ۹ انچ سے ۱۲ انچ تک اِسے چھدرا کر سکتے ہین ۔ زمین کو اکثر اوقات گوڑ دینا چاہیئے ۔ اور باڑھ کے زمانہ مین پانی برابر دینا چاہیئے ۔ پھول لگنے والے کلّون کو جونہی وہ دکھائی دین ۔ کاٹ ڈالنا چاہیئے لیکن اگر یہ مقصود ہو کہ تخم جمع کیا جاے تو چند درخت جو خوب باڑھ پر ہون اونکو چھوڑ دین ۔

پالک اس ملک مین کسیقدر اپنی حالت اصلی سے خراب ہو جاتا ہے لہذا تخم کا

جمع کرنا مناسب نہین ہے۔ پالک کی کیاری سے ناکارہ گھانس ہمیشہ نکالتے رہنا چاہیئے اور نلائی جاری رکھنا چاہیئے تاکہ زمین سخت نہ ہوجاوے۔

روگ | اس کو روگ کم ہوتا ہے لیکن ابتدائی زمانہ مین ٹڈیان اسپر حملہ کرتی ہین حفاظت درکار ہے۔

آب پاشی | گرم موسم مین اس کو گرمی سے بہت بچانا چاہیئے ہفتہ مین اقلاً ایک دو دفعہ پانی دینا چاہیئے۔

نتیجۂ کاشت | یہ کوئی قیمتی ساگ نہین ہے لیکن دکن مین اس کو لوگ بہت خواہش سے کھاتے ہین۔

تعریف | (۲۶) **میتھی** اس کا ساگ بہت ہی لذیذ بنتا ہے۔ دال مین۔ اور آلو کے ساتھ ملا کر اس کو پکاتے ہین اور قیمے مین بھی زیادہ ذائقہ دار ہوتا ہے۔ اس کے تخم بطور مصالحہ کے مستعمل ہوتے ہین۔ گرم و خشک مُحلّل مُدرّ بول۔ مُلیّن ہے۔ بعض مقامات مین میتھی نہایت ذائقہ دار ہوتی ہے۔

یہ عمدہ قسم کے تخم کا نتیجہ ہے ۔

وقت کاشت ۲۴ آبان م آخر سپٹمبر سے ۱۱ بہمن م وسط ڈسمبر تک اسکو بو سکتے ہین ۔ دیگر اوقات مین بہی اس کی فصل بوئی جاسکتی ہے ۔

طریقۂ کاشت اس کی کاشت آسانی کے ساتہ ہوسکتی ہے ۔ کیاریون کو اچہی طرحپر درست کرکے اومنین بڑے بڑے خانے بنائین تاکہ آب رسانی مین آسانی حاصل ہو ۔ اور پہر چہڑکوان طریقہ پر تخم بودین ۔ کہاد زیادہ کثرت سے ندینا چاہیئے ۔ سبز کہاد یا پرانے مجموعہ کی کہاد تہوڑی سی دیدینا کافی ہے ۔ معمولی طور پر نلائی کے ذریعہ سے ناکارہ گہانس اس کی کیاری سے دفع کرتے رہین ۔ مربع ۱ گز زمین کے لئے ۳ اونس تخم بالکل کافی ہے ۔

روگ اس کو بہی بہت کم روگ ہوتا ہے ۔ البتہ اس کے پودونکو ابتدا مین چڑیان کہاجاتی ہین ۔

آب پاشی تخم بونیکے بعد اگر بارش نہ ہو تو ایک دفعہ پانی دینا چاہیئے

اور پھر گرم موسم مین ہفتہ مین ایک دو بار بقدر ضرورت پانی کا دینا کافی ہے

نتیجہ کاشت اس کی فصل بہت جلد تیار ہو جاتی ہے۔ یہ ارزان ساگ ہے اہل دکن اس کو کثرت سے استعمال کرتے ہین۔

تعریف (۲۷) **دہنیا** دہنیے کے درخت کو کوتہمیر سے موسوم کرتے ہین۔ کوتہمیر بنفس خود ایک ترکاری نہین ہے لیکن ایک ہر قسم کی ترکاری مین اوس کے پتے خوشبو پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہین۔ اس مین کچھہ شک نہین ہے کہ کوتہمیر نہایت مفید اور خوشبودار درخت ہے جس کی شرکت ہر ایک ترکاری مین اوسکے ذائقے اور خوشبو کو بڑہاتی ہے۔

وقت کاشت اسکی کاشت کے لئے کوئی وقت مقرر نہین ہی۔ ہر ایک موسم مین بلالحاظ وقت اس کی کاشت ہوسکتی ہے۔

طریقہ کاشت ریگڑا اور رسب کی زمین اس کے لئے زیادہ موافق ہے،

لیکن ہر قسم کی زمین مین بہی بلا وقت اس کی کاشت ہو سکتی ہے۔ اس کی کیاریان کھاد مجموعہ یا سبز کھاد سے درست کرکے اس کو قطارون مین بو دیتے ہین۔ ایک قطار کا فاصلہ دوسری قطار سے ۹ انچہہ کا کافی ہوتا ہے۔ کہیت کو ہمیشہ خس و خاشاک سے پاک رکہنا چاہیئے اس کا درخت نہایت نازک ہوتا ہے۔ اس کی جڑین بہی نزاکت کی وجہ سے زمین کے اوپر کے حصہ مین رہتی ہین۔ یہ سرد و خشک اور مقوی دل و دماغ دافع خفقان ہے۔

روگ اس کا بڑا روگ آفتاب کی تمازت ہی جس سی طرفۃ العین مین اسکا کہیت جلجاتا ہے بخصوص اوس وقت جبکہ اس کے کہیت کی نلائی کرین اور جڑون کے پاس کی مٹی کو ہلادین فوراً آب پاشی کرنا ضرور ہے۔

آب پاشی اس کو بارش کے موسم مین آب پاشی کی ضرورت نہین ہوتی لیکن موسم خشک مین ہمیشہ پانی سے سیراب رکہنا چاہیئے۔ کاشت کے بعد

پودے نکل آنے سے پہلے اس کو متعدد دفعہ پانی دینا چاہیئے۔

نتیجہ کاشت اسکی فصل بہت جلد تیار ہوتی ہے۔اس کے تخم کا نام دھنیا ہے جو خاص قسم کا گرم مصالحہ ہے۔اور روزمرہ پخت وپز مین استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن اکثر باغات مین اس کی کاشت محض پتون کی غرض سے کیجاتی ہے اور وہ ضرورت کے وقت ہر وقت مستعمل ہوتے ہین خواہ پودہ خام ہو یا پخت

تعریف (۲۸) **سالسفی** یہ ایک انگریزی ترکاری ہے۔ اس کی جڑین چھیل کر صاف کئے جانے کے بعد اون کے ٹکڑے سرکہ یا لیموکے عرق مین بھگوئے جاتے ہین اور پھر اوبال کر مستعمل ہوتے ہین۔اس کو مغلائی طریقہ پر بطریق ترکاری کے گوشت یا مچھلی مین یا صرف بگھار کے طریقہ پر پکاتے ہین۔نہایت ذائقہ دار ترکاری ہے۔

وقت کاشت اس کی کاشت ۱۵ر آبان سے ۲۵ر آذر تک مطابق ماہِ اکٹوبر مین کی جاسکتی ہے۔

طریقۂ کاشت | کیاریون کو صاف و پاک کرکے کہاد سے مرتب کرنا چاہیئے اور پہر ایک ایک فوٹ کے فاصلہ پر قطارون مین اس کا تخم بو دینا چاہیئے جب پَودے نکل آوین اور ۳ انچہ سے زائدادن کا قد ہو تو کمزوَر پَودون کو اس طرحپر چہانٹ دینا چاہیئے کہ باقی ماندہ مین ایک کا فاصلہ دوسرے سے ۴ یا ۵ انچہ کا رہجاوے ۔ کیاری کو ہمیشہ ناکارہ گہانس اور کوڑے سے پاک وصاف رکہنا چاہیئے ۔ بوائی کے لئے ایک ایکڑ زمین مین ایک اونس تخم بالکل کافی ہوتا ہے ۔

روگ | اس کو کوئی روگ نہین ہوتا ۔

آب پاشی | خشک موسم مین ہر ہفتہ دو مرتبہ پانی دینا چاہیئے ۔ بوائی کیوقت اگر بارش یا زمین ترنہ ہو تو ایک ہلکی سی آب پاشی ضرور کرنا چاہیئے ۔

نتیجۂ کاشت | اس کی فصل بہت جلد تیار ہو جاتی ہے ۔ اور آسانی کے ساتہ ہاتہ آتی ہے ۔ اہل ہند اس کے زیادہ راغب نہین ہین لیکن یورپیئن

اسکو رغبت سے لیتے ہین۔جب یہ پھولنی شروع ہوتی ہی تو اسکی جڑین کھانے کے
قابل ہوجاتی ہین۔گرمی کے آغاز مین اسکی تیاری کا وقت آجاتا ہے۔

تعریف | (۲۹) راجگرہ راجگرہ کا ساگ ایک لذیذ ساگ ہے
جس کو مغلئی طریقہ پر نہایت ذائقہ دار بنایا جاتا ہے۔اسکا استعمال دکن
مین بہ نسبت اور ملکون کے زائد ہے۔غربا اس کو کثرت سی استعمال
کرتے ہین۔بگھارے طریقہ پر خوش ذائقہ ہوتا ہے۔

وقت کاشت | اس کی کاشت دکن مین ۲۵ر آبان سے آخر آذر تک
کی جاتی ہے۔اور یہ زمانہ ماہِ اکٹوبر کے مطابق ہے۔لیکن غیر موسم مین بھی
زیر باولی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

طریقہ کاشت | اس کو چھڑکوان طریقہ پر بوتے ہین۔اس کی کاشت
مین کچھہ زیادہ نزاکت نہین ہے۔اس کی فصل بغیر کھاد کے بھی ہوتی ہے
لیکن سبز کھاد سے زیادہ شاداب ہوتی ہے۔

روگ | اس کو کوئی روگ نہین ہوتا۔ لیکن جب پودے نکلنے لگتے ہین تو چڑیون کے غول اسکو چُن لیتی ہین۔ چڑیان اسکی عاشق ہین۔

آب پاشی | گرم موسم مین ہر ہفتہ دو بار آب پاشی بالکل کافی ہوتی ہے۔

نتیجۂ کاشت | یہ بالکل ہلکی قسم کا ساگ ہے۔ زیادہ قیمتی نہین ہے۔ اکثر مقامات پر خودرو طریقہ پر بھی پیدا ہوتا ہے۔

تعریف | (۳۰) **سرول** یہ ایک انگریزی ترکاری ہے جس کی جڑ مین مثل شلجم کے گانٹھین ہوجاتی ہین اور وہ گانٹھین بطور ترکاری کے مستعمل ہوتی ہین۔ اور اونکا اچار بھی بنایا جاتا ہے۔ دونون طریقون سے اسکا استعمال لذّت بخش ہے۔ بعض مین گانٹھہ نہین ہوتی۔ صرف پتّے ہی ہوتے ہین اور بطور ترکاری استعمال کیے جاتے ہین۔ کثیر الغذا مُبھی۔ وُمشھّی ہے۔

وقت کاشت | اس کی کاشت ۲۵ آبان سے ۲۵ آذر تک یعنی ماہِ اکٹوبر مین ہوتی ہے۔

طریقۂ کاشت اس کے بونے کا رواج ہندوستان مین کم ہے۔ صرف شوقین لوگ بوتے ہین۔ لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس کی کاشت مین کامیابی ہوئی ہے۔ ہر ایک قسم کی زمین مین بوئی جاسکتی ہے۔ کیاریون کو اچھی طرح سے ہموار کرکے مجموعہ کا کھاد ملا دین اور پانچ دن کی مہلت دیکر ۱۰ انچہ یا ایک فوٹ کے فاصلہ پر ہموار قطارون مین بو دین۔ تخم کو تین انچہ عمق مین دا بدینا چاہیئے۔ جب پودے نکل آوین اور پانچ انچہ کے ہوجاوین تو پانچ چھہ انچہ کے فاصلہ سے زوردار پودے قائم رکھہ کر باقی کمزور پودونکو نکالدینا چاہیئے۔ ناکارہ گھانس اور خودرو بہاجیون سے کیاری کو محفوظ رکہین یعنی ہر ہفتہ مین نلائی ہوتی رہے اور آہستگی کے ساتہ جڑونپر مٹّی چڑہاتے جاوین

روگ اس کو کوئی روگ نہین ہوتا۔

آب پاشی پانی بحسب ضرورت موسم کے لحاظ سے دینا چاہیئے۔ یہ ترکاری بہت زیادہ پانی کی خواہان نہین ہے۔

نتیجہ کاشت | فبروری مطابق فروردی ماہ آلہی کے اخیر یا مارچ مطابق اردی بہشت کے آغاز مین ترکاری کھانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اور بدین لحاظ کہ ہند کے تمام بازارون مین کمیاب ہے۔ انگریزی باورچی اس کو ۴ر فی درخت کے حساب سے فوراً لے لیتے ہین۔

آذر ماہ آلہی

تعریف | (۳۱) پارسنپ یہ بھی ایک انگریزی ترکاری ہے جس کو ہندوستانی جزر سے موسوم کرتے ہین۔ اس کی جڑین مثل گاجر کے ہوتی ہین اور جڑون کا استعمال مثل ترکاری کے کیا جاتا ہے۔ یورپین اس کے زیادہ شائق ہین۔ اسکی دو قسم ہین۔ ایک گول مثل شلجم کے۔ اور دوسری دُم دار مثل گاجر کے۔ ہندوستانی بہت کم بوتے ہین۔ گرم تر۔ سرد و تر۔ اور مصفی خون۔ اور مُزید منی ہے۔

وقت کاشت | اس کی کاشت کا وقت وسط اکٹوبر مطابق ۹ر آذر سے شروع ہوتا ہے۔ اور ایک مہینہ تک رہتا ہے۔

طریقۂ کاشت ہر قسم کی زمین مین بو سکتے ہین۔ کیاریونکو نہایت اہتمام کے ساتہ
درست کرو اور اعلی درجہ کی بوسیدہ کھاد۔ اور اگر ممکن ہو تو رقیق کھاد سے مرتب
کرکے عمدہ تخم فراہم کرو۔ پُرانے تخم سے ہندوستان مین مطلق کامیابی نہین ہوتی
فرمایش کے ساتہ تازے بیج اگسٹ اور ستمبر کے پودون سے نکلے ہوے
ولایت سے منگوائے جاوین تو اکٹوبر مین عمدگی کے ساتہ کام دے سکتے ہین
تخم فروش ہمیشہ بے احتیاطی کیساتہ پُرانے بیج بھیجدیتے ہین اور وہ بے کار
ثابت ہوتے ہین۔ عام طور پر مشہور ہے کہ ہندوستان مین یہ ترکاری نہین
ہوتی لیکن حقیقت مین ایسا نہین ہے۔ پُرانے اور نئے تخمون کا گرہے۔ اپنے
کسی دوست یا قابل اعتبار شخص کے توسط سے نئے تخم طلب کئے جاوین تو
یقیناً اس کی کاشت عمدہ طریقہ سے ہوسکتی ہے۔ بہت سے شایقین نے ایسا
کیا ہے اور اونکو کامیابی ہوئی۔ الحاصل کیاریون کے درست ہوجانے کے بعد
ڈیڑھ ڈیڑھ فیٹ کے فاصلہ کی قطارین قائم کرو اور تخم اوسمین بودو۔ جب پودے

نکل آوین تو کمزور پودونکو اس پابندی کے ساتھ چھانٹ دو کہ باقی ماندہ پودون مین ایک کا فاصلہ دوسرے سے بقدر ۹-۱۰ انچہ کے رہے لیکن بعض باغبانون کی راے ہے کہ ایک پودے کو دوسرے سے کم سے کم ایک فوٹ کے فاصلہ پر رکھنا چاہیئے ورنہ درخت پنپتا نہین - ناکارہ گھانس اور خودرو درختون سے کیاریون کو بہت صاف رکھنا چاہیئے - اور نلائی کے بعد ہمیشہ جڑون پر مٹی چڑہانا چاہیئے -

روگ اس کا روگ صرف تخم کی خرابی ہے یعنی پرانے تخم سے کبھی کبھی پودے نکل بھی آتے ہین لیکن تیاری کے قبل ضائع ہو جاتے ہین یعنی جلجلاتے ہین یہی اس کا روگ ہے - جب درخت ضائع ہونے لگین تو سمجھو کہ تخم پرانا تہا -

آب پاشی موسم کے لحاظ سے آب پاشی کرو - تقریباً ہفتہ مین ایکبار اس کی آب پاشی کافی ہے -

نتیجۂ کاشت تین چار مہینہ کے اندر ترکاری استعمال کے قابل ہو جاتی ہے

اور کمیاب ترکاری ہے۔

تعریف (۳۲) **باقلہ** یہ بہت مشہور اور عمدہ ترکاری ہے۔ ہے تو انگریزی ترکاری مگر ہندوستان مین بھی یہہ ترکاری اسی نام سے مشہور ہے یورپ مین اس کے بہت سے اقسام ہوتے ہین۔ ہندوستان مین صرف ایک قسم کی کاشت ہوتی ہے۔ دوسرے اقسام کی کاشت کرنیکا رواج نہین دیا گیا ورنہ کوئی وجہ نہین ہے کہ دیگر اقسام بھی نہ ہون۔ یہہ پھلی دار ترکاری ہے جو مٹر کی پھلی کے مساوی سیاہی مائل سبز رنگ ہوتی ہے۔ اس کی پھلیونکا استعمال سخت ہونے سے پہلے کیا جاتا ہے۔ بعد ازآن بدمزہ ہوجاتی ہے۔ اس کے تخم پھلیون سے جدا کرکے بھی پکاتے ہین۔ اور پھلیون کے ساتھ بھی علماء نباتات اسکو ملک فارس کی ترکاری کہتے ہین۔ بعض اہل لغت نے اس کو مصر کی ترکاری سے تعبیر کیا ہے۔ جو قسم ہندوستان مین مستعمل ہے وہ دو شکل مین پائی گئی ہے۔ (۱) ۶۔ انچہ سے ۹۔ انچہ تک لمبی پھلیان (۲) ۳ سے ۶۔ انچہ تک طولانی۔ یہہ نفاخ۔ دیر ہضم ہے۔

وقت کاشت ۹ر آذر مطابق وسط اکٹوبر سے ۲۶ر دی م آخر نومبر تک
اس کی کاشت ہوسکتی ہے۔

طریقۂ کاشت اس کے لئے کسی خاص قسم کی زمین کی تخصیص نہین ہے،
ہر ایک قسم کی زمین مین اس کی کاشت ہوسکتی ہے جس زمین مین ریت کا
جزو کم ہے۔ اوسمین کسی قدر ریت کا شامل کردینا مفید ہوتا ہے۔ کیاریونکو اچھی
طرح صاف کرنا چاہیئے۔ اور گہری کہدائی کے ذریعہ سے نرم کئے جانے کے بعد بوسیدہ
کھاد اوس مین ملاکر دو تین دن کے وقفہ سے پہر اوسمین ہل یا پھاوڑی سے مٹی کو
تہ و بالا کرنا چاہیئے تاکہ مٹی کے ساتہ کھاد اچھی طرح پر ملجاوے۔ باقلہ کی کاشت دونون
طریقون سے کی جاتی ہے چہڑکوان طریقہ پر بہی۔ اور قطارون مین بہی۔ ایک قطار
سے دوسری قطار کا فاصلہ تین تین فیٹ سے کم نہ ہو۔ باقلہ کے تخم کو بونے سے
پہلے ایک گھنٹہ تک شیر گرم پانی مین رکھنا مفید ہے۔ ہر ایک قطار مین
چھہ چھہ انچہ کے فاصلہ سے تین تین انچہ کے گہرے سوراخ مین تخم بونا چاہیئے

ہموار زمینون مین ایک پودے کا فاصلہ دوسرے پودہ سے پانچ انچہ سے کم نہ رہے۔ اس کے درخت ۸ انچہ کے بلند ہوجاوین تو اوس وقت اون کی جڑونپر مٹی چڑہا دینا ضرور ہے تاکہ اون کو ایک قسم کا سہارا رہے ورنہ اندیشہ ہے کہ ہوا کے جہوکون سے درخت گر پڑین۔

روگ | باقلہ کے پودون کو کبھی کبھی مچھر یا جوون سے نقصان پہنچتا ہے لیکن راکھہ کے چہڑکنے سے وہ دفع ہوجاتے ہین۔

آب پاشی | پانی حسب ضرورت دینا چاہیئے۔ ہفتہ مین تین بار پانی دینا کافی خیال کیا گیا ہے۔

نتیجۂ کاشت | یہ بہت لذیذ ترکاری ہے جو تقریباً تین مہینہ مین تیار ہوجاتی ہے۔ انگریزی مارکٹون مین قیمت سے بکجاتی ہے۔

دی ماہ آلٰہی

تعریف | (۳۲۳) **پیاز** یہ اعلیٰ قسم کی ترکاری ہے۔ اسکی

کاشت بہت زرخیز اور کثرت سے کی جاتی ہے۔ یہ مختلف رنگون اور اقسام کی ہوتی ہے جس مین اعلیٰ قسم سفید رنگ اور بڑی اور چمکدار مانی گئی ہے۔ ہندوستان مین کوئی گہر ایسا نہ ہوگا جس مین اسکا استعمال روزمرہ نہ ہوتا ہو۔ اس کا مزاج تیسرے درجہ کے آخر مین گرم ہے اور اول مین خشک۔ خاصیت مین قاطع بلغم۔ مقوّی باہ۔ اس کا استعمال مختلف طریقون پر کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ سرکہ اور نمک مین استعمال کرتے ہین جو اعلیٰ درجہ مین ہاضم ہے۔ اور بھون کر یا تل کر بھی کہاتے ہین لیکن اور ترکاریون اور گوشت اور مچھلی اور انڈون کے ساتہ ملا کر پکانے سے بہت لذیذ ہوتی ہے۔ دافع بخار اور سُدّون کو دفع کرتی ہے۔

اس کے کھانے سے چہرہ پر سرخی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہر حالت مین ہوائے وبائی اور طاعون کی دافع ہے۔ اس کی خشک ڈلیان بھی ہوائے بد کو دفع کرتی ہین۔

وقت کاشت ۲۵ر دی سے ۴ر بہمن تک اس کی کاشت کا وقت ہے۔

طریقہ کاشت اول درجہ کی ریگڑ زمین اس کے لئے مناسب ہے۔ ایک بیگہ مین ۳ سیر تخم بالکل کافی ہو جاتا ہے۔ جس زمین مین اس کو بونا مقصود ہو اوس کو گہرائی کے ساتہ نرم کرنا چاہیئے۔ اور کہاد کثرت سے دینا چاہیئے جس کا اندازہ فی بیگہہ ۱۲۰۰ من کیا گیا ہے۔ اس کا تخم چہڑکوان طریقہ پر بو دینے کے بعد جب روپ نکل آوے تو اوس وقت چار چار انچہہ کے فاصلہ سے درست کی ہوئی زمین مین لگانا چاہیئے۔ تیاری سے دو مہینہ قبل اس کے پتّون کو توڑ کر زمین کی جانب جہکا دیتے ہین تاکہ اونکا تیز عرق جڑون مین اثر کرے اس کے کہیت کو خودرو گہانس سے ہمیشہ صاف و پاک کرنا چاہیئے۔

روگ پوس کے مہینہ مین آسمان پر ابر ہونے سے اس کو ایک مرض عارض ہوتا ہے جس کو ناکا کہتے ہین جس سے اس کے پتّے سفید

ہو جاتے ہین۔ یہ لا علاج مرض ہے۔

آب پاشی بدین وجہ کہ یہ باغات کی جنس ہر۔ اس کو ہفتہ مین دو دفعہ پانی سیرابی کے ساتہ دینا چاہیئے۔

نتیجۂ کاشت چار مہینہ مین اس کی فصل تیار ہو جاتی ہے۔ اور فی بیگھہ اعلیٰ درجہ مین ۳۰ کہنڈی۔ اور دوم درجہ مین ۲۰ کہنڈی۔ اور تیسرے درجہ مین ۱۵ کہنڈی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اور بہت بڑی نفع بخش چیز ہے۔

بہمن ماہ الٰہی

تعریف (۳۴) **کھُم** یہ ایک ترکاری ہے جس کو ہندوستان مین کہمبی اور کہمب بہی کہتے ہین۔ اور انگریزی مین مشرروم بعض اہل تصانیف کا خیال ہر کہ یہ ترکاری تازہ بہت کم دستیاب ہوتی ہے اور گران قیمت ترکاری ہے یورپین بہ نسبت انڈین کے اس کی زیادہ قدر کرتے ہین۔ اہل فرانس اس کے بہت شایق ہین۔ بعض کا خیال ہر کہ یہ خودرو درخت ہے۔ لیکن ہندوستان کے

بعض مقامات مین بوئی جاتی ہے۔ مزاجاً سرد وتر۔ اور خاصیت مین باستثنائے خون مقوی اخلاط ثلاثہ۔ اور ملیّن۔ صاحب محیط اعظم فرماتے ہین کہ اگر اس کو سوکھا کر جلاوین اور سر پر ملین تو بالون کو قوت پہنچتی ہے اور کثرت سے نکل آتے ہین اور دراز ہوتے ہین۔ اس کو عربی مین فطر کہتے ہین اور فارسی مین سماروغ۔ اس کے بعض اقسام زہردار ہوتے ہین۔

وقت کاشت دکن کے کاشتکارون نے اس کی کاشت کا عمدہ وقت ماہِ بہمن بیان کیا ہے۔ لیکن عموماً اہل ہند ۲۵ مہر سے ۲۷ اردی بہشت تک کہتے ہین۔

طریقہ کاشت سرد مقامات کی زمینون اور پہاڑون مین اسکی کاشت عمدہ طریقہ پر ہوسکتی ہے۔ ہندوستان اور دکن مین بہت کم۔ اسکی کاشت سایہ مین کرنا چاہیے یعنی مکان کے دالان یا حجرہ مین جس مین روشنی اور ہوا کم ہو۔ یا کسی درخت کے سایہ مین گھانس کا چھپّر قائم کرکے

اوس کے نیچے بونا چاہیئے۔ گھوڑے کی لید کو اول زمین پر پھیلا دینا چاہیئے
پھر اس مقام پر چھوٹی چھوٹی کیاریاں بنا کر انکی زمین کو نرم اور صاف
کرنا چاہیئے۔ اور کم سے کم ۳ فیٹ کے عمق مین اونکی زمین نرم کیجانی
چاہیئے۔ پھر اومنین اینٹون کے ٹکڑے ڈالدین۔ اس کے تخم ولائتی
تخم فروشون کے ذریعہ سے دستیاب ہوتے ہین جنکو ان تیار شدہ کیاریون
مین دور دور یعنی ایک ایک فوٹ کے فاصلہ سے ایک ایک بیج بونا چاہیئے
اور باریک فوارے سے بہت تہوڑا پانی اوسپر چھڑکا جاوے۔

روگ اس کا روگ یہی ہے کہ اس کو روشنی اور ہوا زیادہ
نہ پہونچنے پاوے ورنہ درخت یک لخت جل جاوین گے۔

آب پاشی ہفتہ مین دو مرتبہ باریک فوارے سے اسکو پانی دینا کافی ہے

نتیجہ کاشت دو مہینہ مین کھمبین توڑنے کے قابل ہو جاوین گے
بدین وجہ کہ اس کے بعض اقسام زہریلے ہین۔ اہل ہند اس کے کہانے

بہت ڈرتے ہین۔ لیکن سر کے بالون کے لئے جو نفع اس کا لکہا ہے وہ کہانے سے زیادہ قیمتی ہے۔

اسفندار ماہ آلہی

تعریف (۳۵) **کدو** یہ ایک بہترین ترکاری ہے۔ نواح دہلی مین آبی اچار بہی اس سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور اس سے لذیذ حلوا۔ اور اکثر قسم کی مٹھائیان بنائی جاتی ہین۔ اس کے تخم اکثر یونانی ادویات مین شریک کئے جاتے ہین۔ مزاجاً دوسرے درجہ مین سرد و تر۔ اور خاصیت مین مُسّر د اور مرتّب اور سدّون کا دافع اور مدّر بول ہے اور اس کے کہار سے تلئینی عمل بہی ہوتا ہے۔ اور متعدد امراض کو نافع ہے۔ اس کو زود ہضم ترکاری کہا گیا ہے

وقت کاشت ۳۰ر اسفندار سے ۸ر شہریور تک اس کی کاشت کا زمانہ ہے۔

طریقہ کاشت جس زمین مین اس کا بونا مقصود ہو۔ اول اوس کو

عمدہ قسم کی کہاد سے مرتب کرکے درست کرلینا چاہیئے۔ اور پہر کدو کے تخم
بو دیئے جاوین۔ جب پودے نکل آوین۔ اور تین تین پتّے پیدا کرلین تو
اوس وقت اونکو چہہ چہہ فیٹ کے فاصلہ سے قائم کر دینا چاہیئے۔ اسکی
بیلونکو خواہ زمین پر پہیلادین یا کسی دیوار یا منڈوی پر چڑہادین۔

روگ | اسکو بیماری بہت کم عارض ہوتی ہے۔ بعض وقتون مین صرف
جوئین اس کی بیلونپر لپٹ جاتی ہین جنکا دفعیہ راکہہ کر چہڑکنے سی باسانی ممکن ہے۔

آب پاشی | کدو کے درخت زیادہ آب رسانی نہین چاہتے۔ ہفتہ مین
دو دفعہ پانی دینا کافی ہے۔

نتیجۂ کاشت | دو مہینہ مین اس کی بارآوری شروع ہو جاتی ہے اکثر تجربہ کارو
فلاحونکی رای ہے کہ اسکو ہر موسم مین بو سکتی ہین۔ یہ ترکاری کثیر الحاصل اور عرصہ تک نہین بگڑتی

فروردی ماہ الٰہی

تعریف | (۳۶) ککڑی یہ بہت لطیف ترکاری ہے جس کو

لوگ کچی بہی کھاتے ہین۔ اور گوشت کے ساتہ پکاتے بہی ہین۔ اس کے تخم بہی
فروخت ہوجاتے ہین جسکا مغز نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ بعض لوگ انکی قاشین
کاٹ کر نمک کے ساتہ سکھاتے ہین اور پہر اوس کو تلکر کھاتے ہین مزاجاً سرد
اور خاصیت مین مقوی دل۔ اور مانع دست۔ اور ملین۔ اور دافع صفرا ہے
اس ترکاری کے کھانے سے تشنگی دفع ہوتی ہے۔ اور بہوک بڑہتی ہے۔

وقت کاشت ۱۴ فروردی سے آخر اردی بہشت تک اسکے بونیکا
وقت ہے۔ بعض لوگ بارش کے موسم مین بہی اس کو بوتے ہین لیکن اس موسم
مین اکثر اس کے درخت ضائع ہوجاتے ہین اور پہیلنے نہین پاتے۔

طریقۂ کاشت ریتلی زمین اس کو مفید ہے جس مین عمدہ قسم کی کہاد
بھی ملی ہوئی ہو۔ ایک پودے سے دوسرے پودے کا فاصلہ ایک گز سے
کم نہ ہونا چاہیئے۔ تجربہ کار باغبان ایک ایک مقام پر تین تین تخم بوتے ہین
اور پودے نکل آنے پر کمزور پودے کو نکالدیتے ہین۔ یہ بیلدار درخت ہے

لیکن اس کی بیلین زیادہ دراز نہین ہوتین -

روگ | اس درخت کو بادل سی عداوت ہی - جب تک مطلع بادل سی صاف نہ ہو جای یہ مریض رہتا ہی - یعنی جو بادل برستا نہین اوس کے اثر سے اِس مین ایک قسم کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہی - کوڑے کرکٹ کو کہیت مین جلانے سے اکثر دفع ہو جاتا ہے

آب پاشی | یہ بہت نازک درخت ہی - گرم موسم مین دو دن مین ایکبار اس کو پانی سیرابی کے ساتہ دینا چاہیئے -

نتیجہ کاشت | ۴ مہینہ مین اس کی فصل تیار ہو جاتی ہے اور افراط سے پھل حاصل ہوتے ہیں - اور قدر کے ساتہ بک جاتے ہین -

تعریف | (۳۷) کریلا یہ بہت لذیذ ترکاری ہے - اگرچہ اس کا ذائقہ کڑوا ہے - لیکن قاعدے سے پکانے پر بہت ہی بامزہ بنتا ہے خشک مچھلی یا گوشت مین اس کا سالن نہایت ذائقہ دار ہوتا ہے مزاجاً گرم و خشک - خاصیت مین محلل ریاح - و دافع بلغم - اعصاب

اور باہ کے لئے مقوّی اور مولّد منی ہے۔ متعدد امراض کے لئے نفع بخش

ہے۔ لیکن دیرہضم ہے۔

وقت کاشت	۲۸ فروری سے ۱۰ شہر یور تک اس کی کاشت کا وقت

ہے بعض کاشتکاروں کی رائے ہے کہ یہ ہر وقت بویا جا سکتا ہے۔

طریقہ کاشت	دکن میں یہ ہر قسم کی زمین میں بویا جا سکتا ہے۔ البتہ کھاد کا

طالب ہے جس کا اندازہ ایک بیگہ کے لئے ۲۰۰ من کھاد کیا گیا ہے۔ ۴ سیر تخم

سے ایک بیگہ میں کاشت ہو سکتی ہے۔ اس کے دو چار تخم کو ایک تھالہ میں

بو دینے سے درخت نکل آتے ہیں جنکو کسی منڈوے پر چڑھا دینا چاہیئے۔

روگ	اس کو کوئی مرض یا کیڑا نہیں لگتا۔

آب پاشی	گرم موسم میں ہر ہفتہ ۲ دفعہ آب پاشی ضروری ہے۔

نتیجہ کاشت	چار مہینہ میں بارآور ہو جاتا ہے۔ اور کثرت سے پھل

دیتا ہے۔ ایک بیگہ کی پیداوار کی قیمت دکن میں ۹۰ ہے۔

تعریف (۳۸) گھیا تورئی یہ ایک عجب قسم کی ذائقہ دار ترکاری ہے۔ جس کو گوشت مین پکانے سے بہت مزہ دار ہوتی ہے۔ تمام ترکاریون مین اس کو لطیف اور مرغن ترکاری کہتے ہین۔ ہندو مسلمان دونون اس کو بہت شوق سے کھاتے ہین۔ اس کا مزاج سرد و تر۔ اور خاصیت مین دردِ سر کی دافع۔ ملین۔ اور قاطع حرارت صفراء خشک مزاجونکو نہایت نافع۔ بواسیر کو مفید ہے۔

وقت کاشت اس کی کاشت کا زمانہ ۲۸ فروری سے شروع ہوکر شہریور کو ختم ہوتا ہے۔ کاشتکاران دکن کی راے ہے کہ اس کو ہر ایک موسم مین بوسکتے ہین

طریقۂ کاشت ہر ایک قسم کی زمین مین اس کی کاشت ہوسکتی ہے کاشتکارانِ دکن اس کو اکثر کپاس کے کھیتون مین بوتے ہین۔ مستقل طور پر اس کی کاشت کرنے کے لئے ۴ سیر تخم ایک بیگہ کے رقبہ کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔ اس کو فی بیگہ بیس بنڈی کھاد کی ضرورت ہوتی ہے

کاشت سے قبل زمین کو اچھی طرح پر کھاد سے مرتب کر لینا چاہیئے۔ اور پھر چار
چار فیٹ کے فاصلہ سے دو دو تخم بو دینا چاہیئے۔ اور جب پودے بیلدار
ہوجاویں تو اونکو کسی منڈوے پر پھیلا دینا چاہیئے۔ جو لوگ اسکی بیلوں کو زمین پر
پھیلا دیتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ اس لئے کہ زمین پر پھیلی ہوئی بیلیں
اکثر سڑ جاتی ہیں۔ ناکارہ گھانس کو ہمیشہ اس کے تہالہ سے پاک کرتے رہیں۔

روگ اس کو بیماری بہت کم ہوتی ہے بلکہ کوئی ایسا روگ نہیں
ہوتا جو علاج کے قابل ہو۔

آب پاشی اس کے درخت پانی زیادہ چاہتے ہیں۔ گرم موسم
میں دو دن میں ایک بار اور اگر ذریعہ آب رسانی مرتّب ہو تو روزانہ
سہ پہر میں پانی دینا مناسب ہے۔

نتیجۂ کاشت چار مہینہ میں اس کی فصل تیار ہوجاتی ہے۔ فی بیگہ
اعلیٰ درجہ میں صــ۵ۃ۔ اور اوسط میں ۵ۃ۔ اور ادنیٰ میں ۱ٰ۔ اسکے

نفع کا اندازہ کیا گیا ہے ۔ بازارون مین یہ ہاتہون ہاتہہ بکجاتی ہے ۔
خشک توری کے اندر سے بوتل نما ایک جالدار تہیلی نکل آتی ہے۔ جس سے
نہانیکے وقت گہسنے کا کام لیا جاتا ہے ۔ جلدی مرض کو یہ گہسّا بہت مفید ہے

تعریف (۳۹) **رتالو** اسی کو شکر قند بہی کہتے ہین ۔

یہ عموماً بہونکر کہایا جاتا ہے ۔ اور دودہ مین اس کی کہیر بہی پکائی جاتی
ہے ۔ اور بعض لوگ اس کو کچا بہی کہاتے ہین ۔ گوشت اور مچہلی مین
اس کا سالن بہت لذیذ ہوتا ہے ۔ بعض لوگ اس کا اچار بہی بناتے ہین
درحقیقت یہ ایک بیلدار درخت کی جڑ ہے ۔ بعض لوگ رتالو اور شکر قند
مین فرق کرتے ہین ۔ لیکن دونون کا خاندان ایک ہے ۔ صرف اقسام کا
فرق ہے ۔ مزاجاً گرم و تر ۔ اور خاصیت مین مولّد منی مقوّی باہ و دماغ
مگر دیر ہضم ہے اور ثقیل ۔ اور نفّاخ ۔ اور قابض بہی ہے لیکن تغیر کے لئے
کے اسکا استعمال مفید بیان ہوا ہے جس مین ثقالت کم ہوتی ہے ۔

وقت کاشت بعض کاشتکارانِ دکن نے اسکی کاشت کا مہینہ ماہ فروردی بیان کیا ہے ۔ لیکن اور اہل تصانیف نے آخر خورداد سے امرداد تک اس کی کاشت کا مناسب وقت لکہا ہے ۔

طریقہ کاشت اگرچہ یہ ترکاری ہر ایک قسم کی زمین مین بوئی جا سکتی ہی لیکن ریتلی زمین کو اس کی کاشت کے لئے بہتر خیال کیا جاتا ہے ۔ بوسیدہ کہاد سے زمین کو مرتب کرنا ضرور ہے ۔ رتالو کو سالماً اوس کا سر کاٹ کر بو دینا چاہیئے ۔ ایک گانٹھہ کا دوسری گانٹھہ سے دو فیٹ کا فاصلہ کافی ہے ۔ جب بیلین اچّھی طرحپر پہیل جاوین تو اونکے اطراف کی خودرو گھانس اور پودون کو اکہیڑ دینا چاہیئے اس کی بیل دو تین سال تک قائم رہتی ہے ۔ اور مُتعدّد دو تین اس کے گڈّے جڑون سے نکلتے ہین ۔ چھہ مہینے مین اِسکا پھیلاؤ کامل ہوتا ہے ۔ بعض کاشتکارون کی راے ہے کہ اِسکی بیلونکو مین

پھیلانے سے منڈوے کا سہارا دینا زیادہ مفید ہے۔

روگ | اس ترکاری کو کسی قسم کا روگ نہین ہوتا۔

آب پاشی | اس کو پانی کی بہت کم حاجت ہوتی ہے۔ گرم موسم مین ہفتہ مین دو دفعہ آب پاشی کافی ہے۔

نتیجۂ کاشت | فروری مین بویا ہوا درخت مہینہ مین تیار ہو جاتا ہے جس کی جڑون سے رتالو نکلتے ہین۔ سرخ و سپید۔ سرخ رنگ پر بعضون نے سپید کو ترجیح دی ہے۔ صنّاعانِ ہند اس سے شکر بھی بناتے ہین۔

تعریف | (۴۰) **گوار کی پھلی** اس کو دکن مین مٹکی بھی کہتے ہین۔ اس ترکاری مین یہ صفت ہے کہ ایک جاہل شخص جو بالکل گنوار ہو اور پکانے سے واقف نہ ہو اگر اس کو پکاوے تو بدمزہ نہین ہوتی گوشت کے ساتھ اس کو اکثر پکاتے ہین۔ اور سرکہ مین اچار بھی ڈالا جاتا ہے مزاجاً معتدل مائل بہ برودت۔ اور خاصیت مین مُسمّن بدن۔ مقوّی باہ۔ مُولّد

ریاح ومنی ۔ بلغم کو بڑہاتی ہے ۔ کوتھمیر اس کا مصلح ہے ۔

وقت کاشت ۲۴ ر فروری سے ۲۱ ر اردی بہشت تک اسکی کاشت کا وقت ہے ۔

طریقہ کاشت اس کے لئے زمین کی تیاری مین زیادہ تکلّف نہین کیا جاتا زمین کو معمولی طریقہ پر نرم کرنے کے بعد اس کے تخم چھڑکوان طریقہ پر بودی جاتی ہین ۔ جب پودے نکل آوین تو ڈیڑہ فیٹ کے فاصلہ کو قائم رکھکر کمزور پودے درمیان سے اُکھیڑ دیئے جاتے ہین ۔ اُکھیڑا ہوا درخت دوسرے مقام پر بارآور نہین ہوتا ۔ ایک بیگہ کے لئے ۴ سیر تخم کافی خیال کیا گیا ہے ۔ سالانہ ۸۰۰ من کھاد ایک بیگہ کی کاشت کے لئے کافی ہے ۔

روگ اس کے کھیت کو بعض کیڑے تلف کر دیتے ہین جن کو اہل دکن ماؤ کہتے ہین ۔ اور کبھی کملون کا حملہ بھی ہوتا ہے ۔ راکھہ کا چھڑکاؤ اوس کا علاج ہے ۔

آب پاشی	ہفتہ مین دو بار آب پاشی کی ضرورت ہے ۔
نتیجۂ کاشت	چار مہینے مین درخت بارآور ہو جاتا ہے ۔ اور

کثرت سے پھلیان لگتی ہین ۔ زیادہ سخت ہو جانے سے بدمزہ ہو جاتی ہین ۔ ایک سال تک اس کا درخت قائم رہتا ہے ۔ اور اوس سے کئی بار پھلیان حاصل ہوتی ہین ۔ جو بازارون مین اوسط نرخ سے فوراً فروخت ہو جاتی ہین ۔ غربا کو یہ ترکاری بہت مرغوب ہے ۔

اروی بہشت ماہ الٰہی

تعریف	(۴۱) اروی یہ ایک لعاب دار ترکاری ہے

اس کی ایک قسم گول ہوتی ہے ۔ اور دوسری لانبی ۔ اس کے پتّے بھی بطور ترکاری کے استعمال کئے جاتے ہین ۔ اروی کا قورما گوشت کے ساتھ بہت لذیذ ہوتا ہے ۔ مزاجاً مائل بسردی ۔ خاصیت مین مُقوّی باہ ۔ مغلّظ و مولّد منی ۔ نافع گُردہ ۔ مولّد ریاح ۔ دیرہضم ۔ ترشی اسکی مصلح ہے ۔

وقت کاشت ۱۲، اردی بہشت سے ایک مہینہ تک اس کی کاشت کا موسم ہے۔ بعض نے ۲۵، تیر تک اوس کا انتہائی وقت بیان کیا ہے۔

طریقۂ کاشت ہر قسم کی زمین مین ہوتی ہے۔ کھاد کی زیادہ طالب نہین۔ اس کے سالم گڈّے بوئے جاتے ہین۔ اور اس کے تھالے ہمیشہ نشیبی مقامات پر بنائے جاتے ہین۔ ایک گڑھے کا فاصلہ دوسرے کے ساتھ صرف ۶ انچہ کافی ہوتا ہے۔

روگ اس کے کھیت مین کوئی روگ نہین پیدا ہوتا۔

آب پاشی پانی کثرت سے دینا چاہیئے اسطرح پر کہ ہمیشہ تھالے مین بھرا رہے

نتیجۂ کاشت ۵ مہینے مین تیار ہوجاتی ہے۔ ایک ایک درخت کی جڑ مین متعدّد ارویان لگی ہوتی ہین۔ کاشتکار اونکو نکال لیتے ہین۔ اور سب سے چھوٹی اروی کو اوسی مقام پر پھر بو دیتے ہین۔ قیمتی ترکاری ہے۔ جو بہت قدر سے بکجاتی ہے۔

خورداد ماہ الٰہی

تعریف (۴۲) **کھیرا** یہ بہت لطیف اور عمدہ بیلدار ترکاری ہے جس کو نہ صرف پکا کر کہاتے ہین۔ بلکہ نمک اور سیاہ مرچ کے ساتہ کچّا بھی استعمال کرتے ہین۔ چٹنیون۔ اور اچار مین بہی اسکا استعمال ہوتا ہے۔ اس کے تخم کو اکثر ادویات مین شریک کرتے ہین۔ مزاجاً سرد وخشک۔ اور خاصیت مین مدرِ بول۔ ملیّن طبیعت۔ دافع فسادِ صفرا۔ مثانہ کی پتہری کو توڑنے والا اور سریع الہضم۔ اور تپ حارّہ کو نافع ہے۔

وقت کاشت ہندوستان مین ۲۷ خورداد سے ۲۴ شہریور تک اس کے بونے کا وقت ہے۔ دکن مین اسفندار سے امرداد تک اس کی کاشت ہوتی ہے۔

طریقہ کاشت اگر زمین عمدہ قسم کی ہے تو کہاد دینے کی ضرورت نہین ہوتی ورنہ تہوڑی سی کھاد البتہ اس کے لئے ضرور ہے۔ سبز کھاد سے خاص کر اس ترکاری کو بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ دو دو گز کے فاصلہ سے قطارین قائم

ریویو بر رسالہ کاشت ترکاری از جناب ملاّ محمد عبد القیوم صاحب معتمد مجلس حجاز ریکوبی

میرے مہربان دوست نواب عزیز جنگ بہادر کے نام نامی سے سارا ہندوستان واقف ہے جنکی بے بہا تصانیف سے اردو لٹریچر مالامال ہے۔ حیدرآباد تو صرف اونکے دفتری تالیفات مالگزاری و فینانس و عطیّات کا دم بہرتا ہے۔ لیکن اس کو خبر نہین ہے کہ اون کی محنتون کا نتیجہ قریب قریب ہر ایک فن مین بہا موجود ہے۔ فلاحت کو لیجئے تو فلاحۃ النحل اور کاشت انگور دو بے بہا رسالے موجود ہین اور اسی فن کا یہ تیسرا رسالہ بہی ہے جو اس وقت ہمارے روبرو ہے۔ فن سیاق مین سیاق دکن آپ کا اعلی یادگار ہے۔ فن تاریخ مین محبوب السیر اور نیز ایک مردہ قوم کی زندہ کرنے والی تاریخ النوائط۔

فنّ لغت مین مصطلحات دکن اور تمام لغات فارسی کا قبلہ گاہ
آصف اللغات جس کی صرف پہلی جلد اور مطبوعہ چند اجزا
کے دیکھنے کا ہمکو اتفاق ہوا ہے ۔ غرض آپ کی جس کتاب کو
ہین نے دیکھا ہے وہ افادت عام کا پیرایہ لئے ہوے ہی ماشاء اللہ
وظیفہ یابی کے زمانہ مین آپ کا شغل مسعود اور توغل محمود ایسا عمدہ
اور مفید ہے کہ آپ کا نام اس کے ذریعہ سے صفحۂ روزگار پر ابدالآباد
تک قائم رہیگا ملک اور اہل ملک آپ کے مرہون احسان رہین گے
این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭ کار آگہان بکار تو صد آفرین کنند
جزاک اللہ فی الدارین خیراً کثیراً ۔ یہ آپ کی ایک مختصر تالیف ہے
جسپر ہم تقریظ لکھہ رہے ہین ۔ نام بہت معمولی ہے یعنی ترکاریونکی کاشت
لیکن جس سادگی اور خوبی اور مفید ہدایات کے ساتھ یہ لکھی گئی ہے
اس کے لحاظ سے ہمارے پاس اس رسالہ کی بہت منزلت ہے

ہندوستان کا کوئی فرد ایسا نہ ہوگا جس کو ترکاریون سے اُنسیت نہو ہر ایک شخص اس کتاب کے پڑہنے سے خوش ہوگا اور اپنی چہوٹے سے صحن مین بہی اس سے کچہہ نہ کچہہ فائدہ حاصل کرے گا۔
افسوس ہے کہ لایق مؤلف نے اس مین اوقات کاشت کے ساتہ ماہ انگریزی کا لحاظ نہین رکہا حیدرآباد سے باہر رہنے والون کو تقویم سے استمداد کرنی پڑے گی۔ یہ بات بہت آسان تہی کہ ماہ الٰہی کے ساتہ ماہ انگریزی کی مطابقت بہی [illegible] جس سے بڑی سہولت ہوتی۔ مگر خیر۔ یہ بہت چہوٹی بات ہے جس پہ ہم نے ریمارک کیا ہے۔ لایق مؤلف کو مین اونکی محنتون پر مبارکباد دیتا ہون۔ اس خاص کام مین وہ حیدرآباد مین فردِ فرید ہین اور ہندوستان مین بہی اونکا نمبر اکثر حضرات سے کم نہ ہوگا خاص کر اون کی دلچسپی فنِ فلاحت کے ساتہ ہندوستان کے

حق مین نہایت مغتنم ہی۔ پیسہ اخبار لاہور اور زمیندار و
کاشتکار بجنور اور زمیندار کرم آباد اور روزانہ اودہ اخبار وغیرہ
مین آپ کی اِن قیمتی کتابون کا ریویو پڑہکر ہمکو بہت خوشی ہوئی
ہے کہ ہمارے ملک کے افراد مین بہی ایک ایسا شخص ہے جو
اپنے وقت کو نہایت آبداری کے ساتہ صرف کرتا ہے جس کے
خدمات سے ملک اور اہل ملک کو بے حد فائدہ پہونچ رہا ہے طوّل اللہ عمرہُ
وزاد اللہ قدرہُ۔

اس مختصر رسالہ کر ابتدا مین کاشتکار کی داستان باؤلی کر بیان مین
جس خوبصورتی سے نظم ہوئی ہی وہ ہمارے اس دعوے کی مؤیّد اور
شہادت ہی کہ ہمارے مکرّم کے شاعرانہ رنگ مین بہی فلاحت کی
جہلک ہی جسکو ہم۔ ہم خرما ہم ثواب کا مصداق خیال کرتے ہین۔
من اللہ التوفیق۔

عاصی عبدالقیوم